ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

نومبر 2022ء جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 11

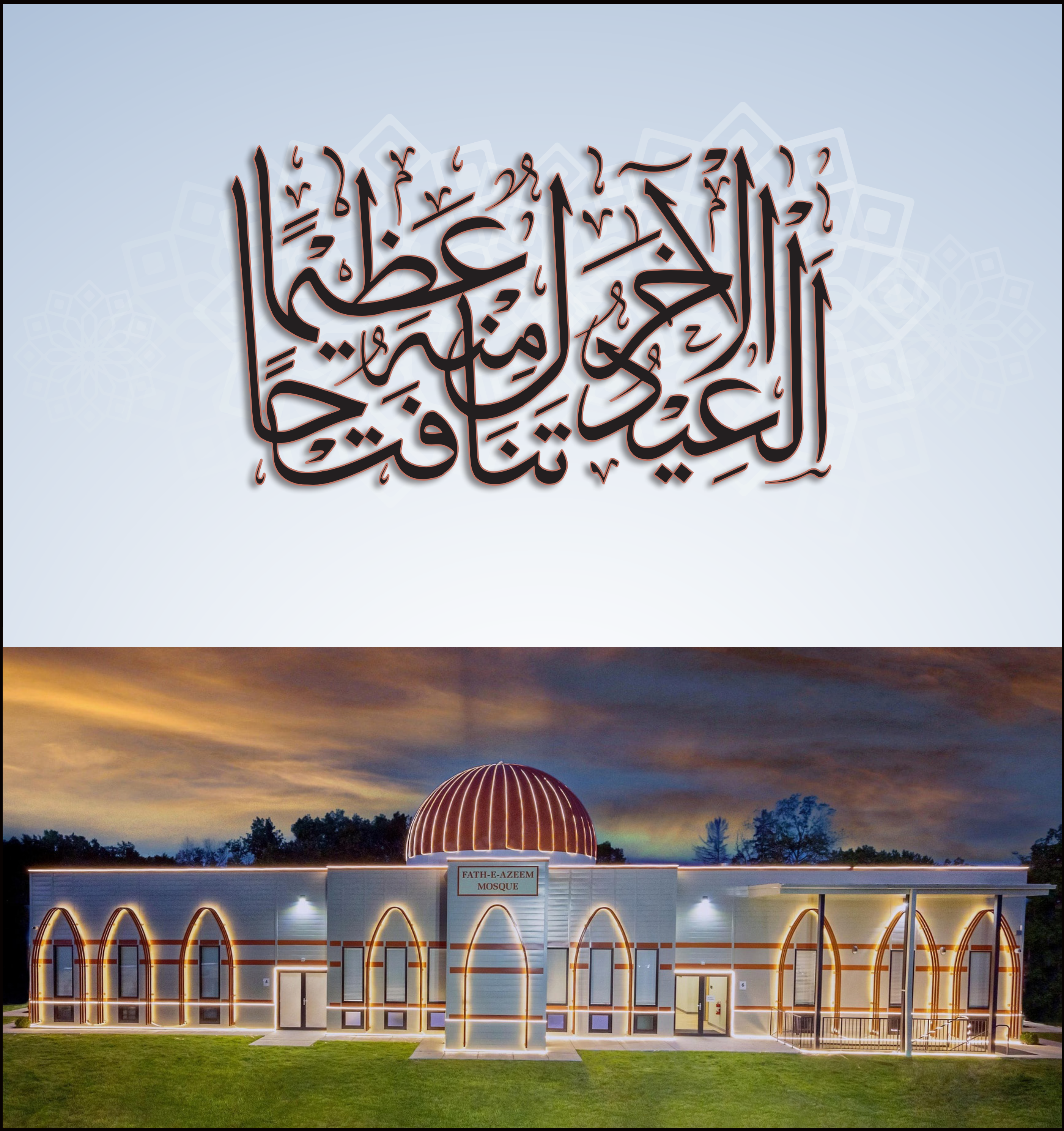

ایک اور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس سے ایک بڑی فتح تیری ہو گی (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

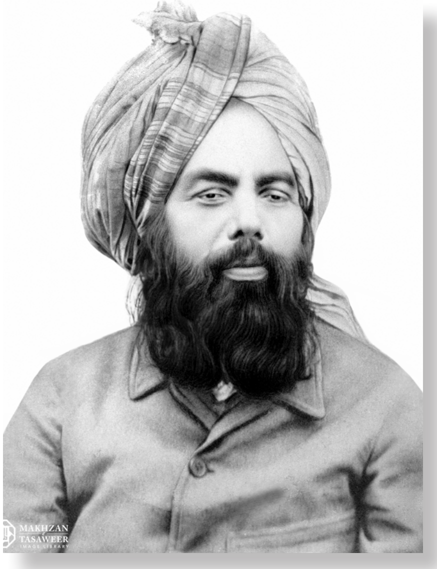

دُعا وہ اکسیر ہے
جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

’’غرض دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرتِ احدیّت پر گرتی ہے۔وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔اور اسی کی ظِلّ وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبّتوں اور تعلّقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بُکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے۔یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے
تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرّک ہو‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222 تا 224، مطبوعہ 2021ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک اور خوشی کا نشان

اس شمارہ کے سرِ ورق پر جس خطّاطی کا فن پارہ سجا ہے، وہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہونے والا ایک الہام ہے جو 9 فروری 1907ء کو ہوا۔

اَلۡعِیۡدُ الۡاٰخَرُ تَنَالُ مِنۡهُ فَتۡحاً عَظِیۡماً

اِس کا ترجمہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک اور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس سے ایک بڑی فتح تیری ہوگی اور اس الہام سے متعلق ہونے والی تفہیم بیان فرماتے ہوئے لکھا:

”ممالک مشرقیہ میں تو سعداللہ لدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اِس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی۔سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالک مغربیہ میں ظہور میں آئی‘‘۔

حضور علیہ السلام نے اس الہام کو 7 جون 1906ء کو ہونے والے الہام کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرمایا کہ اس سے خداتعالیٰ کا وہ الہام پورا ہوا کہ ”میں دو نشان دکھاؤں گا“
(تذکرہ صفحہ 586 حاشیہ)

حضور علیہ السلام نے اس الہام کو جس ڈوئی پر چسپاں فرمایا، وہ کون تھا، اس کے ساتھ کیا مقابلہ ہوا اور اس کا کیا انجام ہوا؟ ان تمام پہلوؤں کا زیرِ نظر شمارہ میں تفصیل سے تذکرہ شامل کیا گیا ہے۔ یہ تذکرہ تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جس سے تاریخی حقائق کے ساتھ ساتھ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بھی مہر ثبت ہوتی ہے اور پڑھنے والوں کے لئے ایمان افروز اور روح پرور بھی ہے۔خصوصاً اس کا یہ پہلو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بھی پیروکار اُس وقت امریکہ میں نہیں تھا مگر اس کے باوجود آپ کا پیغام، ڈوئی کو دی جانے والی دعوتِ مباہلہ اور پھر اس کی عبرتناک ہلاکت کی خبریں اس کثرت سے امریکہ کے اخبارات میں شائع ہوئیں کہ حیرت گم ہو جاتی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر دل بے اختیار یہ کہہ اٹھتا ہے کہ یہ کسی انسان کا فعل نہیں ہے بلکہ قادر اور حیّ و قیوم خدا کا ہاتھ اس میں کارفرما تھا۔جس نے اپنے بھیجے ہوئے مسیح کے لئے غیرت کا یہ غیرمعمولی نمونہ دکھایا۔

اس معرکہ پر 115 سال گزر چکے ہیں اور قَدۡ جَعَلَ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡراً کے مطابق مسیح و مہدیؑ کے غلاموں کو اب ڈوئی کے اسی شہر زائن میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا افتتاح 30 اکتوبر 2022ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے، الحمدللہ۔ مسجد کی یہ تعمیر اور اس کے افتتاح کے موقع پر ہونے والی تقریبات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک نشان ہے، ہمارے شاعر جناب عبدالکریم قدسیؔ نے کیا خوب کہا ہے ۔

اذاں سے شہر ڈووی کے مقدر کو سنوارا ہے | غلامانِ مسیحِ وقت نے میدان مارا ہے
گواہ ٹھہرا ہے گزرا کل ہماری سر بلندی کا | جو آنے والا کل ہے وہ بہ ہر صورت ہمارا ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

ربیع الثانی 1444 ہجری قمری نومبر 2022ء جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 11 نبوت 1401 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرّکات: جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
06	نظم: نِشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا
07	خطبہ جمعہ: فتحِ عظیم تمام دنیا کے لیے ایک نشان
13	منظوم کلام: الیگزنڈر ڈووی سے خطاب
14	تعارف کتب: تتمہ حقیقۃ الوحی
15	فتحِ عظیم
18	منظوم کلام: کس کا عَلَم بلند ہوا کس کا سر نگوں
19	صیون یا صیہون
21	’’غلام احمد کی جے‘‘
29	منظوم کلام: اس شجرِ خلافت کے گھنے سائے میں جو ہو
30	دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
31	جرمنی میں مساجد کے دروازے کھلے رکھنے کا دن
33	جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
34	ماہ نومبر تاریخ کے آئینہ میں
35	جرمنی میں منعقد ہونے والی اسلام و قرآن نمائش
37	تبلیغی سرگرمیاں: روسی باشندوں کو تبلیغ اسلام
40	فرانکفرٹ میں میلہ کتب
41	ادبی صفحہ: وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں
42	ملکی و عالمی خبریں
43	خدمتِ انسانیت کا سب سے مشہور انعام ’نوبل انعام‘
47	بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات و دعائے مغفرت)
48	قرار دادِ تعزیت جماعت جرمنی بر وفات محترم عبد الباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

فیروز ادیب اکمل، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبد الرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722
PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

21

04

07

15

31

30

42

43

40

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

قال اللہ جل جلالہ

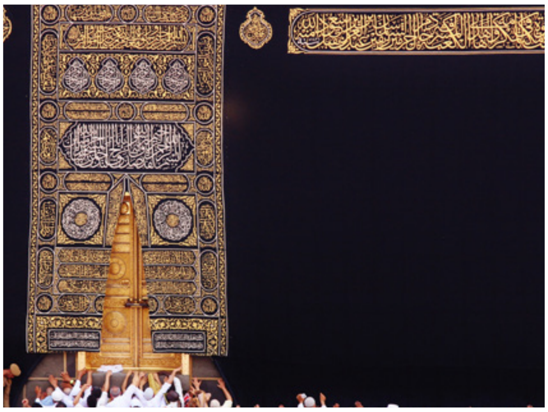

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ۔

(المائدہ:58)

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور (اور) غالب ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن شهابٍ اَنَّ سعيدَ بنَ المسيّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ اَحدٌ۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیّبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں گے، عادل حَکَم ہوکر وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ کو موقوف کریں گے اور مال اس بہتات سے ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مر گیا

’’میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اُس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔ کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامیِ صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دُعا سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے اور اسلام نابود ہوجائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہوجائے گا۔ سو خداتعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس کی موت سے پیشگوئی قتل خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی‘‘۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 516-504)

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ مَیں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلّت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوجائے گا چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا‘‘۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 516)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حضرات عیسائیوں کو مدت دراز سے اسلام کی طرف دعوت کر رہے ہیں لیکن کوئی عیسائی خواہ بشپ ہو یا لاٹ پادری اس میدان لق ودق میں قدم رکھنا نہیں چاہتے کیونکہ جانتے ہیں کہ ہم اہلِ اسلام کے مقابلہ میں ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہوویں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے مذہب کی پردہ دری ہوجاوے گی۔ مگر اس امتناع کے لیے ایک عذر بارد یہ بنا لیا ہے کہ ہمارے مذہب میں مباہلہ جائز نہیں ہے۔ ہاں یہ فیصلہ الٰہی ہے اور وہ صادق و کاذب کو خوب جانتا ہے اور خود آپ بڑا زبردست عزیز وحکیم اور علیم بالمفسدین ہے۔ وہ تو فیصلہ صادق ہی کے حق میں کرے گا نہ کاذب کے حق میں‘‘۔(خطبات نور صفحہ 212)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’امریکہ میں ایک شخص ڈوئی اُٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے اسلام کو مٹانے اور عیسائیت کو پھیلانے آیا ہوں۔ اس کو للکارتا ہے کہ آ مجھ سے مقابلہ کر اور دیکھ کہ اسلام غالب آتا ہے یا عیسائیت۔ یہ سُن کر وہ کہتا ہے کہ اس کی طاقت ہی کیا ہے میں اسے موری کے کیڑے کی طرح مسل دوں گا۔ اس کے جواب میں وہ انسان کہتا ہے کہ خدا تجھے ذلیل اور رُسوا کرے گا اس پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ ڈوئی کا باپ اعلان کرتا ہے کہ یہ حرام کا لڑکا ہے۔ پھر اس کے بیوی بچے اس سے الگ ہوجاتے ہیں اور اس کی بُرائیاں اور بدکاریاں دُنیا میں ظاہر کرتے ہیں۔ پھر اس پر فالج گرتا اور ذلّت اور رسوائی کی مَوت سے مرتا ہے ہے۔ جس پر عیسائی اخبار لکھتے ہیں کہ عیسائیت کے پہلوان پر اسلام کا پہلوان غالب آ گیا‘‘۔

(صداقتِ احمدیت۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 48)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’جہاں تک عیسائیت کا سوال ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دُنیائے عیسائیت نے بڑے زبردست نشان دیکھے۔ امریکہ میں ڈاکٹر ڈوئی تھا اس کے بڑے دعوے تھے۔ وہ بڑی شان کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی کے خلاف اُٹھا تھا اور بڑی ذلّت کے ساتھ اُس نے شکست کھائی تھی اور اُس وقت کے اخبارات اس عظیم نشان سے بھرے پڑے ہیں۔ پھر خود ہندوستان میں عیسائیوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مناظرہ ہوا جس میں دلائل کے ساتھ اور بڑے عظیم علمِ کلام کے ذریعہ اسلامی تعلیم کی برتری ثابت ہوئی‘‘۔ (خطبات ناصر جلد ہفتم، صفحہ 371)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’امر واقعہ یہ ہے کہ عیسائی احمدیوں سے بھاگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے اور اپنی صداقت کے ثبوت میں یہ بات غیروں کے سامنے پیش فرمائی ہے کہ دیکھو! خداتعالیٰ نے مجھے کسرِ صلیب کے لیے بھیجا تھا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عام احمدی جو میری طرف منسوب ہوتا ہے، جب وہ عیسائی پادریوں کے سامنے جاتا ہے تو ان کو جب یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ شخص احمدی ہے تو وہ خودبخود بھاگ جاتے ہیں، مزید کسی بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ہم نے بچپن میں خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم معمولی بچے تھے اور علم کے لحاظ سے بھی عملاً کورے تھے پھر بھی بعض عیسائی پادری ہمارے مقابل پر آنے سے کترا گئے‘‘۔ (خطباتِ طاہر جلد 2 صفحہ 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’پس اے مسیح محمدیؐ کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا۔ ہمارے بچوں کے لیے، ہماری نسلوں کے لیے بھی روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا اور ہونا چاہیے ورنہ ڈوئی کی ہلاکت سے یا اس شہر کے لوگوں کی ڈوئی کے نام سے عدم واقفیت سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ ہم نے ان کو متعارف کرا دیا یہ جانتے نہیں تھے۔ فائدہ تو تبھی ہے جب اس فتح عظیم کی پیش گوئی کے پورا ہونے سے ہمارے اندر بھی ایک انقلاب پیدا ہو، ایک انقلابِ عظیم پیدا ہو اور ہمارے اہلِ وطن بھی اور دنیا بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جُوا اپنی گردن پر ڈال لے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2022ء۔ الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2022ء)

نِشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا

نِشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا
ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چُھپاتا ہے
تِری اِک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اَے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو مَیں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تُو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اِک دن نَدامت آنے والی ہے

خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رُعب و پُر ہَیبت
دِلوں میں اِس نِشاں سے استقامت آنے والی ہے

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(تتمہ حقیقۃالوحی صفحہ 157۔ مطبوعہ 1907ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

فتحِ عظیم
تمام دنیا کے لیے ایک نشان

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج آپ یہاں زائن (Zion) کی مسجد کے افتتاح کے لیے جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ امریکہ کو توفیق دی کہ اس مسجد کی تعمیر کرے اور اس شہر میں کرے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد یہاں کے لیے اتنی اہم کیوں ہے؟ مسجد تو ہمارے لیے ہر ایک اہم ہوتی ہے۔ میں نے اسے یہی کہا تھا۔ تمام مساجد ہی ہمارے لیے اہم ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ صرف اس مسجد کے لیے خاص طور پر میں یہاں آیا ہوں۔ مَیں نے کہا پہلے بھی میں مساجد کے افتتاح کے لیے جاتا رہتا تھا۔ تو بہرحال اس کو مَیں نے کہا کہ اس مسجد کی ایک اہمیت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالفِ اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے اور جن لوگوں کو تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس تاریخ کے جاننے کی کوشش کریں گے اور کیونکہ جماعت کے علاوہ تو کوئی اس شہر کی تاریخ کو نہیں جانتا، نہ ڈوئی کو جانتا ہے۔ اس تاریخ کے بتانے کے لیے ایک نمائش کا اہتمام بھی جماعت نے کیا ہوا ہے جس سے اس تاریخ پر روشنی پڑتی ہے جو جماعت کے نزدیک اس شہر کی اہمیت ہے اور جن کو دلچسپی ہے وہ اس نمائش سے کچھ حد تک فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ شاید وہ کل اس بارے میں آرٹیکل بھی لکھے گی۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اس شہر کی تاریخی اہمیت اور ایک نام نہاد دعوے دار اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غلط زبان استعمال کرنا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور اس شہر میں جماعت کا قائم ہونا ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا بناتا ہے اور بنانا چاہیے اور اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہم اس شہر کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی، بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ لوگ ہمارے حق میں کھڑے ہوئے اور کونسل کو مجبور کیا کہ وہ ہمیں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔
(سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ ... حدیث 1954)

پس اس ارشاد کے تحت ہمیں خدا تعالیٰ، اس عظیم خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ پس اس لحاظ سے ہم احمدیوں کے لیے ایک صرف خوشی کا دن نہیں ہے بلکہ انتہائی شکرگزاری کا دن بھی ہے۔ اس خدا کی شکرگزاری کا دن جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا۔

تاریخ کے اوراق میں بھی، جو اس زمانے کی تاریخ ہے اس میں سے بھی چند باتیں میں بیان کروں گا جس سے اس کی اہمیت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا اور لوگوں کے اس کو تسلیم کرنے کا پتہ چلتا ہے اور جتنا ہم شکر گزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے۔

پس یہ ہماری شکر گزاری کی حالت ہے جو ہمیں ان نشانوں کی سچائی کا گواہ بنائے گی۔ بے شک حضرت کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان پیدا کر دیے۔ لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنا لی اور جماعت کو ترقی مل گئی؟ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدانِ عمل بنایا ہے۔ ہم نے تو چھوٹے شہر، بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے لیکن آپؑ نے فرمایا یہ سب کام جو کیے جا رہے ہیں یہ تو ہماری معمولی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے، دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

اس خدا کی شکر گزاری کا دن جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا

پس اس اہم بات کو ہمیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور مساجد کی تعمیر بھی اس لیے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کے لیے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو و لعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بن گئی ہے، لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپؑ نے تو فرمایا ہے کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ مقبول دعاؤں کے لیے اپنی عبادتوں کو زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اپنے بچوں کو بھی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس سے مزید فتوحات کی بھیک مانگیں۔ کتنے خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جن کو یہ سب کچھ حاصل ہو جائے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستا دیکھیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھیں گے۔

جتنا ہم شکر گزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے

پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر دنیا میں نہ کھو جائیں۔ اب گذشتہ کچھ عرصہ سے نئے اسائلم سیکر بھی یہاں آئے ہیں پس دنیا میں نہ ڈوب جائیں۔ یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے پورے فرمانے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے عملوں کی وجہ سے ان کے پورا ہونے کا وقت دُور ہو جائے یا وہ کسی اَور کے ذریعہ سے، بعد میں آنے والے لوگوں کے ذریعہ سے پورے ہوں اور ہم محروم رہ جائیں۔ آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا اسلام کی فتح کا وعدہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ سے

مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، جماعت کی ترقی کے بے شمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا۔ دکھائے اور دکھا رہا ہے اور آئندہ دکھائے گا لیکن ہم ان ترقیات کے دیکھنے اور ان کا حصہ بننے کے حق دار تب ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجا لانے والے ہوں گے اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

بے شمار وعدے ہیں جو ہم نے اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ہر وعدے کے پورا ہونے کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اَور کیا ہے کہ آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعویدار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیشگوئی آپؑ نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک ارب پتی اور دنیاوی جاہ وحشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم

پیارا کون نبی ہوسکتا تھا اور ہے لیکن کیا اس کے باوجود جنگِ بدر کے موقع پر آپ کی گریہ وزاری، عجز، خوف، خشیت اور دعا ایک عظیم مقام پر نہیں پہنچی ہوئی تھی؟ اس قدر گریہ وزاری تھی کہ آپؐ کی چادر بار بار کندھے سے اتر جاتی تھی اور پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! فتح و نصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپؐ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیے

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ فتوحات میں بھی مخفی شرائط ہوتی ہیں اس لیے میرا کام نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 11)

اور پھر دشمن کے مختلف مواقع پر بار بار حملوں اور ہر طرح سے نقصان پہنچانے کے باوجود چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے جو فتح دی اس جیسی فتحِ عظیم نہ تاریخ نے دیکھی نہ سنی کہ جان کے دشمن نہ صرف مسلمان ہوگئے بلکہ آپؐ کے عاشق بن گئے، اپنی جانیں آپ پر نچھاور کرنے کی عملی تصویر بن گئے۔ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی

اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے

دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا اور جن کی قسمت میں ذلت و رسوائی لکھی تھی، انہیں اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جو یہ انقلاب لائیں۔

(ماخوذ از برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

پس آج بھی فانی فی اللہ کے غلامِ صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دنیا کو آنحضرت ﷺ کے قدموں کے نیچے لائیں گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اپنی دعاؤں اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں، اس کا افتتاح کر رہے ہیں، اس کا نام بھی 'فتحِ عظیم' مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتحِ عظیم ہوگی عنقریب ظاہر ہوگا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 511 حاشیہ)

اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہرحال اس کی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپؑ نے فتحِ عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپؑ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اس کی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں، زیادہ تو نہیں ہوسکتا۔ 23؍جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا۔ پھر آپؑ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا۔ پھر ڈوئی کے حوالے سے لکھا۔ اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرت ناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ اگست کے تئیس دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد نے الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا، اس کی موت کی خبر دی جو گزشتہ مارچ میں پوری ہوگئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلیا سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظرِ عام پر آیا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے کیونکہ اس نے ڈوئی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس نے لکھا ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور سراحتاً یا اشارۃً میرے مقابل پر کھڑا ہوگا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

پھر کہتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے لکھ رہا ہے کہ دیکھو اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلے سے بھاگ گیا تو آج میں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست

کی صورت سمجھی جائے گی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیے کہ یہ تمام دعویٰ اس کا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح موت سے بھاگنا چاہے گا، لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلے سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسے پکڑ لے گی۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا، یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ نکالنا ہے اور انہیں اس اور دوسرے صیحونی شہروں میں آباد کرنا ہے اس وقت تک جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے۔ یہ اس ڈوئی نے لکھا جبکہ مرزا صاحب نے اسے سختی سے چیلنج کیا۔

اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت خراب ہوگئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہوگیا اور اسے عبرت ناک موت ملی۔ مصائب نازل کر کے اور بالآخر اس کی بے وقت موت کے سبب غم اور عذاب نازل کر کے خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنے رسول کو اس واقعہ کے وقوع ہونے سے تین چار سال قبل بتا دیا تھا۔

(SUNDAY HERALD-BOSTON
23.06.1907- MAGAZINE SECTION)

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا آپ علیہ السلام کا مشن تو بہت وسیع ہے۔ یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح

آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتحِ عظیم ہوگی عنقریب ظاہر ہوگا

لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔

پھر اخبار لکھتا ہے کہ شروع میں ڈوئی نے مشرقِ بعید کی طرف سے اس چیلنج پر کوئی عوامی توجہ نہیں دی لیکن 26/ستمبر 1903ء کو اس نے اپنے زائن سٹی پبلیکیشن میں کہا کہ لوگ بعض دفعہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اس طرح کی چیزوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہتا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دینا چاہیے۔ اگر

اس کے ساتھ صیحون شہر اندرونی اختلافات کے باعث تباہ و برباد ہوگیا۔ مرزا صاحب سامنے آئے ہیں اور انہوں نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ وہ چیلنج یا پیشگوئی جیت گئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب کو سچائی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ وہ اس آفت کو جو اُن کے امریکہ مخالف پر پڑی خدائی انتقام کے ساتھ ساتھ خدائی انصاف کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک پیرو یعنی کوئی احمدی بیان کرتا ہے کہ دشمن کے مرنے پر خوشی نہیں کرنی چاہیے کہ

کا ذکر ہے۔ ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہوگی، جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لیے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔

مسیح محمدیؑ کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کے کام کو روک دیا تھا؟

آپؑ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں

میں اپنے پاؤں ان پر رکھ دوں تو انہیں کچل دوں۔ مَیں انہیں موقع دیتا ہوں کہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے کسی بھی طرح سے یہ ظاہر کیا کہ اسے مرزا غلام احمد کے وجود کا علم ہے۔ اس نے مرزا صاحب کا بیوقوف محمدی مسیح کے نام سے ذکر کیا۔ نعوذ باللہ۔ اور 12/دسمبر 1903ء کو وہ لکھتا ہے اگر میں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خدا کی زمین میں اَور کوئی بھی نہیں۔ اس کے بعد آنے والے جنوری میں اس نے لکھا کہ میرا کام یہ ہے کہ لوگوں کو مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے باہر

ہم ڈوئی کی زندگی کے بعض مخصوص حالات کی طرف اشارہ کریں۔ اس طرح کی چیزیں ہمارے دماغوں میں بہت دور ہیں۔ ہم ان حقائق کو اپنے مقصد کے لیے اور مزید سچائی کے اظہار کے لیے شائع کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا مقدس مذہب مُردوں کی برائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حقائق کو اس وقت چھپا لیا جائے جب ان کا ظاہر کرنا معاشرے کے حق میں اور انسانیت، سچائی اور خدا کی خاطر ہو۔ پھر احمدی کے حوالے سے ہی لکھتا ہے کہ ڈوئی پر

کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کیے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لیے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ دَر گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے۔ تو کیا پہلوں

نے تبلیغ روک دی تھی؟ اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری روک دی تھی؟ عبادتوں کے معیار کم کر دیے تھے؟ جب تک یہ چیزیں مسلمانوں میں رہیں اسلام ترقی کرتا رہا اور مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے۔ عبادتوں کی طرف توجہ کم ہوتی چلی گئی لیکن کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آنحضرت ﷺ سے وعدہ تھا کہ قیامت تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اور تمکنت عطا فرمانی ہے اس لیے آخری زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا اور پھر مسیح موعود کو بھیجا اور آپؑ نے دنیا چارہ نہ رہا یا اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔ ہاں انبیاء کی جماعتوں کی مخالفتیں جاری رہتی ہیں لیکن دشمن جو چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کون سا زور ہے جو دشمن نے پورے وسائل اور طاقتوں کے ساتھ جماعت کو ختم کرنے کے لیے نہیں لگایا اور اب بھی لگا رہے ہیں۔ کمزور ایمان اس سے ٹھوکر بھی کھاتے ہیں لیکن ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں عطا فرماتا ہے۔

پس اگر ہمیں اخلاص کا دعویٰ ہے۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ وہی مسیح موعود

وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ (الذاریات:57) یعنی میں نے جن وانس کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی بےشمار مقامات پر وضاحت فرمائی ہے۔ ایک موقع پر آپؑ اس طرح وضاحت فرماتے ہیں:

''اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ مَیں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے

آج بھی فانی فی اللہ کے غلامِ صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دنیا کو آنحضرت ﷺ کے قدموں کے نیچے لائیں گی

کو اپنی بعثت کی خبر دی اور باوجود وسائل نہ ہونے کے یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کا پیغام پہنچا اور ڈوئی کے حوالے سے ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس شان سے پہنچا۔ آپ علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیج بویا تھا وہ ایک شان سے دنیا میں پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے شمار وعدے فرمائے ہیں۔ آپؑ کو الہاماً فرمایا: خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442)

اور مہدی معہود ہیں جن کے آنے کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی، تو پھر ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس مسیح و مہدی کا مددگار بننا ہو گا۔ وہ نمونہ دکھانا ہو گا جو صحابہؓ نے دکھایا۔

ہم نے مسلمانوں کو بھی دینِ واحد پر جمع کر کے ان کے اندر سے تمام بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آشنا کروا کر، انہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے والا اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والا بنانا ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدّنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے''۔

ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہو گی، جب ہم دنیا کو آنحضرت ﷺ کے قدموں کے نیچے لائیں گے

اور اس طرح کے بےشمار وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے کیے اور جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آج جو جماعت دنیا کے 220 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اس نے اس پیغام کو پہنچانے کے سامان فرمائے ہیں اور دنیا آج مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کے طور پر جانتی ہے۔ آپؑ نے ہر مخالف کو مقابل پر بلایا اور اسے راہِ فرار اختیار کرنے کے علاوہ

کی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں ورنہ ہمارے بیعت کے دعوے کھوکھلے ہیں۔ اس کے حصول کے لیے ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے ہوں گے ورنہ مسجدیں بنانا تو بےمقصد ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔ زندگی کا مقصد کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی کا مقصد خود معین نہیں کر سکتا۔ یہ خدا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 178-177 ایڈیشن 1984ء) جب موت کا وقت آ جاتا ہے۔ ہم جو زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارا تو یہ کام نہیں کہ اس طرح زندگی گزاریں۔ ہمیں تو اس زندگی کے مقصد کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے عبادت کا حق ادا کرنا چاہیے۔

اس خوبصورت مسجد کی طرف لوگوں کی توجہ تبھی پیدا ہو گی، تبھی ہم اسلام کا پیغام حقیقی رنگ میں آگے پہنچا سکیں گے، تبھی ہم مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کر سکیں گے جب ہم اپنی کوششوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل

کرنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں۔ پس ہر احمدی اس پر سوچے اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرے کہ اس کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔

پس آج اس مسجد کا افتتاح عظیم تب بنے گا جب ہم اس حقیقت کو پہچان لیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے ورنہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں جو خوبصورت ہیں۔ بہت اعلیٰ ہیں لیکن وہاں آنے والے اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے نہیں۔ عبادت صرف اتنی نہیں کہ جلدی جلدی پانچ نمازیں یا چند نمازیں ٹھونگے مار کر پڑھ لیں بلکہ عبادت یہ ہے کہ جو نماز کا حق ہے وہ ادا کیا جائے۔ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو تین چار مرتبہ، بار بار نماز پڑھنے کا اس لیے ارشاد فرمایا کہ آپؐ کے نزدیک وہ نماز کا حق ادا نہیں کر رہا تھا اور جس طرح سنوار کر نماز پڑھنی چاہیے اس طرح نہیں پڑھ رہا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ للامام... حدیث 757)

پس نمازوں کو بھی اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کریں تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہمیں ملتا ہے اور اسی طرح عبادتوں کی مقبولیت تب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جا رہا ہو۔ جو لوگوں کے حق مارنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی نمازیں ان کے لیے ہلاکت کا سامان ہیں وہ ان کے منہ پر ماری جائیں گی۔ پس ہمارا مقصد مسجدوں کو آباد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آباد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ادا کرنا ہے اور ہونا چاہیے۔

جس شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج دیا تھا، وہ کیا چاہتا تھا؟ وہ دین کے نام پر دنیا میں اپنی حکومت چاہتا تھا۔ اس کے لیے اس نے مسیح علیہ السلام کا نام استعمال کیا۔ بڑے دعوے کیے کہ وہ مسیح محمدیؐ کے ساتھ یہ کر دے گا وہ کر دے گا جیسا کہ میں نے ایک اخبار کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دعا کا چیلنج دیا تو پھر اس کا انجام ظاہر ہو گیا۔ دنیا نے ہر طرح سے ڈوئی کی ذلت و رسوائی دیکھی۔ اتنا واضح نشان ظاہر ہوا کہ اخباروں نے بھی اعتراف کیا کیونکہ اس کے بغیر چارا نہیں تھا اور مرزا غلام احمدؑ کو عظیم قرار دینے پر مجبور ہو گئے، لیکن کیا اس عظیم فتح کی خوشی میں ہم صرف ایک یادگار مسجد بنادیں اور خوش ہو جائیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے پھل کھائے اور کھا رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بھی انہی قدموں پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج صرف ہلاک کرنے کے لیے نہیں دیا تھا بلکہ اسلام کی عظمت قائم کرنے کے لیے دیا تھا، دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے لیے دیا تھا۔ اس لیے دیا تھا کہ اب مسیح محمدیؐ کی حکومت دنیا میں قائم ہونی ہے، جس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کو بلند کرتے ہوئے خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس آج یہ ہمارا کام ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں کہ مسیح محمدیؐ کے پیغام کو ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں یہ ہمارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت ان پر ثابت کریں اور یہ کام اس وقت ہوگا جب ہم اپنا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے۔ تقویٰ میں بڑھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں... جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 10 ایڈیشن 1984ء)

پس اپنی اندرونی صفائی بھی بہت ضروری ہے اور جب یہ اندرونی صفائی ہوگی تو تقویٰ پیدا ہوگا تو پھر دنیا دیکھے گی کہ نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور یہی وہ مقام ہے جہاں فتوحات کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے، ان شاء اللہ۔ اور یہی وہ حالت ہے کہ فتح عظیم کی حقیقت کو بھی ہم دیکھیں گے۔

پس اے مسیح محمدیؐ کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا۔ ہمارے بچوں کے لیے، ہماری نسلوں کے لیے بھی روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا اور ہونا چاہیے ورنہ ڈوئی کی ہلاکت سے یا اس شہر کے لوگوں کی ڈوئی کے نام سے عدم واقفیت سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ ہم نے ان کو متعارف کرادیا یہ جانتے نہیں تھے۔ فائدہ تو تبھی ہے جب اس فتح عظیم کی پیش گوئی کے پورا ہونے سے ہمارے اندر بھی ایک انقلاب پیدا ہو، ایک انقلاب عظیم پیدا ہو اور ہمارے اہل وطن بھی اور دنیا بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر ڈال لے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی قائل ہو جائے اور اس کے لیے ہر قربانی کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 30 ستمبر 2022ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 21/ اکتوبر 2022ء صفحہ 5)

(اللہ تعالیٰ نے) آپؑ کو الہاماً فرمایا: خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ خدا تجھے غیرمعمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا

ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا

(مکرم آصف محمود باسط صاحب۔ برطانیہ)

الیگزنڈر ڈووی سے خطاب

(بزبان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

یہ میں جو مائلِ پرواز ہو کے آیا ہوں
مسیحِ وقت کا اعجاز ہو کے آیا ہوں
اور اک صدی کی کہانی مرے وجود میں ہے
پڑاؤ آج ترے شہر کی حدود میں ہے
سنانے آیا ہوں میں داستانِ فتحِ عظیم
تا سب کو یاد رہے یہ نشانِ فتحِ عظیم
تری شکست کے قصّے نہیں سناؤں گا
زمانہ مان چکا، اور کیا مناؤں گا
یہ آسمانی طلسمات کی کہانی ہے
خدا کے فضل کی برسات کی کہانی ہے
تری طرح کے ہزاروں اُٹھے، غروب ہوئے
ہماری فتح کے چرچے جہاں میں خوب ہوئے
اگرچہ گزری صدی پر بھی مان ہے مجھ کو
زیادہ دین کے فردا کا دھیان ہے مجھ کو
ہزاروں مسجدیں میں نے ابھی بنانی ہیں
جو بے شمار فتوحات کی نشانی ہیں
یہ وقت دنیا میں توحید کی اذان کا ہے
مجھے جو حکمِ اذاں ہے، وہ آسمان کا ہے
ابھی زمانے کو قرآں شناس کرنا ہے
اور اس کو امنِ جہاں کی اساس کرنا ہے

یہ دیکھنا ہے کہ دنیا ہو جب بھی سر بسجود
تو سامنے ہو خدا کے سوا نہ کوئی وجود
جہاں میں اسمِ محمدؐ کا یوں چراغاں ہو
کہ اُسؐ کے دین پہ ہر ایک دل کو ایماں ہو
جو قادیاں سے اٹھی تھی صدائے صَلِّ علیٰ
برائے سطوتِ ایماں وہی ہے راہِ ہُدیٰ
وہ جس صدا سے تُو ٹکرا کے پاش پاش ہُوا
وہ جس سے شعبدہ بازی کا راز فاش ہوا
تم اہلِ قہر تھے، سو اُس میں قہر دیکھ لیا
پر اہلِ دل نے محبّت کا شہر دیکھ لیا
میں اُس صدا کو لیے شہر شہر جاتا ہوں
محبّتوں کی نئی بستیاں بساتا ہوں
میں تیرے شہر میں مسجد بنا کے چلتا ہوں
اور اگلی منزلِ مقصود کو نکلتا ہوں
مسیحِ وقت کا مقصد پکارتا ہے مجھے
سو چھوڑتا ہوں تری حسرتوں میں غرق تجھے
ہاں، اُس مسیح کا اک آخری پیام سنو!
جو خاص بھیجا گیا ہے تمہارے نام، سنو!
’’سنو! لِیُظْهِرَهٗ کی صدا محیط ہوئی
رسولِ پاکؐ کی اور دینِ حق کی جیت ہوئی‘‘

محمد انیس دیالگڑھی

تتمہ حقیقۃ الوحی

حضور علیہ السلام کی عظیم الشان تصنیف ''حقیقۃ الوحی'' اپریل 1907ء میں شائع ہوئی۔ جس کا تعارف اخبار احمدیہ جرمنی کے شمارہ اپریل 2022ء میں آچکا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں حضور علیہ السلام نے ''تتمہ حقیقۃ الوحی'' اور ''ضمیمہ حقیقۃ الوحی'' تحریر فرمایا اور اس تحریر کی وجہ شروع میں یہ بیان فرمائی:

''اس کتاب کے ختم کرنے کے بعد ایسی ضروری باتیں معلوم ہوئیں جن کا اس کتاب کے ساتھ شامل کرنا کتاب کی تکمیل کے لیے واجبات سے ہے سو ذیل میں وہ امور بیان کئے جاتے ہیں''۔

چنانچہ وہ ضروری امور اپنے مخالفین و معاندین کے انجام سے متعلق تھے جن میں سے سب سے بڑا نشان ڈاکٹر ڈووی کی ہلاکت کا تھا۔ ڈاکٹر ڈووی کے ساتھ ہونے والے مباہلہ کا آغاز سے انجام تک تفصیل سے بیان فرمایا۔

اس کے بعد حضورؑ نے اپنی صداقت کے مزید الٰہی نشانات درج فرمائے۔ سب سے پہلے 'چراغ دین جموں والے' کے مباہلہ کے نشان کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضورؑ نے اپنی قبولیت دعا اور خدائی وعدوں کے ظاہر ہونے کے مزید نشانات بیان فرمائے۔

حضورؑ نے مولوی ثناءاللہ صاحب ایڈیٹر اہلِ حدیث کے اس اعتراض کا جواب بھی دیا کہ حضورؑ کی پیشگوئی تھی کہ سعد اللہ لدھیانوی ابتر مرے گا۔ مگر وہ تو ایک لڑکا چھوڑ کر مرا ہے۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعودؑ نے خوب دیا کہ ایک تو یہ لڑکا اس پیشگوئی سے پہلے موجود تھا نیز فرمایا کہ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ پیشگوئی نے موجودہ لڑکے کو کالعدم قرار دے کر قطع نسل کا وعدہ دیا ہے۔ ایسا ہی ہوا اور سعد اللہ لدھیانوی کی نسل آگے نہیں چلی۔ حضورؑ نے اپنے خدا پر توکل اور اپنی دعاؤں پر یقین کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں مَیں جوان تھا اور اب مَیں بوڑھا ہوں اور ستر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے مگر میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ اس نے اپنی پیشگوئی کے مطابق ایک دنیا کو میری طرف جھکا دیا''۔

حضورؑ نے مزید آسمانی نشانات درج فرمائے تا لوگ ہدایت پائیں۔ جن میں وہ شہرۂ عالم واقعہ بھی ہے جو جماعت احمدیہ میں Nothing can be done for Abdul Karim کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

متعدد واقعات درج کرنے کے بعد حضورؑ نے مزید نشانات اور ایک تازہ نشان کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی فرمائی اور فرمایا:

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ تمام دنیا کے لیے ایک نشان ہوگا (یعنی ظہور اس کا صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہوگا) اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا......

اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا ایشیا اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہوسکتا ہے وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے...... باوجود اِس عزت اور شہرت کے جو امریکہ اور یورپ میں اُس کو حاصل تھی خداتعالیٰ کے فضل سے یہ ہوا کہ میرے مباہلہ کا مضمون اُس کے مقابل پر امریکہ کے بڑے بڑے نامی اخباروں نے جو روزانہ ہیں شائع کر دیا اور تمام امریکہ اور یورپ میں مشہور کر دیا اور پھر اس عام اشاعت کے بعد جس ہلاکت اور تباہی کی اُس کی نسبت پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی کہ جس سے بڑھ کر اکمل اور اتم طور پر ظہور میں آنا متصور نہیں ہوسکتا۔ اُس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اُس کا خائن ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اُس کا شراب خوار ہونا ثابت ہوگیا۔ اور وہ اُس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اُس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اس کے قبضہ میں تھا اُس کو جواب دیا گیا۔ اور اُس کی بیوی اور اُس کا بیٹا اس کے دشمن ہوگئے اور اُس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولدالزنا ہے۔ پس اِس طرح پر وہ قوم میں ولدالزنا ثابت ہوا۔ اور یہ دعویٰ کہ میں بیماروں کو معجزہ سے اچھا کرتا ہوں۔ یہ تمام لاف وگزاف اُس کی محض جھوٹی ثابت ہوئی اور ہر ایک ذلّت اُس کو نصیب ہوئی اور آخر کار اُس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اُس کو اُٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا اور حواس بجا نہ رہے۔ اور یہ دعویٰ اُس کا کہ میری ابھی بڑی عمر ہے اور میں روز بروز جوان ہوتا جاتا ہوں اور لوگ بُڈھے ہوتے جاتے ہیں محض فریب ثابت ہوا۔ آخر کار مارچ 1907ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مر گیا۔ اَب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے سو اُس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔ کیونکہ وہ تمام دنیا سے اول درجہ پر حامیٔ صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے اور اسلام نابود ہوجائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہوجائے گا سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اُس کی موت سے پیشگوئی قتل خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی۔

غرض یہ تتمہ بھی نشانات الٰہی سے بھرپور ہے۔ اگر کوئی ہدایت کا طالب ہو تو اس کے لیے یہ تتمہ ہی کافی ہے ع

اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہے خوفِ کردگار

مکرم شمشاد احمد قمر صاحب۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

’’فتحِ عظیم‘‘

مورخہ 17 ستمبر 2022 کو امریکہ کے شہر صیحون (Zion) میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ’’فتحِ عظیم‘‘ کا افتتاح فرمایا۔ اس شہر کی بنیاد ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی۔ یہ شخص عیسائی پادری اور اسلام کا شدید دشمن تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا اس کا وطیرہ تھا۔ پھر اس نے یسوع مسیح کی طرف سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ نیز کہا کہ یسوع مسیح 25 برس تک کے عرصہ میں اسی شہر میں نازل ہوگا اور مسلمانوں کے تباہ و برباد ہونے کی پیشگوئی کی۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اس کو مباہلے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ یسوع مسیح کو خدا مانتا ہے اور اس کی طرف سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ جبکہ مَیں مسیح علیہ السلام کو ایک عاجز بندہ اور نبی مانتا ہوں اور میرا دعویٰ ہے کہ مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ ہم دونوں دعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے۔ اس نے مباہلہ تو قبول نہ کیا لیکن اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی سے بھی باز نہ آیا۔ بالآخر 9 مارچ 1907ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاکت کا شکار ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارت ’’فتحِ عظیم‘‘ کے پورا ہونے پر ایک نشان ٹھہرا۔ اس کی تفصیل میں جانے سے قبل قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی فتوحات کی خوشخبریوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

یہ ذہن میں رہے کہ قرآن کریم ایک ایسی عظیم کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف حکمت کا ایک سمندر ہے۔ گزشتہ واقعات کو اللہ تعالیٰ جب اس کتاب کی زینت بناتا ہے تو اس میں مستقبل کے لئے لازماً کوئی پیغام اور سبق ہوتا ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد دینِ اسلام کے کمزور ہونے اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے رنگ میں رنگین ایک غلامِ کامل کے ذریعہ دوبارہ اسلام کی اشاعت اور غلبہ کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہونے والا یہ غلبہ دراصل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی غلبہ ہوگا، لہٰذا غلبہ جو پوری دنیا پہ ہوگا یقیناً ایک فتحِ عظیم کہلانے کا حق دار ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پہ اسلام کی فتح اور غلبے کی پیشگوئیاں موجود ہیں جن میں سے ایک سورۃ الفتح میں بیان شدہ فتحِ مبین و اَجرِ عظیم کی پیشگوئی بھی ہے۔ اس سورۃ میں بیان شدہ وعدوں کا تعلق فتح مکہ تک محدود نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ان کا قرآن کریم میں بیان ہونے کا مطلب ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی جو فتح ہونی تھی وہ بھی فتحِ مبین کے ان وعدوں میں ہی شامل ہے۔ وہ تو فتوحات کی ابتدا تھی، جن کا دائرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی خلافت اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آخرین میں قائم ہونے والی خلافتِ اسلامیہ کے ذریعہ پھیلتا جائے گا۔

سورۃ الفتح کی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فتحِ مبین کا وعدہ فرمایا۔ پھر آیت نمبر 11 میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے والوں کو اَجرِ عظیم کا وعدہ عطا فرمایا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ فتحِ مبین، گویا فتحِ عظیم ہوگی۔ یہ فتحِ مبین و اَجرِ عظیم یہاں ختم نہیں ہو جائے گا، بلکہ آیت

نمبر 22 میں بتایا کہ وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا کہ کچھ دوسری (فتوحات بھی) ہیں جو ابھی تمہیں حاصل نہیں ہوئیں۔ یقیناً اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ پھر آیت نمبر 29 میں فرمایا هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا (الفتح:29) کہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو دینِ حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ چونکہ آنحضور ﷺ کی زندگی میں تو یہ غلبہ مکمل نہیں ہوا لہٰذا مفسّرین کی رائے ہے کہ غلبہ کا یہ وعدہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے دَور میں پورا ہوگا۔ یہ غلبہ ہوگا کس طرح اسی سورۃ کی آخری آیت کھیتی کی مثال دے کر بتا دیا گیا

اس آیت میں آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کی صفات بیان کرنے کے ساتھ اشارہ ہے کہ آنے والے مسیح موعودؑ کی جماعت بھی حدیثِ نبویؐ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ کی مصداق (یعنی رکوع وسجود سے اللہ کی مدد طلب کرنے والی) ہوگی اور انجیل کی مثال بیان کر کے بتا دیا کہ اس دَور میں جو غلبہ ہوگا، وہ یکدم نہیں بلکہ ایک کھیتی کے نشوونما پانے کی طرح تدریجاً ہوگا۔ جو آغاز میں تو ایک کونپل کی شکل میں نکلتی ہے اور دیکھنے والے کو بہت کمزور معلوم ہوتی ہے کہ ایک پاؤں بھی اسے مَسل سکتا ہے۔ لیکن یہ آہستہ آہستہ بڑھتے ہوئے اپنے تنے پر مضبوطی سے قائم ہوتی جاتی ہے۔ اُس کو اِس طرح کامیاب ہوتا دیکھ کر اس کا مالک تو خوش ہوتا ہے لیکن اس کے دشمن غصّے، حسد اور مخالفت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ آخر میں فرمایا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا (الفتح:30) کہ ان میں سے ایمان اور عملِ صالح کرنے والوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں بھی مغفرت اور اجرِ عظیم (یعنی دراصل فتحِ عظیم) عطا فرمائے گا۔ یعنی ان کو اِس دنیا میں بھی فتحِ عظیم عطا ہوگی اور آخرت میں بھی مغفرت عطا ہوگی۔ یہاں ایمان اور عملِ صالح کرنے والے کون ہیں جن سے اللہ کا وعدہ ہے؟ اس آیت کو سورۃ النور کی آیت نمبر 56 سے ملا کر دیکھیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ ایمان اور عملِ صالح کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس آیت میں واضح اشارہ ہے کہ آخرین میں جو خلافت قائم ہونی ہے اس سے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے۔

غرض ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے دَور میں غلبۂ اسلام کی ابتداء ہوئی۔ پھر ایک زوال کا زمانہ آئے گا۔ زوال کے بعد پھر آپ ﷺ ہی کے (ظلِّ کامل، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے) ذریعہ فتوحات کا دائرہ وسیع ہونا شروع ہوگا اور پھر آخرین میں قائم ہونے والی خلافتِ اسلامیہ کے ذریعہ فتوحاتِ عظیمہ کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ پوری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ پس آیت نمبر 22 اور 29 میں ایک آنے والے موعود اور اس کے دَور میں ہونے والی فتوحات کی طرف بھی اشارہ ہے اور آخری آیت میں ان کی علامات بھی بیان فرما دی گئیں کہ وہ حدیث میں بیان شدہ نشانی (مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ) کے مطابق آنحضور ﷺ کی مکمل پیروی کرنے والے ہوں گے اور تبلیغِ اسلام میں تدریجاً فتوحات حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ پس اس دَور میں بھی ہر وہ فتح ''فتحِ عظیم'' کہلانے کی مستحق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے فتحِ عظیم قرار دیا ہے۔

اب اس دَور میں ڈاکٹر ڈوئی نے امریکہ میں اپنے مزعومہ خدا (یسوع مسیح) کی طرف سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور آنحضور ﷺ کو (نعوذباللہ) جھوٹا قرار دے کر توہین آمیز رویّہ اختیار کیا اور دعویٰ کیا کہ مجھے خداوند یسوع مسیح نے بتایا ہے کہ مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کی روز بروز بڑھتی ہوئی شوخیوں کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ستمبر 1902ء میں اسے چیلنج کرتے ہوئے فرمایا کہ

''اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے۔ ...... ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مَر جائے۔ کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا مانتا ہے۔ مگر مَیں اس کو ایک بندۂ عاجز مگر نبی مانتا ہوں۔ اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے کون سچا ہے۔ ...... اس مقابلہ سے تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کی ایک راہ نکل آئے گی۔ ...... مَیں معمولی انسان نہیں ہوں مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ ...... اگر اس نے نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو، بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ کی مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو، آمین''۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر 1902ء، صفحہ 342 تا 345)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج کو امریکہ کے قریباً 30 سے زائد اخبارات نے شائع کیا۔ لیکن ڈاکٹر ڈوئی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی جاری رکھتے ہوئے اپنے اخبار leaves of healing کی اشاعت 19 دسمبر 1902ء میں لکھا کہ

''میرا کام یہ ہے کہ مَیں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے لوگوں کو جمع کروں اور مسیحیوں کو اس شہر (صیحون۔ناقل) میں اور دوسرے شہروں میں آباد کروں یہاں تک کہ وہ دن آ جائے مذہب محمدیؐ دنیا سے مٹایا جائے۔ اے خدا ہمیں وہ وقت دکھلا''۔

اس پہ حضور علیہ السلام نے 23 اگست 1903ء کو ایک اور اشتہار دیا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

''مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ کو قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے ہی دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا''۔

نیز فرمایا:

''اگر وہ ...... میرے مقابلہ پر آ گیا... تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔ مَیں عمر میں

ستّر برس کے قریب ہوں اور وہ جیسا کہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے، جو میری نسبت گویا ایک بچہ ہے۔ لیکن مَیں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پروا نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا، بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے، وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا تو دیکھو آج میں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی۔...... اور اگرچہ وہ اس طرح موت سے بھاگنا چاہے گا لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اس کو پکڑے گی''۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو، اپریل 1907، صفحہ 143-144 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2، صفحہ 245)

جب اخبارات میں اس مباہلہ کا خوب چرچا ہوا اور اس سے یہ سوال پوچھا جانے لگا کہ آپ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے تو مسٹر ڈوئی نے جواب دیا کہ

''لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں کہ کیوں تم فلاں فلاں بات کا جواب نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کو جواب دوں گا۔ اگر مَیں ان پہ اپنا پاؤں رکھوں تو ایک دَم ان کو کچل سکتا ہوں۔ مگر مَیں ان کو موقع دیتا ہوں کہ میرے سامنے سے دُور چلے جائیں اور کچھ دن زندہ رہ لیں''۔ (ریویو آف ریلیجنز اردو 1904، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 246-245)

نیز حضور علیہ السلام کے بارے میں تضحیک آمیز الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھا کہ

''ہندوستان میں ایک بے وقوف شخص ہے جو محمدی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ مجھے بار بار کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں مدفون ہیں جہاں ان کا مقبرہ دیکھا جاسکتا ہے... بیچارہ دیوانہ اور جاہل شخص... یہ بہتان لگاتا ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان میں فوت ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ خداوند مسیح بیت عینیاہ کے مقام پر آسمان پر اُٹھایا گیا جہاں وہ اپنے سماوی جسم میں موجود ہے''۔

دوسری طرف خداتعالیٰ کی طرف سے اس کی ذلّت و رسوائی کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوگئے۔ 1904ء میں اخبارات میں شائع ہونے والے اس کے خطوط کے مطابق اس کی پیدائش ناجائز ثابت ہوئی اور اس نے اپنا ولد الحرام ہونا تسلیم کیا۔ پھر 1905ء میں اس پر فالج کا حملہ ہوا۔ وہ صیحون سے باہر چلا گیا۔ اس کے بیوی بچوں نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے مریدوں نے بغاوت کردی۔ وہ اپنے مریدوں کو تو شراب اور تمباکو نوشی سے منع کرتا تھا لیکن تحقیقات سے ثابت ہوا کہ وہ خود شرابی تھا، عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا، مالی طور پر کئی لاکھ ڈالر کا خائن ثابت ہوا۔ ایک لاکھ ڈالر سے زائد خوبصورت عورتوں کو تحائف دینے پہ خرچ کردیئے۔ اس کے مریدوں نے اسے بَرطرف کردیا اور Wilbur Glenn Voliva کو اپنا لیڈر بنالیا۔ یوں اس کا گھر ویران ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً اس کی موت کے نشان کے ظہور کی خبر دی جو آپؑ نے 20 فروری 1907ء کو اپنی کتاب ''قادیان کے آریہ اور ہم'' کے صفحہ نمبر 2 پر جلی حروف میں شائع کردی۔ آپؑ نے فرمایا:

''خدا فرماتا ہے کہ مَیں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ یہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں، اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے''۔

(قادیان کے آریہ اور ہم، روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 418)

چنانچہ جب ڈوئی صیحون میں واپس آیا تو کسی نے استقبال نہ کیا۔ فالج کے باعث چل پھر نہیں سکتا تھا، حبشی ملازم اسے اٹھا کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے۔ بالآخر اسی مایوسی کی حالت میں 9، مارچ 1907ء کو بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کرگیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کہ ''وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا'' عبرت ناک رنگ میں پورے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عظیم الشان نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا، ایشیا اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا نشان ہوسکتا ہے، وہ یہی ڈوئی کے مَرنے کا نشان ہے۔ کیونکہ اور نشان جو میری پیشگوئیوں سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو پنجاب اور ہندوستان تک ہی محدود تھے اور امریکہ اور یورپ کے کسی شخص کو ان کے ظہور کی خبر نہ تھی۔ لیکن یہ نشان پنجاب سے بصورت پیشگوئی ظاہر ہوکر امریکہ میں جاکر ایسے شخص کے حق میں پورا ہوا جس کو امریکہ اور یورپ کا فرد فرد جانتا تھا اور اس کے مَرنے کے ساتھ ہی بذریعہ تاروں کے اس ملک کے انگریزی اخباروں کو خبر دی گئی... اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا کام کسرِ صلیب ہے، سو اس کے مَرنے سے ایک بڑا حصّہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔ کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامئ صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے اور اسلام نابود ہوجائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہوجائے گا۔ سو خداتعالیٰ نے اسے میرے ہاتھ پر ہلاک کیا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس کی موت سے پیشگوئی قتلِ خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہوسکتا ہے جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی۔ اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے اس کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ تھے جو بڑے مالدار تھے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کا وجود اس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا۔ نہ اس کی طرح شہرت ان کی تھی اور نہ اس کی طرح کروڑہا روپیہ کے وہ مالک تھے۔ پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر مَیں اس کو مباہلہ کے لئے نہ بلاتا اور اگر مَیں اس پر بددعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مَرنا اسلام کی حقیقت کے لئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا۔ لیکن چونکہ مَیں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرادیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ مَیں

مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذِلّت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی ﷺ کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 511 تا 516)

ڈوئی کی موت اور اسلام کی اس فتحِ عظیم کا اعتراف امریکہ کے کئی اخبارات کی زینت بنا۔ صرف ایک مثال کافی سمجھتا ہوں۔ اخبار ’’بوسٹن ہیرلڈ‘‘ نے اپنے سنڈے ایڈیشن میں لکھا:

’’مرزا غلام احمد المسیح ایک عظیم انسان ہے، آپؑ نے پہلے ڈوئی کی حسرت ناک موت کی پیشگوئی کی اور اب طاعون اور زلازل کی خبر دیتے ہیں...... یہ ہندوستانی صاحب مشرقی دنیا میں کئی برس سے مشہور ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ ہی مسیح صادق ہیں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا...... آپ نے نہ صرف ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی بلکہ یہ بھی بتادیا تھا کہ وہ آپ کی زندگی میں مَرے گا اور بڑی حسرت اور دکھ اور درد کے ساتھ مرے گا‘‘۔

(بوسٹن ہیرلڈ، سنڈے ایڈیشن، 23 جون 1907ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے ذریعہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی اس عظیم فتح کا اعتراف امریکہ سمیت مغربی دنیا کے اخبارات نے بھی کیا۔ اس فتح نے اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کے نُور کو پوری شان سے دنیا میں ایسے ظاہر کیا کہ مسیح محمدیؑ مشرق میں تھا اور اس کے ذریعہ سچائی کا آفتاب مغرب میں طلوع ہو رہا تھا۔ وہ پنجاب میں تھا اور اس کے دَم سے امریکہ میں کافر مَر رہے تھے۔ دنیا نے خانہ کعبہ کی ویرانی کے خواب دیکھنے والے کا اپنا گھر ویران ہوتے اور لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کا وعدہ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ صرف ڈوئی پر ہی فالج نہیں گرا، بلکہ اسلام کے خلاف اس کا سارا سسٹم ہی مفلوج ہو کر رہ گیا۔ مرنے والا تو مر گیا لیکن پچھلی نسلوں کے لئے نشان باقی چھوڑ گیا۔ سورۃ فتح میں بیان فرمودہ الٰہی وعدہ کے مطابق وہ پودا جو خدا کے ہاتھ سے قادیان میں بویا گیا تھا، ایک کھیتی کی طرح نشوونما پاتا ہوا آج ڈوئی کے گھر تک پہنچ گیا ہے۔ جس شہر میں مسیح محمدی علیہ السلام کے دَم سے وہ کافر مَرا تھا، آج وہیں اس مسیح کے عظیم فرزند اور جانشین کی موجودگی مردوں کو آبِ زندگی پلا رہی ہے۔ اس شہر میں مسجد کا افتتاح دراصل صیحون کے رُوحانی مردوں کے زندہ ہونے کا افتتاح ہے۔ ڈوئی مکّہ میں خدا کے گھر کی تباہی کا خواہشمند تھا لیکن خداتعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے اسی شہر میں اپنا گھر تعمیر کروادیا۔ گویا دجّال بھی خانہ کعبہ کے گرد چکر لگا رہا ہے اور مسیح الزّماں بھی۔ دجّال کے چیلے خانہ کعبہ کی تباہی کے خواب دیکھ رہے ہیں اور مسیح محمدیؑ کا عظیم جانشین دشمن کے گھر میں مسجد کا افتتاح کر کے خانہ کعبہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ مسیح کے ہاتھوں دجّال مسلسل قتل ہو رہا ہے۔ اس کے دَم سے کافر مَر رہے ہیں۔ مردے زندہ ہو رہے ہیں۔ اور قرآن کریم میں بیان شدہ فتوحات کے وعدے مسلسل پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں،

الحمدللہ علی ذٰلک۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وّعلیٰ اٰل محمّدٍ وبارکْ وسلّم انّک حمیدٌ مجیدٌ۔

کس کا عَلَم بلند ہوا کس کا سر نِگوں

سورج چڑھا ہے دیکھ لو فتحِ عظیم کا
اک اور ہے کرم یہ خدائے رحیم کا
اک اور ہے نشان یہ رب کریم کا
یہ فیصلہٴ صادق و کاذب نہیں اگر
کوئی ہمیں بتائے، وہ ڈوئی کہاں گیا

کس کا علم بلند ہوا کس کا سَر نِگوں
کس کا جما ہے نقش ہوا کون کامیاب
وہ کون ہے جو حرف غلط کی طرح مٹا
کس کے لیے کھلا ہر اک فتح و ظفر کا باب
مچھر کی طرح کس کو خدا نے مسل دیا
کوئی ہمیں بتائے، وہ ڈوئی کہاں گیا

اے دشمنانِ احمدیت الحذر، الحذر
سب حجتیں تمام ہوئیں آسمان کی
برباد ہوتی بستیاں بہتے ہوئے نگر
کیا دیکھتے ہو تم کہیں صورت امان کی
گر آج بھی مسیح نہیں حیلہٴ بقا
کوئی ہمیں بتائے، وہ ڈوئی کہاں گیا

دیکھو خدا نے کیسے توانا کیا ہمیں
کمزور تھے عصائے خلافت عطا کیا
اک لشکر ملائکہ سے اس نے دی مدد
ہر اک زیاں کا خوبتر نعم البدل دیا
سبحان من یّرانی کی آتی رہی صدا
کوئی ہمیں بتائے، وہ ڈوئی کہاں گیا

(مکرم جمیل الرحمٰن جمیلؔ صاحب)

صیون
یا
صیہون

مکرم میر عبداللطیف صاحب

ڈاکٹر الیگزینڈر ڈووی نے 1901ء میں امریکہ کی شمال مغربی ریاست میں شکاگو شہر کے قریب 6600 ایکڑ زمین پر صیون یا صیہون(Zion) کے نام سے شہر آباد کیا اور اسے مقدّس قرار دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس شہر میں عنقریب مسیحؑ نازل ہوں گے نیز اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے اس نے پیشگوئی کی کہ اب دین اسلام (نعوذباللہ) نابود ہوجائے گا اور امت مسلمہ کے کروڑوں افراد ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ ڈووی کے ذہن میں اس نام سے ایک شہر آباد کرنے کا پس منظر اور تصور کیا تھا، اس کا جائزہ زیرِ نظر مضمون میں لیا جانا مقصود ہے۔

لفظ صیون یا صیہون عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی حفاظت اور محفوظ مقام کے بتائے جاتے ہیں اور بعض علماء کے نزدیک اس کا مادہ SAHA ہے جس کی بنا پر اس کے معنی خشک زمین غیر ذی زرع اور چٹیل زمین کے کئے جاتے ہیں۔

جہاں تک اس لفظ کے عبرانی تلفظ کا تعلق ہے تو وہ ”SIYON“ ہے جسے بائبل کے اردو تراجم میں صیّون لکھا اور پڑھا جاتا ہے مگر آرامی (SYRIAN) میں ”SEHYON“ صیہون لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

لفظ صیہون یا صیون عہد نامہ قدیم میں کل 152 مرتبہ جبکہ عہد نامہ جدید میں سات مرتبہ آیا ہے۔ بائبل میں پہلی مرتبہ اس کا ذکر 2 سیموئیل 5:7 میں ملتا ہے جس کے مطابق یہ اُس قلعہ کا نام تھا جسے حضرت داؤدؑ نے یبوسی قوم سے چھینا تھا جو بنی اسرائیل سے قبل یروشلم میں آباد تھی۔ بعدازیں جب ’عہد کا صندوق‘ جس کو عہد نامہ قدیم میں خداوند کا صندوق، یہواہ کا صندوق اور شہادت کا صندوق بھی کہا گیا ہے، اِس مقام پر ایک خیمہ میں رکھا گیا تو اس مقام کو متبرک سمجھا جانے لگا اور اس طرح اس کی اہمیت بڑھ گئی۔ عہد کے صندوق رکھنے کا ذکر بائبل میں یوں ملتا ہے:

”وہ خداوند کے صندوق کو اندر لائے اور اس کو اس کی جگہ پر اس خیمہ کے بیچ میں جو داؤدؑ نے اس لیے کھڑا کیا تھا، رکھا“۔ (2۔سیموئیل 6:17)

یاد رہے کہ عہد کا صندوق یا تابوت سکینہ اُس صندوق کو کہا جاتا ہے جس میں حضرت موسیٰ نے پتھر کی دو لوحیں، تھوڑا مَنّ اور حضرت ہارون کا عصا رکھا ہوا تھا۔ پتھر کی ان دو لوحوں پر شریعت کے دس احکام لکھے ہوئے تھے۔ بعدازیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہیکل تعمیر کروائی تو صیون کے مقام سے عہد کے صندوق کو اس ہیکل میں منتقل کر دیا گیا جس کا ذکر بائیبل میں ان الفاظ میں ملتا ہے:

”سلیمان نے اسرائیل کے سب سرداروں کو اپنے پاس جمع کیا تا کہ داؤد کے شہر سے جو صیّون ہے خداوند کے عہد کے صندوق کو لے آئیں“۔ (1۔سلاطین 8:1)

پھر لکھا ہے:

”اور کاہن خداوند کے عہد کے صندوق کو اُس کی جگہ پر اس گھر کی الہام گاہ میں یعنی پاک ترین مکان میں عین کروبیوں کے بازوؤں کے نیچے لے آئے...... اور اس صندوق میں کچھ نہ تھا سوائے پتھر کی اُن دو لوحوں کے جن کو وہاں موسیٰؑ نے حورِب میں رکھ دیا تھا“۔

(1۔سلاطین 8:6-9)

اس واقع کے بعد ہیکل کو صیّون کے نام سے پکارا جانے لگا جیسا کہ لکھا ہے:

”شمال کی جانب کوہ صیّون جو بڑے بادشاہ کا شہر ہے، کوہ صیون شادمان ہو۔ صیون کے گرد پھرو اور اس کا طواف کرو“۔ (زبور 48:2-12)

یاد رہے کہ بائیبل اور یہودی کتب میں پہاڑ یا اونچے مقام کا لفظ عبادت گاہ کے لیے بھی استعمال ہوا ہے مثلاً سلاطین 12:3 میں لکھا ہے:

”اونچے مقام ڈھائے نہ گئے اور لوگ ہنوز اونچے مقاموں پر قربانی کرتے اور بخور جلاتے تھے“۔

پھر لکھا ہے کہ ’’یہوداہ کے پہاڑوں پر اونچے مقام بنائے اور یروشلم کے باشندوں کو زنا کار بنایا اور یہوداہ کو گمراہ کیا‘‘۔ (2 تواریخ 21:11)

اسی طرح جوبلی کی کتاب The book of Jubilees میں لکھا ہے کہ

Lord has four places on the earth, the Garden of Eden, and The Mount of the East, and This mountain on which thou art this day, Mount Sinai and Mount Zion which will be Sanctified in the new creation for the sanctification of the Earth.(Jubilees 4:26)

چنانچہ اسی کے مطابق اس جگہ Mount of Zion سے مراد یروشلم کی عبادت گاہ اور Mount of East سے مراد کعبۃ اللہ ہے جو کہ فلسطین سے مشرق کی طرف ہے اور ہیکل کے متعلق لکھا ہے:

’’ایک ہدیہ ربّ الافواج کے نام کے مکان پر جو کوہ صیّون ہے پہنچایا جائے گا‘‘۔ (یسعیاہ 18:7)

اسی طرح لکھا ہے:

’’میں تمہارا خداوند تمہارا خدا ہوں۔ جو صیّون میں اپنے کوہِ مقدس میں رہتا ہوں‘‘۔ (یوایل 3:17)

بعد ازیں یہ لفظ پورے یروشلم شہر پر بھی بولا جانے لگا۔ مثلاً لکھا ہے:

’’دخترِ صیّون نے تجھ کو حقیر جانا اور تیرا مضحکہ اڑایا یروشلم کی بیٹی نے تجھ پر سر ہلایا‘‘۔ (2-سلاطین 19:21)

بعض اوقات تمثیلی طور پر یہ لفظ پوری بنی اسرائیل کی جماعت اور تنظیم کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، جیسے:

’’صیون عدالت کے سبب سے اور جو اس میں گناہ سے باز آئے راستبازی کے باعث نجات پائیں گے‘‘۔ (یسعیاہ 1:27)

پھر زبور 97:8 میں لکھا ہے کہ ’’اے خداوند! صیّون نے سنا اور خوش ہوئی اور یہوداہ کی بیٹیاں تیرے احکام سے شادمان ہوئیں‘‘۔

پھر لکھا ہے کہ

’’تو اُٹھے گا اور صیّون پر رحم کرے گا‘‘۔ (زبور 102:13)

صیہون اور مسیحیت

سن 70 عیسوی میں رومیوں نے یہود کی شرارتوں کی وجہ سے یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی اور یہودیوں کے تمام مذہبی مقامات خصوصاً ہیکل کو زمین بوس کر کے اس کا نام ونشان مٹا دیا تھا۔ یہ وہی ہیکل تھا جسے یہودی صیّون کے نام سے پکارتے تھے۔ جیسا کہ یوسی بیس (EUSEBIUS) اپنے چشم دید واقعات میں لکھتا ہے:

The hill called Sion and Jerusalem, The buildings there, that is to say, the Temple, the Holy of Holies, the Altar, and whatever else was there dedicated to the glory God, has been utterly removed or shaken is fulfilment of the word.

(Proof of Gospel VIII.3-Ref. to "Secerete of golgotha chapter 15 page177")

وہ مزید لکھتا ہے:

Their once famous Mount Sion.... is a Roman farm like the rest of the Country, Yea, with my own eyes I have seen the bulls ploughing there, and the sacred site sown with seed.(ibid)

اس کے بعد 325 عیسوی کے بعد جب شاہ قسطنطین (Constantine) نے عیسائی مذہب قبول کیا تو عیسائیوں نے یروشلم کے جنوب مشرقی حصہ میں بعض مقدّس مقامات کو صیون کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ مثلاً وہ مقام جہاں یسوع کے شاگرد یسوع کے بعد اکٹھے ہوتے تھے اور عبادت کرتے تھے جیسا کہ لکھا ہے ’’جب وہ اس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا ہے…… یروشلم کو پھرے…… تو اس بالاخانہ پر چڑھے…… اور ایک دل ہو کر دعا میں مشغول رہے‘‘۔ (اعمال 1:12-14)

اسی طرح وہ مقام جہاں یسوع نے شاگردوں کے ساتھ آخری دفعہ کھانا کھایا۔ (19:20-26)

مسیحی روایات کے مطابق یہ دونوں مقامات دراصل ایک ہی جگہ کے مختلف نام تھے کیونکہ ان روایات کے مطابق جہاں کھانا کھایا تھا وہ بھی ایک بالاخانہ ہی تھا۔ ان مقامات پر بعد میں ایک چرچ بنایا گیا تھا جو کہ The mother of all churches Great Apostolic Chruch کے نام سے معروف ہے۔ اور اس عمارت کو بھی SION یا صیون کا نام دیا گیا۔

ہیکل یروشلم کے جنوب مشرقی حصہ میں تھا مگر تمام عیسائی متبرّک عمارات جن کو صیون کا نام دیا گیا، وہ یروشلم کے جنوب مغرب میں تھیں۔ چونکہ عہدنامہ قدیم میں صیون کا لفظ ایک قدیم قلعہ کے علاوہ ہیکل سلیمانی اور پھر تمام یروشلم کے ساتھ ساتھ تمام بنی اسرائیل اور یہودا کے علاقہ کو بھی کہا گیا ہے۔ اور عہدنامہ جدید کی آخری کتاب مکاشفہ میں مسیح کے پیروکاروں کے بارہ میں لکھا ہے:

’’میں جلد آنے والا ہوں … جو غالب آئے ہیں اسے اپنے خدا کے مقدّس کا ایک ستون بناؤں گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی نئے یروشلم کا نام جو میرے خدا کے پاس سے آسمان سے اُترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا‘‘۔ (مکاشفہ 3:12)

اسی طرح مکاشفہ ہی میں دلہن یعنی برّہ کی بیوی کو بھی یروشلم کی شکل میں آسمان سے اترتے ہوئے دکھایا گیا تھا اور عہدنامہ جدید کے مطابق مسیح کی دلہن سے مراد کلیسیا یعنی مسیح کی جماعت اور ماننے والے ہیں۔ اسی لیے اٹھارویں صدی کے بعد جب مسیح کی آمدِ ثانی کا شدّت سے انتظار شروع ہوا تو کثرت سے عیسائیوں نے اپنی عبادت گاہوں کو ZION CHURCH یا Mount Zion Church وغیرہ کے نام دینے شروع کر دیئے تھے جو آج بھی متعدد افریقین ممالک، امریکہ اور کینیڈا میں موجود ہیں۔ یہی تصوّر دراصل ڈاکٹر الیگزینڈر ڈووی کے ذہن میں بھی ہو گا لیکن اس نے ایک مامور من اللہ کے مقابل پر آ کر اور اس کی نصیحت پر عمل نہ کر کے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا۔

THE SUNDAY HERALD---BOSTON, JUNE 23, 1907---MAGAZINE SECTION. 3

Great Is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah

FORETOLD PATHETIC END OF DOWIE AND NOW HE PREDICTS PLAGUE, FLOOD AND EARTHQUAKE

STORIES OF IBSEN.

MIRZA GHULAM AHMAD, THE PROMISED MESSIAH.

مکرم محمد کولمبس خان صاحب

”غلام احمد کی جے“

بیسویں صدی عیسوی کے آغاز پر چشمِ فلک نے ایک ایسا واقعہ دیکھا جس کی یاد آج بھی حیرت کا سمندر ہے۔ ایک گمنام و بے ہنر انسان ہندوستان کی ایک دور دراز بستی قادیان میں بیٹھا ہے، جس کے پاس دولت کا حیلہ ہے نہ ہی کوئی رابطہ کا وسیلہ مگر کمندیں ہزاروں ہزار میل دور دوسری دنیا یعنی امریکہ کے شمال مغربی علاقے میں جدید بنیادوں پر آباد کئے جانے والے شہر Zion کے ایک نہایت بااثر، طاقتور اور دولت مند بانی پر ڈالتا ہے۔ ابتداء میں تو ”نصیحت ہے غریبانہ“ کا سندیسہ لاکھوں مریدوں کے اس پیشوا کو پہنچاتا ہے مگر اس کی رعونت اور متکبرانہ رویّہ کی وجہ سے بات مباہلہ تک جا پہنچتی ہے اور سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ جری اللہ فی حلل الانبیاء بن کر سامنے آتے ہیں اور زائن کے بانی ڈاکٹر الیگزنڈر ڈووی کو دعوت مباہلہ دیتے ہوئے پیشکش کرتے ہیں کہ فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں کہ ہم میں سے جو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں عبرت ناک طور پر ہلاک ہو جائے۔

یہ سلسلہ 1902ء سے ڈاکٹر ڈووی کے عبرتناک انجام تک چلا جو مارچ 1907ء میں ہوا۔ اِس کی ایک طویل تفصیل ہے جسے اسی شمارہ کے دیگر مضامین میں پڑھا جاسکتا ہے۔ اس موقع پر یہ امر خصوصیت سے پیش کرنا مقصود ہے کہ اس مباہلہ اور مقابلہ کا امریکہ کی مختلف ریاستوں کے مقامی اخبارات میں اس کثرت سے چرچا ہوا کہ حیرت گم ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک بھی مرید اِس ملک میں نہ تھا اور نہ ہی کوئی وکیل یا کارندہ اُجرت پر رکھا گیا تھا لیکن اس کے باوجود امریکہ کے مختلف شہروں سے شائع ہونے والے بیسیوں اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ اس مباہلہ کی خبریں شائع ہوتی رہیں۔ اخبارات کے ان تراشوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ جیسے امریکہ میں ایک شور تھا جسے قادیان جیسی کوردہ میں بیٹھے بظاہر ایک گمنام وبے ہنر وجود نے بپا کر رکھا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات

پر مولانا ابوالکلام آزاد نے جو کہا تھا، بالکل سچ کہا تھا اور واقعۃً آپ کا قلم سحر تھا اور زبان جادو تھی۔ آپ کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی اور آپ کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے، آپ مذہبی دنیا کے لئے حقیقۃً زلزلہ اور طوفان بنے رہے۔ تاریخ کے اِس ورق کا مطالعہ کرتے ہوئے ڈووی کی ہلاکت کے بعد 12 جولائی 1907ء کو ہونے والے الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ بے اختیار زبان پر آجاتے ہیں:

''غلام احمد کی جے''

امریکہ کے اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کے اب تک 160 تراشے ملے ہیں جن کی نمائش شہر زائن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر کی گئی۔ ان میں سے بتیس اخبارات تو سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں ہی منگوا لیے تھے اور ان کا ذکر تتمہ حقیقۃالوحی میں بھی فرمایا۔ ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی بھی ان خبروں کے تراشے شامل اشاعت کر رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ منظر اور بھی ایمان افروز ہوگا جب قارئین اسے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کے تناظر میں دیکھیں گے:

''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں۔ تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحتِ اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

یہ اخباری تراشے تاریخ وار شائع کیے جا رہے ہیں۔ ہر تراشے کے نیچے اصل اخبار تک رسائی کے لیے ویب سائٹ کا ایڈریس بھی دیا جا رہا ہے جس پر کلک کر کے اصل اخبار کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر تراشہ کے ساتھ خبر کا اردو میں مختصر تعارف بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

ROCK ISLAND ARGUS.

24.06.1903

East Indian Mohammedan Invites Him to a Novel Test of Faith.

EACH TO SAY THE SAME PRAYER

Which Calls on the Creator to Kill the Liar at Once and Instanter.

Chicago, June 24.—John Alexander Dowie has been challenge to a praying duel to the death. The challenger is Mirza Ghulam Ahmad, of Quadian, Punjaub, India. "Come thou, O self-styled prophet, to a duel," says Mirza in his "defi." "The weapons shall be prayer. Let us kneel on our knees in the dust of the earth, you and I together, and petition the Almighty that of us two whoever is the liar shall perish first." Dowie has not accepted the challenge, but neither has he declined it. Perhaps, in the calm of Ben Mac Dhui, among the Michigan peaches, he is formulating a reply.

Pretensions of Mirza Ghulam Ahmad.

Perhaps he will treat the challenge with scorn, and tell Mirza Ghulam Ahmad to go and get a reputation. However that may be, Mirza is no featherweight when it comes to pretensions. The Review of Religious, published in Gurdaspur, India, through which the challenge is issued, says Mirza is "the Promised Messiah" sent "for the reformation of the world exactly at the time fixed by calculations based on Biblical prophecies as the time of the advent of the Messiah," and he has a following of over a hundred thousand members, "rapidly growing." The teaching of this Messiah is that Christ was a mere mortal, a good man, without divinity.

Claims To Be the Messiah.

Mirza Ghulam Ahmad further declares, according to The Literary Digest: "Dr. Dowie should further bear in mind that this challenge does not proceed from an ordinary Mohammedan. I am the very Messiah, the promised one, for whom he is so anxiously waiting. Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this, that Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am that Messiah, and Almighty God has shown numerous signs from earth as well as from heaven in my support. My following, which already claims a hundred thousand souls, is making a rapid progress."

CALLED A "DESPICABLE DOGMA"

Mirza Has No Use for the Divinity—His Challenge to Dowie.

John Alexander Dowie, writes the Messiah, "claims to have been sent by the son of Mary in his capacity of Godhead, that as his apostle he may draw the whole world to a belief in the despicable dogma of his divinity." The Indian claimant proceeds: "Whether the God of Mohammedans or the God of Dowie is the true God may be settled without the loss of millions of lives which Dr. Dowie's prediction would involve. That method is that, without threatening the Mohammedan public in general with destruction, he should choose me as his opponent and pray to God that of us two who is the liar may perish first.

"I look upon the son of Mary as a weak human being; although I recognize him as a prophet of God, while Dr. Dowie takes him for the Lord of universe. Which of us is right, is the real point at issue. If Dr. Dowie is certain of the divinity of the son of Mary, he should publish the proposed prayer with the signature of at least 1,000 men affixed to it. Upon receiving it, I should address the same prayer to Almighty God and publish it with the signatures of the same number of witnesses.

"If Dr. Dowie has the courage to accept this challenge, he will thereby open a way for all other Christians to the acceptance of truth. In making this proposal I have not taken the initiative, but the jealous God has inspired meupon Dr. Dowie's presumptuous prediction that all Mohammedans shall perish."

"An important discovery regarding Jesus Christ" has been made by the followers of the challenging Messiah, according to the Indian publication already named. This discovery is that "Jesus did not die upon the cross," but was "taken down alive and senseless." Subsequently the son of Mary "recovered, traveled eastward, and lived up to a good old age." His tomb, it is also stated, is "situated in the Khan Yar street at Srinagar, Cashmere."

This authority opines: "The incontrovertible testimony afforded by the tomb itself, backed as it is by the unanimous oral testimony of hundreds of thousands of men, and by the written evidence of ancient documents, becomes in our opinion too strong to be resisted by the most determined of skeptics."

امریکی ریاست Illinois میں Rock Island کے اخبار Rock Island Argus کی بدھ مؤرخہ 24/جون 1903ء کی اشاعت میں بڑی تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ڈاکٹر ڈووی کو دی جانے والی دعوتِ مباہلہ کی خبر پہلے صفحہ پر شائع ہوئی۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اخبارات نے اس ڈوئل کو مادی ہتھیاروں کے بجائے دعا کے ہتھیار سے ہونا لکھا ہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان کیا تھا۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn92053934/1903-06-24/ed-1/seq-1/#date1=1789&index=14&rows=20&words=Ahmad+MIrza+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=1

Freie Presse für Texas.

27.06.1903

Sonntagsbetrachtungen.

Wir Menschen des 20. Jahrhunderts bildeten uns ein, in einem außerordentlich aufgeklärten, hochcultivirten fortschrittlichen Zeitalter zu leben. Aber, wenn man bedenkt, was in unseren Tagen noch Alles möglich ist — Kischinewer Judengemetzel, Belgrader Schlachtfest, Spiritisten-Hokuspocus, Mrs. Eddy's Gebetsheilerei, Dr. Dowies Elias- und Messias-Humbug und ähnliche Dinge—dann kommt man schließlich doch zu der Ueberzeugung, daß jene Einbildung wirklich blos auf Einbildung beruht!

Leute, welche—wie beispielsweise der Sonntagsbetrachter — fest davon überzeugt sind, daß der Eddyismus und Dowieismus wirklich weiter Nichts sind, als grauenhafter Humbug, als die raffinirt-geschickte Ausnützung menschlicher Leichtgläubigkeit und Dummheit von Seiten rücksichtsloser geriebener—ja, genialer!—Hochstapler, begehen häufig den Fehler, daß sie meinen, alle halbwegs normalen und besonnenen Leute müßten derselben Ansicht und Ueberzeugung sein, in Folge welcher Ueberzeugung sie dann den Einfluß derartiger Bewegungen unterschätzen.

Der Sonntagsbetrachter giebt unumwunden zu, daß ihm dies mit dem Zionismus des Propheten Dr. Dowie (—nicht zu verwechseln mit der jüdischen Bewegung zur Gründung eines Neu-Judaea in Palästina—) so ergangen ist. Er konnte sich schlechterdings nicht vorstellen, wie solch ein furchtbar plumper Humbug, wie derjenige Dowies, welcher die dritte Incarnation, d. h. Wiedermenschwerdung des Propheten Elias—die zweite war angeblich Johannes der Täufer—zu sein behauptet, überhaupt „ziehen" konnte, daß nicht vielmehr die ganze Bewegung von Anfang an totgespottet und totgelacht werden mußte! Schon die Dowie'sche Verquickung religiöser Extase mit raffinirtem Geschäftssinn und erfolgreichster Profitmacherei durch die auf communistischer Basis betriebene Gardinen- und Spitzen-Fabrikation hätte doch eigentlich jeden nicht ganz Blöden stutzig machen müssen. Aber, wie gesagt, das war ein Irrtum! Dowie hat nicht nur eine große Menge gläubiger Anhänger, die mit ihm durch Dick und Dünn gehen, sondern sein Name ist auch in ferne Weltteile gedrungen, wo man ihn und seine Lehren auch wirklich ernst nimmt!

Ein interessantes Beispiel hierfür wird gerade jetzt aus Ost-Indien gemeldet—einem Lande, in dem ja allerdings auch, so weit die Tradition zurückreicht, religiöse Bewegungen mystischer Art und Schwarmgeister jeglicher Observanz einen sehr fruchtbaren Boden gefunden habe.

In Quadia in Pandschab ist jetzt nämlich auch ein Messias aufgestanden—sein Name ist Mirza Ghulam Ahmad—welcher „unserem" Messias Dowie dessen Lobeeren mißgönnt und welcher deshalb eine formelle Herausforderung an Dowie erlassen hat, um gleichsam durch ein Gottes-Urteil zu entscheiden, wer von Beiden der wahre Jakob, will sagen Prophet und Messias, und wer der Usurpator und Fakir sei! Und zwar soll diese Herausforderung durch Dowie's Haupt-Waffe, das Gebet, ausgefochten werden. Es soll das gewissermaßen ein Dauer-Gebet werden, bis der Eine der Duellanten—der, welcher der Lügner ist—tot umsinkt!

Ob Dr. Dowie auf dieses Gebets-Duell eingehen wird, oder nicht, wis-

ROSEBUD COUNTY NEWS.

02.07.1903

Lige Dowie is up against it now. Mirza Ghulam Ahmad of Quadian, Punjab, India, who claims to be the Messiah, has challenged him to a duel of prayer a la mort. The dusky "Messiah" says: "Whoever of us is a liar may perish first." Mirza Ghulam Ahmad had better talk softly, for Lige is in no immediate danger of extinction. Heaven wouldn't have him and he's too big a job for the devil to tackle.

امریکہ کی شمال مغربی ریاست Montana کے شہر Forsyth کے اخبار Rosebud The County News کی اشاعت مؤرخہ 02.07.1903 میں بھی ڈووی کے ساتھ ہونے والے مباہلہ کی خبر شائع ہوئی اور اخبار نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں تحقیر آمیز الفاظ بھی استعمال کرتے ہوئے آپؑ کو شام اندھیرے والا ''مسیحا'' کہا ہے اور آپ کے مدّمقابل Lige Dowie کو لکھ کر مشورہ دیا ہے کہ مرزا غلام احمد کا نرمی سے بات کرنا بہتر تھا، کیونکہ Lige کو فوری طور پر ختم ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جنت اسے قبول نہیں کرے گی۔ اور وہ شیطان سے نمٹنے کے لئے کہیں بڑا ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85053117/1903-07-02/ed-1/seq-4/#date1=1789&index=2&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=1

The Paducah Sun.

PADUCAH, KY., THURSDAY JUNE 25, 1903.

25.06.1903

NOVEL DUEL.

DR. DOWIE CHALLENGED TO A PRAYER CONTEST.

Chicago, June 25—Elijah Dowie has been challenged to a praying duel to the death. The challenger is Mirza Ghulam Ahmad of Quadian, Punjab, India.

Elijah has not accepted the challenge, but neither has he declined it.

The Review of Religions, published in Gurdaspur, India, through which the challenge is issued, says Mirza is "the promised Messiah," sent "for the reformation of the world exactly at the time fixed by calculations based on biblical prophecies as the time of the advent of the Messiah," and he has a following of over 100,000 members, rapidly growing.

The teachings of this Messiah is that Christ was a mere mortal, a good man, without divinity. Mirza Ghulam Ahmad further declares: "The proof that Dr. Dowie furnishes in support of his extravagant claims is the very height of absurdity. He claims to have healed hundreds of sick men. But why did his healing power fail in the case of his own beloved daughter, where it should have been exercised in the highest degree?"

امریکی ریاست Kentucky کے شہر Paducah سے شائع ہونے والے اخبار The Paducah Sun نے اپنی اشاعت مؤرخہ 25.06.1903 میں مختصر خبر شائع کی جس کی ابتداء ان الفاظ سے کی گئی ہے کہ ایلیجاہ ڈووی کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے جس کا نتیجہ موت کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ دعوت دینے والے قادیان (پنجاب، انڈیا) کے مرزا غلام احمد ہیں۔ ایلیجاہ نے اسے قبول تو نہیں کیا مگر اس کا انکار بھی نہیں کیا۔ اس کے بعد اس مباہلہ کا مختصراً ذکر ہے کہ گورداسپور (انڈیا) سے شائع ہونے والے رسالہ ریویو آف ریلیجنز جس کے ذریعہ یہ چیلنج دیا گیا ہے، لکھتا ہے کہ ''مرزا (غلام احمد صاحب۔ناقل) کو مسیح موعودؑ بناکر دنیا کی اصلاح کے لئے بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر بھیجا گیا ہے۔ اس کے ایک لاکھ متبعین ہیں جو تیزی سے بڑھ رہے ہیں''۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85052116/1903-06-25/ed-1/seq-6/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=13&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=4

The Caldwell Tribune.

27.06.1903

Challenges Dowie.

One Mirza Ghulam Ahmad of India has fixed his jealous eyes upon our own Elijah, even Dr. Dowie of Chicago, and challenged him to a prayer test. This Mirza claims to be the very Messiah, and he has a great following in Inda, who revere him as indeed the Savior. Jesus Christ, they say, did not die upon the cross, but was taken down alive, though senseless. Subsequently, however, they maintain "the son of Mary recovered, traveled eastward, and lived up to a good old age," and his tomb is situated in the Khan Yar street, Srinigar, Kashmir. They claim that Jesus was a mere man, a prophet, good, but without divinity. Mirza's challenge to Dowie is an affirmation of his own claims, Dowie to likewise affirm his own, each to be backed by the signature of a thousand of his followers, and then the prayer is to be that "whoever is the liar may perish first." It looks like a spar for advantage by Mirza, as he is not above half as old a man as dowie is.—Salt Lake Tribune.

امریکہ کی شمال مغربی ریاست Idaho کے شہر Caldwell سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار The Caldwell Tribune کی اشاعت مؤرخہ 27.06.1903 کے صفحہ اوّل پر چھپنے والی خبر میں ڈووی کے ساتھ ہونے والے مباہلہ کے پس منظر اور اس کے طریق کار کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ثابت کردہ نظریات کو بھی دیوانے کی لاف کہا گیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ انڈیا کے مرزا غلام احمد نے اپنی حاسدانہ نگاہ ہمارے ایلیا اور شکاگو کے ڈاکٹر ڈووی پر مرکوز کر رکھی ہیں اور اسے مباہلہ کی دعوت دی ہے۔ یہ مرزا مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور انڈیا میں متبعین کی ایک بڑی تعداد رکھتا ہے۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ کی صلیب سے نجات اور کشمیر میں وفات کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn86091092/1903-06-27/ed-1/seq-1/#date1=1789&index=3&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=3

...sen wir nicht, aber die Idee ist jedenfalls originell. Originell ist übrigens auch die Form, in welcher Mirza Ghulam Ahmad, der ein sehr selbstbewußter Herr zu sein scheint, diese „Forderung" erließ. Die in Gurdaspur, Indien, erscheinende "Review of Religion", in welcher dieselbe erlassen wurde, enthält auch nähere Angaben über den Herausforderer selbst. Danach ist Mirza Ghulam Ahmad „der wirkliche Messias, der herab auf die Erde gesandt wurde, um die verderbte Menschheit zu erlösen und dessen Erscheinen genau übereinstimmt mit den Zeitangaben, wie sie aus den biblischen Prophezeiungen berechnet worden sind." Danach verfügt er auch bereits über Hunderttausende von Anhängern, deren Zahl täglich anwächst. Jesus Christus war nach Ghulam Ahmad nicht der richtige Messias, wohl aber ein großer Phrophet, ein guter Mann und ein edler Menschenfreund.

Da Ghulam Ahmad das Alles selbst sagt, muß es ja wohl wahr sein. „Der Unterschied zwischen mir und Dr. Dowie", heißt es da, „ist der, daß Dowie die Ankunft des Messias innerhalb der nächsten 26 Jahre voraussagt, während ich ihm die frohe Botschaft melden kann, daß der Messias bereits da ist, nämlich in meiner Person! Dowies Ansprüche in Bezug auf seine wunderthätige Heilkraft sind absurd, denn wenn er alle Kranken durch sein Gebet heilen kann, warum hat er dann seiner Tochter nicht geholfen, als dieselbe an Brandwunden unter großen Qualen daniederlag und auch daran starb?"

Nun, das hat doch Dowie selbst so „überzeugend" erklärt! Seine Tochter war mit ihren Kleidern der Alkohollampe zu nahe gekommen, mit Hülfe welcher sie sich das Haar gekräuselt hatte. Dieser doppelten Sünde gegenüber, d. h. der Eitelkeitssünde und der Benutzung von Alkohol, versagte natürlich selbst die Gebetsheilkraft ihres Vaters, Elias des Dritten!

Dowies indischer Rivale ist Mohamedaner und durch das Gebets-Duell soll auch gleichzeitig entschieden werden, ob der Sohn der Jungfrau Maria der wahre Gott sei, oder Allah, der Gott der Mosleminen. Uebrigens verwahrt er sich dagegen, daß die Duell-Idee von ihm selbst ausgehe, sondern Allah und der Prophet Mohamed hätten ihn dazu inspirirt. Angeregt scheint Ghulam Ahmad zu seiner „Contrahage" dadurch worden zu sein, daß Dowie in irgend einer seiner Schriften erklärt hatte, daß der Untergang des Mohamedanismus nicht mehr fern wäre.

Mirza Ghulam Ahmad nimmt übrigens die Gelegenheit wahr, der staunenden Welt eine „äußerst wichtige neue Entdeckung in Bezug auf den Stifter der christlichen Kirche" mitzuteilen. Danach sei Christus gar nicht wirklich am Kreuze gestorben, sondern sei noch lebend, wenn auch bewußtlos, von seinen Jüngern von demselben herabgenommen worden. Später habe er sich ostwärts nach Indien gewendet, wo er dann später in sehr hohem Alter gestorben sei. Sein Grabmal sei noch heute in der Khanyar-Straße zu Srinagar in Kaschmir zu sehen!

Für diese Tatsache, meint er, lägen solch unumstößliche Wahrheitsbeweise vor, daß es einfach töricht sei, das noch bezweifeln zu wollen.

Merkwürdig, wie lange diese „unumstößliche Wahrheit" gebraucht hat, um zum Durchbruchezu gelangen! —

Wir wissen nicht, ob Herr Dowie mit seinem indischen Kollegen auf die Mensur treten wird, oder nicht. Zu wünschen wäre es eigentlich, schon um zu sehen, wer es länger aushalten würde, ob der Messias des ältesten Kulturlandes der Erde oder der Prophet des jüngsten Kulturlandes dieses Planeten! Wahrscheinlich würde der Ausgang des Duells aber ein ähnlicher sein, wie in Heines Schilderung von der Disputation zwischen Mönch und Rabbi, wo es zum Schlusse heißt:

„Und es will mich schier bedünken,
Daß sie alle Beide .... nicht gut riechen!"

امریکہ کی جنوبی ریاست ٹیکساس کے مشہور شہر San Antonio سے جرمن زبان میں نکلنے والے اخبار کی 27 جون 1903ء کی اشاعت میں پورے صفحہ کا ایک تفصیلی مضمون چھپا۔ جو جرمن قوم کے لئے بھی حجت ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے ڈاکٹر ڈووی کو دی جانے والی دعوت مباہلہ کا پسِ منظر اور دیگر تعارفی امور شامل ہیں۔

اخبار ڈووی کی تحریک سے متعلق لکھتا ہے کہ یہ لوگوں کو بیوقوف بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ اب امریکی مسیحا کو ایک ہندوستانی مسیحا کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں موت پائے۔ مزید لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں فوت ہو چکے ہیں۔ آخر میں اخبار کہتا ہے کہ ہمیں یہ تو نہیں پتہ کہ ڈووی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے گا مگر ہونا تو ایسے ہی چاہئے کہ ایسا ہو تا کہ دیکھا جائے کہ کون زیادہ دیر تک اس معاملہ میں استقامت دکھاتا ہے۔ آخر میں طنزاً لکھا کہ یہ شاید نتیجہ وہی ہو جیسا کہ مشہور جرمن لکھاری Heine اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے: ''دونوں ہی مجھے ناپسند ہیں''

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn83045227/1903-06-27/ed-1/seq-4/

THE INTERMOUNTAIN CATHOLIC
Butte Denver
04.07.1903

NOVEL BLASPHEMY.

The rival prophets and fake Messiahs are getting down to business. A new light in the world of hysterical religion, Mirza Ghulam Ahmad, a Hindoo rival of John Alexander Dowie of Chicago and "New Zion," Ill., has challenged the latter to call on God to curse himself if he lies, instead of praying for curses on the head of the other fellow. This is the form of the challenge:

"That, without threatening the Mohammedan public in general with destruction, he should choose me as his opponent and pray to God that of us two whoever is the liar may perish first. Which of us is right, is the real point at issue. If Dr. Dowie is certain he should publish the proposed prayer with the signatures of at least one thousand men affixed to it. Upon receiving it, I should address the same prayer and publish it with the signatures of the same number of witnesses. If Dr. Dowie has the courage to accept this challenge, he will thereby open a way for all other Christians to the acceptance of truth."

This is very much to the point and is not a bit worse than the anathemas Dowie has been launching at his opponents for some years. It looks as if the Mohammedan, who has come from out the dark, mysterious East to enlighten the poor benighted people of the West, is the better of the two. He is probably a fierce but honest fanatic while our own Dowie is an impostor pure and simple.

امریکی ریاست Utah کے شہر Salt Lake City سے شائع ہونے والے کیتھولک چرچ کے ترجمان اخبار The Intermountain Catholic میں NOBLE BLASPHEMY کے عنوان سے ایک تفصیلی خبر مؤرخہ 04.07.1903 کی اشاعت میں چھپی۔ اس میں ڈووی کو دی جانے والی دعوت مباہلہ کا طریق بیان کیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیش کش کا ذکر کیا گیا ہے کہ ڈووی تمام مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی بجائے صرف مجھے ہی اپنے مقابل پر رکھے۔ امید ظاہر کی گئی ہے کہ ڈووی عنقریب اس دستاویز پر دستخط کر دے گا۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn93062856/1903-07-04/ed-1/seq-4/#date1=1789&index=2&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=3

THE INTER OCEAN, SUNDAY MORNING, JUNE 28, 1903.

WILL DOWIE FIGHT THIS DUEL?

Who is a liar?

Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, Punjab, India, wants to know, and he believes he can get the truth out of John Alexander Dowie. The Hindoo has challenged the Zionite prophet to a duel to death and Dowie has turned up his nose at the Oriental prophet and refuses to say a word.

The man of Punjab is not a joker, and he wants Elijah the Restorer to know it. He asks the Zion potentate to fight to the finish and he has named prayer as the weapon.

Furthermore, Mirza, who claims to be the promised Messiah, has laid down the rules for the deadly combat, and he demands that Dowie either "shoot or give up the gun."

Dowie has not accepted the challenge. He has not said that he will not. His followers say he hasn't time for any Punjabians, and that he has enough to do in preparing to swoop down upon wicked New York in October, when he intends to scrub the territory between the Bowery and the Bronx.

Mirza Ghulam Ahmad is jealous of the Illinois Messiah. He says some one is a liar and that he can prove it. And he intends doing it by prayer—a duel of prayer. He wants Dowie to stand up and pray that whoever of the pair is a liar may perish instanter. Mirza has not named his seconds nor the place of combat, but he wants a thousand men to back him up, and he is willing to give John Alexander an equally fair showing.

Mirza Is Not Prosperous.

Mirza is a Mohammedan, and he is by no means an ordinary prophet. He is not a banker, nor a real estate agent and a builder of cities, nor a lace maker. He hasn't been very prosperous as a Messiah. Qadian isn't as profitable a field for religious enterprise as Chicago, and Dowie has the Hindoo eclipsed when it comes to being a commercial Messiah. While Dowie is wearing a gorgeous purple robe and carrying a staff that reaches two feet above his bald poll, Mirza has only a cast-off overcoat, a pair of white breeches, and a bamboo cane.

And in the matter of whiskers Mirza is considerably handicapped. Dowie's chin is decorated with a snowfall that reaches to his watch chain, while the Mohammedan boasts only a straggling black beard that hardly hides his collar button. But he sports a puffed and knotted turban that looks as religious, if it does not outshine, Dowie's hairless pate.

Dowie is long on prayer; in fact, his orisons ascend almost continually, but, according to Mirza Ghulam Ahmad, they are not good prayers, and do not reach very high. Here is where Mirza expects to get the best of the captain of the Zion City baseball club. He says Dowie is a liar, and he is going to pray to the Almighty to strike down the liar. The Zionites declare this is unfair, and that Mirza would not be fighting on the square, for he would only be praying for the demise of his rival and would not be asking the Almighty to judge between them.

Mirza, in his challenge, does not say he is willing to come to Zion City. He favors long-distance prayers, and believes he can undo Dowie by the wireless method as easily as if he had him at his side.

The Mohammedan does not pose as a gleaner of shekels, but he does claim a large following. He tells the Chicago prophet that he has 100,000 devotees at his heels, and gives Dowie to understand he is no common exhorter. He has heard that Dowie despises the Mohammedans and he wants to know why.

Mirza claims he was sent here for the reformation of the world exactly at the time fixed by calculations he has made on the Biblical prophecies. After this he says to the chief Zionite:

"You should remember that this challenge does not proceed from an ordinary Mohammedan. I am the very Messiah, the promised one, for whom you are anxiously awaiting."

This is not according to Dowie's calculation.

Mirza then goes on in this wise:

"Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this, that Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am the Messiah, and the Almighty God has shown numerous signs from earth as well as from heaven in my support. My following, which already claims 100,000 souls, is making rapid progress.

"The proof that Dr. Dowie furnishes in support of his extravagant claims is the very height of absurdity. He claims to have healed hundreds of sick men. But why did his healing power fail in the case of his own beloved daughter, where it should have been exercised in the highest degree?"

Would Not Shed Blood.

The Indian claimant is a harmless sort of a fellow, and he doesn't desire to shed any blood in his duel. He believes he can settle his dispute with Dowie with no more serious consequences than the death of himself or his rival.

"Whether the God of Mohammedans or the God of Dowie is the true God may be settled without the loss of millions of lives, which Dr. Dowie's prediction would involve," writes the Punjab man. "That method is that, without threatening the Mohammedan public in general with destruction, he should choose me as his opponent and pray to God that of us two whoever is the liar may perish first. I look upon the Son of Mary as a weak human being, although I recognize him as a prophet of God, while Dr. Dowie takes him for the Lord of the universe.

"Which of us is right is the real point at issue. If Dr. Dowie is certain of the divinity of the Son of Mary, he should publish the proposed prayer with the signatures of at least a thousand men affixed to it. Upon receiving it, I should address the same prayer to Almighty God and publish it with the signatures of the same number of witnesses.

"If Dr. Dowie has the courage to accept this challenge, he will open a way for all other Christians to the acceptance of the truth. In making this proposal I have not taken the initiative, but the jealous God has inspired me upon Dr. Dowie's presumptuous prediction that all Mohammedans shall perish."

Has a Little Side Information.

Before the Oriental gets through with the prophet of the north shore he tells him a few other interesting little things about the Savior that are not generally known outside of Punjab and the adjacent provinces.

"An important discovery regarding Jesus Christ has been made by the followers. Jesus did not die upon the cross, but was taken down alive and senseless. Subsequently the Son of Mary recovered, traveled eastward, and lived to a good old age. His tomb is situated in Khan Yar street at Srinagar, Cashmere."

Dowie probably will not accept the Indian Messiah's challenge for some time to come. His prayers are all taken for months ahead and he is so busy getting ready for his Christianization of Gotham that he isn't paying any particular attention to Punjabians of any caste, be they nude pariahs or Messiahs clad in old overcoats and white breeches.

Dowie Doesn't Like Prophets.

If Mirza Ghulam Ahmad takes it into his head to come to this country and beard the prophet in his own land office, he will find that Dowie hasn't been wasting any time fooling with other Messiahs. He will find instead that Dowie has been engineering town-lot booms and directing the program of the collection takers between prayers. He will find a few stores where he can buy a new coat and a decent-looking hat, if he has the money, and he will find a hotel where he may sleep if he does not neglect the Zion City cash drawer.

But Mirza will not find a warm welcome if he comes. Dowie isn't inviting any rival prophets or Messiahs. He doesn't want any side shows, and, what is more, he never would listen to the Easterner's proposition, for Mirza insists upon writing the prayer. The Zionites fear there is some sort of a hidden trick in this very proposition, and they declare they know the doctor won't have anything to do with the plan.

At any rate, over in Punjab Dowie will be discredited if he does not enter the duel. But there are not many Hindoos in the Dowie flock, so, in the long run, it doesn't make much difference. But the question is not one of what the followers think about it. It is, Who is a liar?

Will Dowie fight it out?

امریکی ریاست Illinois کے بڑے شہر Chicago کے اخبار The Inter Ocean نے اپنے 28 جون 1903ء کے Sunday Morning ایڈیشن میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے مدّمقابل ڈاکٹر ڈووی کی قد آدم تصاویر کے ساتھ پورے صفحہ پر مشتمل ایک مضمون شائع کیا۔ اس مضمون کا عنوان ''کیا ڈووی مباہلہ کی جنگ لڑے گا؟'' لگایا۔ اس کے مندرجات 19 جولائی 1903ء کے اخبار The Saint Paul Globe میں چھپنے والی خبر کے عین مطابق ہیں۔ https://www.newspapers.com/image/33958269

Savannah Morning News.
29.06.1903

Mirza Ghulam Ahmad of Quadian, in the Punjab, has sent a challenge to "Elijah II" Dowie, at Zion City, near Chicago. The Indian, who is a Mohammedan priest, thinks Dowie is a fraud and imposter. In order to prove it, and at the same time to prove the correctness of his own religion, he proposes that he and Dowie meet in a duel of prayer to the death. At a certain time the praying is to begin, each to his own deity, and the burden of the prayers is to be that which ever is the liar shall be stricken dead.

امریکی ریاست GA کے شہر Savannah سے شائع ہونے والے اخبار Savannah Morning News نے اپنی اشاعت مؤرخہ 29.06.1903 کے صفحہ 4 پر لکھا: ''قادیان (پنجاب) کے مرزا غلام احمدؑ نے شکاگو کے نزدیک زائن میں رہنے والے ایلیجاہ دوم ڈووی کو ایک چیلنج بھیجا ہے۔ یہ ہندوستانی جو ایک محمدی مبلغ ہے سمجھتا ہے کہ ڈووی ایک فراڈ اور جعل ساز ہے۔ اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنے اور اپنے مذہب کی سچائی کے ثبوت کے لئے اس کی تجویز ہے کہ وہ دو طرفہ دعا میں شریک ہوں جس کا نتیجہ جھوٹے کی عبرتناک موت کی صورت میں نکلے''۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn89053684/1903-06-29/ed-1/seq-4/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=3&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=5

The Billings Gazette.

17.07.1903

FOR A DUEL OF PRAYER.

Odd Challenge Sent to Dr. Dowie by a "Messiah" in India.

Dr. J. A. Dowie has been challenged to a praying duel to the death by Mirza Ghulam Ahmad of Quadian, Punjab, India, says a Chicago special to the New York World.

"Come thou, O self styled prophet, to a duel," says Mirza in his "defi." "The weapons shall be prayer. Let us kneel on our knees in the dust of the earth, you and I together, and petition the Almighty that of us two whoever is the liar shall perish first."

Elijah II. has not accepted the challenge.

Mirza says he is "the promised Messiah" sent "for the reformation of the world exactly at the time fixed by calculations based on Biblical prophecies."

"I am the very Messiah, the promised one, for whom he is so anxiously waiting. Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this —Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am that Messiah. I will pray him to death to settle the question."

امریکی ریاست Montana کے شہر Billings سے شائع ہونے والے اخبار The Billings Gazette نے اپنی اشاعت مؤرخہ 17.07.1903 میں مختصر خبر شائع کی جس کا عنوان ''دو طرفہ دعا کا ایک چیلنج، ہندوستانی مسیح کی طرف سے ڈاکٹر ڈووی کو بھیجا جانے والا عجیب سا چیلنج'' اس میں بھی اس مباہلہ کا مختصراً ذکر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے لکھا ہے کہ ''مقابلہ کے لئے نکلو مگر ہتھیار دعا ہو گا''۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn84036008/1903-07-17/ed-1/seq-7/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=14&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=4

Evening Times-Republican.

5 O'CLOCK EDITION.

MARSHALLTOWN, IOWA, THURSDAY, JUNE 25, 1903

25.06.1903

Short Telegrams.

Chicago—Elijah Dowie has been challenged to a praying duel to the death. The challenger is Mirza Ghulan Ahmad of Quandian Punjaub, India.

مارشل ٹاؤن (LOWA) کے اخبار Evening Times-Republican کی اشاعت مؤرخہ 25.06.1903 میں شکاگو کے حوالہ سے خبر ہے کہ ڈاکٹر ڈووی کو دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ دعوت دینے والے قادیان (پنجاب، انڈیا) کے مرزا غلام احمدؑ ہیں۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85049554/1903-06-25/ed-1/seq-1/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=2&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=5

The Omaha Sunday Bee.

05.07.1903

Pittsburg Dispatch: Dr. Dowie's pretensions as a prophet and messiah have been challenged to a praying duel to the death. The challenger is Mirza Ghulam Ahmad of Quadina, Punjaub, India. "Come thou, O self-styled prophet, to a duel," says Mirza in his defi. "Let us kneel on our knees in the dust of the earth, you and I together, and pray the Almighty that of us two whoever is the liar shall perish first." Elijah II has not accepted the challenge. Letters and publications say that Mirza is the "promised Messiah." He says: "I am the very Messiah, the promised one, for whom he is so anxiously waiting. Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this: Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am that Messiah. I will pray him to death to settle the question."

امریکی ریاست Nebraska کے شہر Omaha کے اخبار Omaha daily bee. کی اشاعت مؤرخہ 05.07.1903 میں خبر ہے کہ ڈاکٹر ڈووی کو دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ دعوت دینے والے قادیان (پنجاب، انڈیا) کے مرزا غلام احمدؑ ہیں۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn99021999/1903-07-05/ed-1/seq-14/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=19&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=4

The West Virginia Argus.

09.07.1903

The papers tell of another duel between great men. It seems that John Alexander Dowie the owner and operator of Zion City one of the many suburbs of Chicago, has been challenged to a duel to the death by Mirza Ghulam Ahmad of Zuadin, Pun Jab India, who claims to be the Messiah and says he will pray Dowie to death to settle the question. We hope arrangements can be made for this duel and so far as we are concerned, we are willing for it to be a duel to the death on both sides.

امریکی ریاست West Virginia کے شہر Kingwood سے شائع ہونے والے اخبار The West Virginia Argus نے اپنی اشاعت مؤرخہ 09.07.1903 میں مختصر خبر شائع کی جس کی ابتداء ان الفاظ سے کی گئی ہے کہ اخبارات سے پتہ چل رہا ہے کہ دو بڑے لوگوں میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس کے بعد اس مباہلہ کا مختصراً ذکر ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn86092245/1903-07-09/ed-1/seq-2/

Courier Democrat.

02.07.1903

One cannot but fear that we are going to lose our only Dowie. He has been challenged to a prayer duel, something entirely new in religious stunts, and the terms laid down by the challenger make it look exceedingly shaky for the Zion leader. Mirza Ghulam Ahmad, who desires to endeavor to pray Dowie to a standstill, in his challenge says that they shall "petition the Almighty that of us two whoever is the liar shall perish first." Every patriotic American who knows anything of Dowie will not fail to put his money on the Zionist. The latter has not yet sent in his acceptance, and it is supposed that he wants time to settle up his affairs.

امریکہ کی شمالی ریاست Northdakota کے شہر Langdon سے نکلنے والے اخبار Courier Demorrat کی مؤرخہ 02.07.1903 کے شمارے میں اس خوف کا اظہار ہے کہ ہم اپنا ڈوئی کھو دیں گے۔ اور دعوت مباہلہ کو مذہبی دنیا میں ایک انوکھا طریق مقابلہ کہا گیا ہے جو صیہونی رہنما کو ہلا کر رکھ دینے والا ہے۔ ہر محب وطن امریکی کو جو ڈووی کو جانتا ہے، اسے اس کی مالی مدد کرنے کو کہا گیا ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn88076432/1903-07-02/ed-1/seq-4/#date1=1789&index=0&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=3

یہ خبر بعینہٖ مندرجہ ذیل اخبار میں بھی شائع ہوئی۔

The Saint Paul globe., June 26, 1903,P-4

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn90059523/1903-06-26/ed-1/seq-4/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=18&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=4

The Pioneer Express.

10.07.1903

Kansas is booming Bristow for the vice presidency.

The Indian Baptist association, which is composed entirely of Kiowa Indians, has adopted a resolution excluding all whites from its sessions.

Elijah Dowie of Chicago has been challenged to a praying duel to the death. The challenger is Mirza Ghulam Ahmad of Quandian, Punjab, India.

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے انتہائی شمال میں Pembina شہر کے اس اخبار The Pioneer express کی مؤرخہ 10.07.1903 کی اشاعت میں خبر دی گئی کہ ایلیجا ڈووی کو دعوت مباہلہ دی گئی ہے۔ چیلنج کرنے والے مرزا غلام احمد آف قادیان (پنجاب) ہیں۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn88076741/1903-07-10/ed-1/seq-6/

The Spokane Press.

10.10.1903

INDIA'S MESSIAH AND HIS CHALLENGE TO DR. DOWIE.

CALCUTTA, Oct. 10.—Misza Ghulam Ahmad of Qudian, Panjab, India, insists that John Alexander Dowie of Zion, Ill., U. S. A., is not up to date. Allah is good and Mahomet is prophet truly, but Mirza Ghulam Ahmad is the Messiah! So claims Mirza

Ghulam Ahmad. Therein lies the fact that Dr. Dowie is behind the times, because he has not fixed the date of the Messiah's appearance for some time in the next 25 years!

Therefore Mirza Ghulam Ahmad is wroth with Dr. Dowie and would fight him a duel with prayers as the weapon. He sent the challenge som time ago, that each should pray that the other perish, and Mirzah is lost in wonderment that the overseer of Zion has not toed the scratch. He expresses his amazement in an article just published in the Review of Religions, which is printed on occasions at Gurdaspur, India.

That the tempestuous Dr. Dowie shall know that Mirza Ghulam Ahmad is no common man, is not a frail human forsooth, the new Messiah writes:

"Dr. Dowie should further bear in mind that this challenge does not proceed from an ordinary Mohammedan. I am the very Messiah, the promised one, for whom he is so anxiously waiting. Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this, that Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next 25 years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am that Messiah, and Almighty God has shown numerous signs from earth as well as from heaven in my support. My following, which already claims a hundred thousand souls, is making rapid progress. The proof that Dr. Dowie furnishes in support of his extravagant claims is the very height of absurdity. He claims to nave healed hundreds of sick men. But why did his healing power fail in the case of his own beloved daughter, where it should have been exercised in the highest degree?"

In the same issue of the Review is announced "an important discovery regarding Jesus Christ." This "discovery" is that "Jesus did not die upon the cross," but was "taken down alive and senseless." Subsequently the son of Mary "recovered, traveled eastward, and lived up to a good old age." His tomb, it is also stated, is "situated in the Khan Yar street at Srinagar, Cashmere."

Says the Review: "The incontrovertible testimony afforded by the tomb itself, backed as it is by the unanimous oral testimony of hundreds of thousands of men, and by the written evidence of ancient documents, becomes in our opinion too strong to be resisted by the most determined of skeptics."

امریکی ریاست Washington کے شہر Olympia سے شائع ہونے والے اخبار The Spokene Press کے شمارے مؤرخہ 10.10.1903 میں کلکتہ کے نامہ نگار کے حوالہ سے چھپنے والی خبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قد آدم تصویر شامل ہے۔اس میں بھی ریویو آف ریلیجنز میں چھپنے والے ڈووی سے متعلق حضورؑ کے مضمون کے حوالہ سے تفصیل دی گئی ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn88085947/1903-10-10/ed-1/seq-3/#date1=1789&index=1&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=2

The Bellefontaine Republican.

26.06.1903

Dowie Challenged To a Praying Match.

Chicago, June 23.—Elijah Dowie has been challenged to a praying duel to the death.

The challenger is Mirza Ghulam Ahmad, of Quadian Punjaub, India.

"Come thou, O self-styled prophet, to a duel," says Mirza in his "defi." "The weapons shall be prayer. Let us kneel on our knees in the dust of the earth, you and I together, and petition the Almighty that of us two whoever is the liar shall perish first."

امریکی ریاست OHIO کے شہر Bellefontaine سے شائع ہونے والے اخبار The Bellefontaine Republican نے اپنی اشاعت مؤرخہ 26.06.1903 میں مباہلہ کی مختصر خبر شائع کی۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85038153/1903-06-26/ed-1/seq-2/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=1&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=5

THE ST. PAUL GLOBE.

19.07.1903

Will Dowie Fight Strange Duel With Prayer as Weapon

Who is a liar?

Mirza Ghulam Ahmad, of Qadian, Punjab, India, wants to know, and he believes he can get the truth out of John Alexander Dowie. The Hindoo has challenged the Zionite prophet to a duel to death and Dowie has turned up his nose at the Oriental prophet and refuses to say a word.

The man of Punjab is not a joker, and he wants Elijah the Restorer to know it. He asks the Zion potentate to fight to the finish and he has named prayer as the weapon. Furthermore, Mirza, who claims to be the promised Messiah, has laid down the rules for the deadly combat, and he demands that Dowie either "shoot or give up the gun."

Dowie has not accepted the challenge. He has not said that he will not. His followers say he hasn't time for any Punjabians, and that he has enough to do in preparing to swoop down upon wicked New York in October, when he intends to scrub the territory between the Bowery and the Bronx.

Mira Ghulam Ahmad is jealous of the Illinois Messiah. He says some one is a liar and that he can prove it. And he intends doing it by prayer—a duel of prayer. He wants Dowie to stand up and pray that whoever of the pair is a liar may perish instanter. Mirza has not named his seconds nor the place of combat, but he wants a thousand men to back him up, and he is willing to give John Alexander an equally fair showing.

Mirza Is Not Prosperous.

Mirza Ghulam Ahmad is jealous of by no means an ordinary prophet. He is not a banker, nor a real estate agent and a builder of cities, nor a lace maker. He hasn't been very prosperous as a Messiah. Qadian isn't as profitable a field for religious enterprise as Chicago, and Dowie has the Hindoo eclipsed when it comes to being a commercial Messiah. While Dowie is wearing a gorgeous purple robe and carrying a staff that reaches two feet above his bald poll, Mirza has only a cast-off overcoat, a pair of white breeches, and a bamboo cane.

And in the matter of whiskers Mirza is considerably handicapped. Dowie's chin is decorated with a snowfall that reaches to his watch chain, while the Mohammedan bosts only a straggling black beard that hardly hides his collar button. But he sports a puffed and knotted turban that looks as religious, if it does not outshine, Dowie's hairless pate.

Dowie is long on prayer; in fact, his orisons ascend almost continually, but, according to Mirza Ghulam Ahmad, they are not good prayers, and do not reach very high. Here is where Mirza expects to get the best of the captain of the Zion City baseball club. He says Dowie is a liar, and he is going to pray to the Almighty to strike down the liar. The Zionites declare this is unfair, and that Mirza would not be fighting on the square, for he would only be praying for the demise of his rival and would not be asking the Almighty to judge between them.

Mirza, in his challenge, does not say he is willing to come to Zion City. He favors long-distance prayers, and believes he can undo Dowie by the wireless method as easily as if he had him at his side.

The Mohammedan does not pose as a gleaner of shekels, but he does claim a large following. He tells the Chicago prophet that he has 100,000 devotees at his heels, and gives Dowie to understand he is no common exhorter. He has heard that Dowie despises the Mohammedans and he wants to know why.

Mirza claims he was sent here for the reformation of the world at the time fixed by calculations he has made on the Biblical prophecies. After this he says to the chief Zionite:

"You should remember that this challenge does not proceed from an ordinary Mohammedan. I am the very Messiah, the promised one, for whom you are anxiously awaiting."

This is not according to Dowie's calculation.

Mirza then goes on in this wise:

"Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this, that Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I give him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am the Messiah, and the Almighty God has shown numerous signs from earth as well as from heaven in my support. My following, which already claims 100,000 souls, is making rapid progress.

"The proof that Dr. Dowie furnishes in support of his extravagant claims is the very height of absurdity. He claims to have healed hundreds of sick men. But why did his healing power fail in the case of his own beloved daughter, where it should have been exercised in the highest degree?"

Would Not Shed Blood.

The Indian claimant is a harmless sort of a fellow, and he doesn't desire to shed any blood in his duel. He believes he can settle his dispute with Dowie with no more serious consequences than the death of himself or his rival.

"Whether the God of Mohammedans or the God of Dowie is the true God may be settled without the loss of millions of lives, which Dr. Dowie's prediction would involve," writes the Punjab man. "That method is that, without threatening the Mohammedan public in general with destruction, he should choose me as his opponent and pray to God that of us two whoever is the liar may perish first. I look upon the Son of Mary as a weak human being, although I recognize him as a prophet of God, while Dr. Dowie takes him for the Lord of the universe.

"Which of us is right is the real point at issue. If Dr. Dowie is certain of the divinity of the Son of Mary, he should publish the proposed prayer with the signatures of at least a thousand men affixed to it. Upon receiving it, I should address the same prayer to Almighty God and publish it with the signatures of the same number of witnesses.

"If Dr. Dowie has the courage to accept this challenge, he will open a way for all other Christians to the acceptance of the truth. In making this proposal I have not taken the initiative, but the jealous God has inspired me, upon Dr. Dowie's presumptuous prediction, that all Mohammedans shall perish."

Has a Little Side Information.

Before the Oriental gets through with the prophet of the North shore he tells him a few other interesting little things about the Savior that are not generally known outside of Punjab and the adjacent provinces.

"An important discovery regarding Jesus Christ has been made by the followers. Jesus did not die upon the cross, but was taken down alive and senseless. Subsequently the Son of Mary recovered, traveled eastward and lived to a good old age. His tomb is situated in Khan Yar street, at Srinagar, Cashmere."

Dowie probably will not accept the Indian Messiah's challenge for some time to come. His prayers are all taken for months ahead, and he is so busy getting ready for his Christianization of Gotham that he isn't paying any particular attention to Punjabians of any caste, be they nude pariahs or Messiahs clad in old overcoats and white breeches.

Dowie Doesn't Like Prophets.

If Mirza Ghulam Ahmad takes it into his head to come to this country and beard the prophet in his own land office, he will find that Dowie hasn't been wasting any time fooling with other Messiahs. He will find instead that Dowie has been engineering town lot booms and directing the programme of the collection takers between prayers. He will find a few stores where he can buy a new coat and a decent-looking hat, if he has the money, and he will find a hotel where he may sleep if he does not neglect the Zion City cash drawer.

But Mirza will not find a warm welcome if he comes. Dowie isn't inviting any rival prophets or Messiahs. He doesn't want any side shows, and, what is more, he never would listen to the Easterner's proposition, for Mirza insists upon writing the prayer. The Zionites fear there is some sort of a hidden trick in this very proposition, and they declare they know the doctor won't have anything to do with the plan.

At any rate, over in Punjab, Dowie will be discredited if he does not enter the duel. But there are not many Hindoos in the Dowie flock, so, in the long run, it doesn't make much difference. But the question is not one of what the followers think about it. It is, Who is a liar?

Will Dowie fight it out?

کینیڈا کی سرحد سے ملنے والی امریکی ریاست Minnesota کے شہر Saint Paul سے نکلنے والے اخبار The Saint Paul Globe کی 19 جولائی 1903ء کی اشاعت میں بھی دو کالموں میں ایک تفصیلی خبر چھپی۔اس خبر کا عنوان ’’کیا ڈووی مباہلہ کی جنگ دعا کے ہتھیار کے ساتھ لڑے گا‘‘ اس خبر کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی اسلام کے لئے درد اور تڑپ کا اندازہ ہوتا ہے۔آپؑ ہر ممکن طریق سے اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بے قرار رہتے تھے۔اس خبر میں بھی یہی کیفیت ہے کہ آپؑ اسلام سے عناد رکھنے والے ڈاکٹر ڈووی کے پیچھے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn90059523/1903-07-19/ed-1/seq-26/#date1=1789&index=12&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=1

Lincoln County Leader.

11.12.1903

JOHN ALEXANDER DOWIE HAS A RIVAL IN INDIA

Mirza, Ghulam Ahmad, of Qudiah, Punjab, India, insists that John Alexander Dowie, of Zion, Ill., U. S. A., is not up to date. Allah is good and Mahomet is prophet truly, but Mirza Ghulam Ahmad is the Messiah! So claims Mirza Ghulam that each should pray that the other perish, and Mirzah is lost in wonderment that the overseer of Zion has not toed the scratch. He expresses his amazement in an article just published in the Review of Religions, which is printed on occasions at Gurdaspur, India.

MIRZA AHMAD.

That the tempestuous Dr. Dowie shall know that Mirza Ghulam Ahmad is no common man, is not a frail human forsooth, the new Messiah writes:

"Dr. Dowie should further bear in mind that this challenge does not proceed from an ordinary Mohammedan. I am the very Messiah, the promised one, for whom he is so anxiously waiting. Between Dr. Dowie's position and mine the difference is this, that Dowie fixes the appearance of the Messiah within the next twenty-five years, while I gave him the glad tidings that the Messiah has already appeared. I am that Messiah, and Almighty God has shown numerous signs from earth as well as from heaven in my support. My following, which already claims a hundred thousand souls, is making a rapid progress. The proof that Dr. Dowie furnishes in support of his extravagant claims is the very height of absurdity. He claims to have healed hundreds of sick men. But why did his healing power fail in the case of his own beloved daughter, where it should have been exercised in the highest degree?"

یہ خبر امریکی ریاست Oregon کے شہر Toledo, Lincoln County سے نکلنے والی اخبار The Lincoln County Leader کے شمارے مؤرخہ 11.12.1903 میں چھپی۔ اخبارنویس نے اس کا عنوان

John Alexander Dowie has a rival in India

یعنی ''ڈاکٹر ڈوی کا انڈیا میں ایک حریف'' لگایا۔خبر کا آغاز اس طرح سے کیا گیا ہے کہ ''قادیان کے مرزا غلام احمد کا اصرار ہے کہ زائن کا ڈاکٹر ڈووی سچا نہیں ہے''۔پھر حیرت کے ساتھ حضورؑ کے بارہ میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد مسیح ہیں! پھر ریویو آف ریلیجنز میں چھپنے والے ڈووی سے متعلق حضور کے مضمون کے حوالہ سے تفصیل شامل خبر کی ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85033162/1903-12-11/ed-1/seq-7/

یہ خبر بعینہٖ مندرجہ ذیل دیگر اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی۔

1-Corvallis gazette., November 13, 1903, P-1
https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn93051660/1903-11-13/ed-1/seq-1/

2-Dakota farmers' leader., November 13, 1903, P-6
https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn00065127/1903-11-13/ed-1/seq-6/

3- Wausau pilot., November 17, 1903, P-2
https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85040749/1903-11-17/ed-1/seq-2/

Journal Courier.

12.03.1904

There is a new "prophet" in India. The Hindoo's name is Mirza Ghelan Ahmad, head of a distinct set of Mohammedans, and he lives in the Punjab. In fine appearance, denunciation and prophecies he more than equals Dowie, but so far he does not seem to have developed the business sense of John Alexander. He lives humbly and only attracted official attention when he began to fortell the death of certain opponents. Mirza was "induced" to abandon this feature of his performance, as it contravened a section of the penal code. He is sixty-five years old and has about 10,000 followers.

امریکی ریاست Connecticut کے شہر New Haven سے شائع ہونے والے اخبار The Daily Morning Journal and Courier نے اپنی اشاعت مؤرخہ 12.03.1904 میں مختصر خبر شائع کی جس کی ابتداء ان الفاظ سے کی گئی ہے کہ ہندوستان میں ایک نیا نبی پیدا ہوا ہے جس کا نام مرزا غلام احمد ہے جو مسلمانوں کے ایک ممتاز فرقہ کا سربراہ ہے۔وہ اگرچہ ڈووی کا ہم پلہ ہے لیکن تاحال وہ اس جیسے کاروبار کا مالک نہیں لگتا۔ وہ قریباً 65 سال کا ہے اور اس کے دس ہزار متبعین ہیں۔اس کے ساتھ اس مباہلہ کا بھی مختصراً ذکر ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn84020358/1904-03-12/ed-1/seq-4/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=16&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=4

BROWNSVILLE DAILY HERALD.

18.05.1904

An Asiatic Dowie.

John Alexander Dowie,the Chicago "prophet," has his counterpart in India. Indeed, the Oriental product in some ways outdoes the man who, according to all accounts, has made a good thing out of it in Chicago. The Hindoo's name is Mirza Gheelan Ahmad, head of a distinct sect of Mohammedans, and he lives in the Punjaub. In fine appearance, denunciation and prophecies he more than equals Dowie, but so far he does not seem to have developed the sound business sense of John Alexander. He lives humbly and only attracted official attention when he began to foretell the death of certain opponents. Mirza was "induced" to abandon this feature of his performance, as it contravened a section of the penal code. He is 65 years old and has about 10,000 followers.

امریکہ کی ریاست ہوائی کے شہر Honolulu سے نکلنے والے اخبار Brownville Daily Herald کی اشاعت مؤرخہ 18.05.1904 میں شائع ہونے والی خبر کا عنوان

''ایک ایشیائی ڈووی''

لگایا گیا۔اس میں لکھا کہ شکاگو کے رسول ڈووی کا ہندوستان میں ایک مخالف پیدا ہوگیا ہے۔اس طرح سے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ڈوئی کا تقابل پیش کیا گیا۔تاہم یہ فرق واضح کیا گیا ہے کہ آپؑ نے ڈوئی کی طرح کاروبار نہیں کیا اور خاکساری سے رہتے ہیں۔نامکمل معلومات کی بنیاد پر آپؑ کو ہندو اور غلام کے بجائے گیلان لکھ کر مسلمانوں کے فرقہ کا سربراہ بتایا گیا ہے۔

یہ خبر The Pacific Commercial Advertiser کے بیس اپریل 1904ء کے اخبار میں بھی بعینہٖ شائع ہوئی ہے۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn86099906/1904-05-18/ed-1/seq-4/#date1=1789&index=19&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=1

The Pacific commercial advertiser. April 20, 1904, Page 2,
https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn85047084/1904-04-20/ed-1/seq-2/#date1=1789&index=18&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=1

THE WAXAHACHIE DAILY LIGHT

25.01.1909

BIOGRAPHICAL CALENDAR

January 25.

Seventy-two years ago one of the greatest modern religious leaders of India, Mirza Ghulam Ahmad, was born in Pujab, India. He died in Lahore, India, on May 26, 1908, after establishing a cult that spread all over India and found many devotees among the lovers of the occult and mysterious in England and the United States. He claimed to be the Messiah which Mohammed said would come to his people. He was a man of wide learning and edited a magazine evidencing much scholarship, in which he defended his own particular variety of the Moslem faith and bitterly and maliciously attacked christianity and its missionaries in India.

The Mirza came to the notice of Americans a few years ago by challenging John Alexander Dowie to a praying test. Each was to pray that the one who was an impostor should die first. When Dowie avoided him, the Mirza predicted that he would perish miserably, and when the pretended successor of Elijah died deserted by his family and former supporters, he regarded that as a noted fulfillment of his prophecy.

He advocated peace and toleration and had gone to Lahore a few days before his death to arrange for the establishment of a society to promote harmony and union between Hindus and Mohammedans.

امریکہ کی جنوبی ریاست ٹیکساس کے شہر Waxahachie سے شائع ہونے والے اخبار The Waxahachie Daily Light کے شمارہ مؤرخہ 25.01.1909 میں (یعنی حضورؑ کی وفات کے قریباً آٹھ ماہ بعد) ایک جامع خبر شائع ہوئی جس میں بتایا گیا کہ آج سے 72 برس قبل ہندوستان کے ایک عظیم مذہبی رہنما مرزا غلام احمد کی پنجاب میں پیدائش ہوئی تھی۔ جن کی وفات گزشتہ سال 26 مئی کو سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ایک فرقہ کے قیام کے بعد ہوئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ وہی مسیح ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کی تھی۔ اس شخص کا مطالعہ بہت وسیع تھا اور ایک رسالہ کا بھی ایڈیٹر تھا جس کے ذریعہ اپنے عقائد کا دفاع اور عیسائیت نیز انڈیا میں اس کے منّادوں پر بڑی کڑی تنقید کرتا تھا۔

امریکہ میں لوگوں کو مرزا غلام احمدؑ کا تعارف چند سال قبل جان الیگزینڈر ڈووی کو دیئے جانے والے چیلنج کے ذریعہ ہوا جس کے مطابق دونوں نے یہ دعا کرنا تھی کہ ان میں سے جو جھوٹا اور فریبی ہے، وہ پہلے ہلاک ہوجائے۔ جب ڈووی نے اسے نظر انداز کیا تو مرزا نے پیشگوئی کی کہ اب وہ بری طرح ہلاک کیا جائے گا۔ جب ایلیا کا ریاکار جانشین (یعنی ڈووی) اس حالت میں مر گیا کہ اسے اس کے اہل خانہ اور ابتدائی ساتھی تک چھوڑ کر جا چکے تھے تو اس (مرزا غلام احمدؑ) نے اسے اپنی پیشگوئی کے پورا ہونے کا نشان قرار دیا۔

وہ (یعنی مرزا صاحب) امن اور برداشت کا پرچار کرتے رہے اور اپنی وفات سے چند دن پہلے لاہور اسی مقصد کے لئے گئے تھے کہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک سوسائٹی بنائی جائے۔

یہی خبر جنوری 25 سن 1909ء کے اخبار The HATTIESBURG News جو ریاست Mississippi سے نکلتا ہے، میں بھی بعینہٖ شائع ہوئی۔

https://chroniclingamerica.loc.gov/lccn/sn86090369/1909-01-25/ed-1/seq-2/#date1=1789&sort=relevance&rows=20&words=Ahmad+Mirza&searchType=basic&sequence=0&index=8&state=&date2=1963&proxtext=mirza+ahmad&y=0&x=0&dateFilterType=yearRange&page=5

جلسہ سالانہ برطانیہ و جرمنی

2023ء

جلسہ سالانہ برطانیہ

28 تا 30 جولائی

بمقام حدیقۃ المہدی

جلسہ سالانہ جرمنی

یکم تا 3 ستمبر

بمقام Messe Stuttgart

منعقد ہوگا، ان شاءاللہ

احباب جماعت سے ان ہر دو جلسوں کے کامیاب انعقاد کے لیے درخواستِ دعا ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ جرمنی)

اس شجرِ خلافت کے گھنے سائے میں جو ہو

مجھ کو مرے آقا کی جھلک ایک دکھا دے
پیاسا ہوں مری پیاس خدارا تُو بجھا دے

اے دوست تو دربارِ خلافت میں لیے چل
اُس ماہِ جہاں تاب سے تُو مجھ کو ملا دے

مَیں بھی ہوں اسی حُسن وفا کیش کا عاشق
”دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے“

یہ ایک حقیقت ہے دعا ہے وہ سراپا
میری بھی تمنا ہے کہ وہ مجھ کو دعا دے

جتنے بھی ہیں سب کام سنور جائیں گے میرے
اک نگہِ کرم وہ جو مری سمت اٹھا دے

جاتا ہی نہیں خالی کوئی بزم سے اُس کی
ہر ایک کو وہ تحفۂ صد مہر و وفا دے

اس مہ کا دل و سینہ ہے چاہت کا خزینہ
آدابِ محبّت وہ جہاں بھر کو سکھا دے

وہ بولے تو عرفان کے بہنے لگیں جھرنے
لکھے تو جواہرات وہ کاغذ پہ سجا دے

اس شجرِ خلافت کے گھنے سائے میں جو ہو
ہر اِک کو یہ اثمارِ گُلِ صدق و صفا دے

سرسبز اسے تا بہ ابد رکھ مرے مولا
سیراب اسے کرنے کو تو آبِ بقا دے

(مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب)

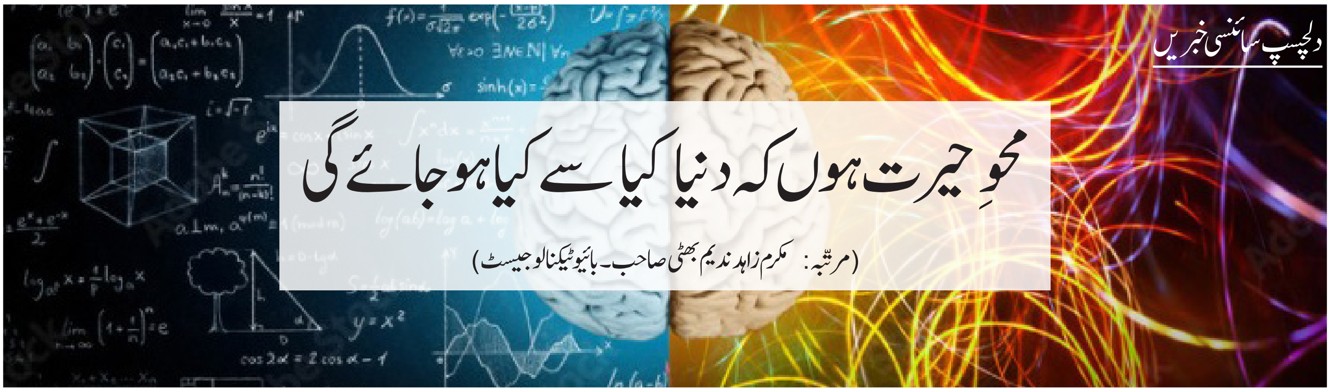

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجسٹ)

براعظم انٹارکٹکا میں زندگی کے آثار

براعظم انٹارکٹکا پر انتہائی کم درجہ حرارت کی وجہ سے بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں زندگی کی نمو اور افزائش ممکن نہیں لیکن حال ہی میں سائنسدانوں نے انٹارکٹکا کے ایک جزیرہ (Rose Island) پر ایک آتش فشاں دریافت کیا ہے۔ اس آتش فشاں کی وجہ سے اس کے اردگرد برف کی تہہ کے نیچے غاریں دریافت ہوئی ہیں جن میں درجہ حرارت اس قدر معتدل ہے کہ آپ ٹی شرٹ پہن سکتے ہیں۔ مٹی کے تجزیے سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہاں کائی، وائرس اور بیکٹیریا کی صورت میں زندگی موجود ہے۔ زندگی کی مزید پیچیدہ اقسام کی تلاش کے لیے تحقیق جاری ہے۔[1]

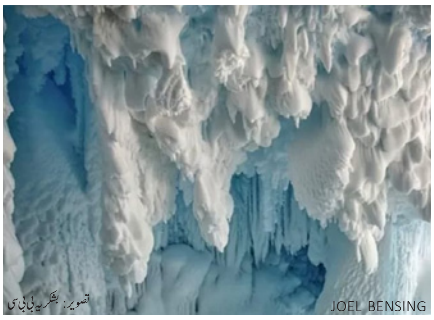

ہوا اور سورج سے بجلی پیدا کرنے کے ریکارڈ

ایک حالیہ جائزے کے مطابق، یوکرائن میں جنگ چھڑ جانے کے بعد، مارچ سے ستمبر تک یورپ میں ہوا اور سورج کی روشنی سے بجلی پیدا کرنے کے نئے ریکارڈ بن رہے ہیں۔ یورپین یونین میں اس عرصے کے درمیان بجلی کی کل پیداوار 24 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ جرمنی میں اس عرصے میں ہوا اور سورج سے بجلی پیدا کرنے کا نیا ریکارڈ بن چکا ہے۔ جرمنی بھر میں گزشتہ تقریباً 6 ماہ کے دوران 104 ٹیراواٹ فی گھنٹہ بجلی پیدا کی گئی جو اس کی کل کھپت کا تیسرا حصہ اور ایک ریکارڈ ہے۔[2]

کینسر کے خلاف ویکسین متوقع

ترک نژاد طبی سائنسدانوں اوگور شاہین اور ان کی اہلیہ اوزلم توریجی نے ایک تازہ بیان میں کہا ہے کہ دنیا چند سال کے اندر موذی بیماری کینسر کے خلاف ویکسین کی ایجاد سے مستفید ہو سکے گی۔ اپنے ایک تازہ ترین انٹرویو میں دونوں سائنسدانوں کا کہنا تھا کہ کینسر کے خلیوں کو تباہ کرنے میں مدد کے لیے کووِڈ ویکسین ایم آر این اے کی ٹیکنالوجی کو دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس طریقہ کار سے تیار کی جانے والی ویکسین دنیا بھر کے کینسر کے مریضوں کے علاج کو ممکن بنا سکتی ہے۔[3]

آپس میں بات کرنے والی سمندری مخلوق

ایک سائنسدان نے سمندری مخلوق کی 53 ایسی اقسام کا پتا چلایا ہے جو ایک دوسرے سے 'بات' کرتی ہیں مگر ان کے بارے میں پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ وہ خاموش یا گونگی ہیں۔ محقق گیبریئل جارجوِچ کوہن کا خیال ہے کہ یہ سمندری مخلوق ہمیشہ سے ایک دوسرے کو پیغام بھیجتی تھیں مگر انسانوں نے اسے سننے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ گیبریئل نے مائیکروفون کی مدد سے ان جانوروں کی آوازیں ریکارڈ کیں جو افزائش نسل کے لیے ملنا یا انڈے سے باہر آنا چاہتے تھے، ان میں کچھوے بھی شامل ہیں۔ اس تحقیق کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات کے بارے میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ ارتقا کے بارے میں ہمارے اب تک کے علم کو نئے سرے سے مرتب کر دیں گی۔[4]

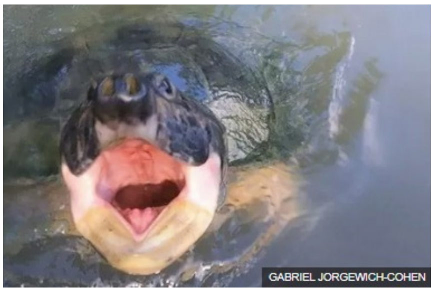

حوالہ جات:

1-https://www.bbc.com/news/science-environment-41202929

2-https://www.tagesschau.de/wirtschaft/konjunktur/strom-rekord-wind-sonne-kohle-gas-101.html

3-https://www.dw.com/ur/کینسر-کے-خلاف-ویکسین-دو-ہزار-تیس-تک-تیار-ہو-سکتی-ہے/a-63481293?platform=android&mobileApp=true

4-https://www.bbc.com/urdu/articles/cw0q7z9dvxzo

صفوان احمد ملک شعبہ تبلیغ جرمنی

جرمنی میں مساجد کے دروازے کھلے رکھنے کا دن

3/اکتوبر جرمنی کے لئے بڑی خصوصیت اور اہمیت کا حامل دن ہے۔ یہ دن دیوارِ برلن گرنے اور مغربی و مشرقی جرمنی کے دوبارہ اتحاد کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ہم احمدی بھی جذبہ حب الوطنی کے تحت اس دن اپنی مساجد میں دیگر اقوام و مذاہب کے مرد و خواتین کو مدعو کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کرانے، اپنی مساجد دکھانے اور اسلام کا روشن اور جاذبِ نظر چہرہ دکھانے کا موقع ملتا ہے۔

1997ء سے جماعت احمدیہ جرمنی بھی یہ دن منا رہی ہے، الحمدللہ۔ امسال جرمنی کی 53 مساجد اور 25 نماز سنٹرز میں یہ پروگرام منعقد ہوئے۔ آنے والی مہمان فیملیز کی دلچسپی کے لئے مختلف انتظامات کئے گئے لجنہ کی طرف سے بچیوں کے لئے خطّاطی اور ڈرائنگ کرنے کی چیزوں کا انتظام کیا گیا۔ بچوں کی کھیل کے لئے اہتمام کیا گیا اور بڑوں کے لئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے لئے خوبصورت انداز میں اسلام نمائش اور بک سٹالز لگائے گئے۔ نیز مہمانوں کے لئے ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ مجموعی طور پر امسال 5ہزار سے زائد مہمان ہماری مساجد میں تشریف لائے۔ صبح دس بجے تا شام چھ بجے ہماری مساجد و نماز سنٹرز میں مہمانوں کی آمد و رفت جاری رہی۔ اس کی موصولہ رپورٹس پیش خدمت ہیں:

Iserlohn

اس دن مسجد سلام Iserlohn میں دیگر مہمانوں کے علاوہ جناب Michael Scheffler صاحب تشریف لائے جو ہمارے شہر کے نائب میئر ہیں جن کا تعلق SPD پارٹی سے ہے۔ اسی طرح ممبر قومی اسمبلی جناب Paul Ziemiak صاحب جو سیاسی پارٹی CDU کے سابق جنرل سیکرٹری ہیں تشریف لائے۔

(رپورٹ: راشد محمود۔صدر جماعت)

Freinsheim

اس پروگرام کا دعوت نامہ ایک اخبار نے شائع کیا۔ اس دن دیگر 80 مہمانوں کے علاوہ مقامی لارڈ میئر جناب Mathias Weber اور ممبر صوبائی اسمبلی Christop Spies صاحب ہماری مسجد میں تشریف لائے جنہیں اسلام احمدیت کا تعارف کروانے کی توفیق ملی۔ (رپورٹ: ناصر احمد۔صدر جماعت)

Trier

جب ہم اس پروگرام کی تشہیر کے لئے دعوت نامے تقسیم کر رہے تھے اور شہر میں پوسٹر لگا رہے تھے تو بھی بہت سے لوگوں کے مثبت تاثرات اور بیانات سننے کو ملے۔ کوئی کہتا کہ آپ تو وہی احمدی لوگ ہیں جن سے میں نے بک سٹال سے قرآن کریم لیا تھا۔ کوئی کہتا کاش عیسائی بھی اپنے مذہب کے لئے اس قدر محنت کرتے، بعض سیاحوں نے حیرانی کا اظہار کیا کہ Trier میں بھی احمدیہ

جماعت ہے؟ ان کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں جماعت احمدیہ کا اچھا تعارف تھا۔ الحمدللہ ہمارا پروگرام بہت اچھا رہا۔ مہمان اپنے ساتھ لٹریچر وغیرہ لے کر گئے۔

(رپورٹ: افتخار احمد صاحب صدر جماعت)

لوکل امارت Mörfelden Walldorf

اس مرتبہ ہمارے شہر کے میگزین نے ہمارے پروگرام کا ذکر کیا تھا۔ آنے والے معزز مہمانوں کے لئے کیلیگرافی، تبلیغ بک سٹال اور ضیافت کا انتظام کیا گیا۔ انفرادی مہمانوں کے علاوہ گروپس میں بھی بعض تنظیموں کے نمائندگان تشریف لائے جن میں ایک سرکاری محکمہ کے 10 افراد قابل ذکر ہیں جو نماز ظہر کے وقت وفد کی صورت تشریف لائے۔ ان کے علاوہ گرین پارٹی کے ایک سیاسی راہنما جناب Pons Jürgen صاحب اور پروٹیسٹنٹ فرقے کے چرچ کی طرف سے پادری Mühl صاحب تشریف لائے۔ اسی طرح FNP اخبار کے نمائندہ بھی تشریف لائے جنھوں نے مکرم مدبّر خان صاحب اور خاکسار کا انٹرویو لیا جو بعدازاں شائع ہوا۔

(رپورٹ: عطاء القدوس چغتائی لوکل سیکرٹری تبلیغ)

Hannover

اس سال مسجد سمیع میں 90 سے زائد مہمان تشریف لائے۔ بعض سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین بھی تشریف لائے جن میں سے محترمہ Thela Wernstedt صاحبہ جن کا تعلق SPD سے ہے قابل ذکر ہیں موصوفہ ریاستی پارلیمان کی امیدوار بھی ہیں۔ ہنوفر کے اخبار HAZ کے نمائندہ تشریف لائے جنھوں نے اگلے روز اپنی اخبار میں ہمارے اس پروگرام کے متعلق آرٹیکل لکھا۔ امسال بھی مہمانوں نے مختلف سوالات کئے۔

ایک اخبار Hannover Allgemeine کے رپورٹر جناب Patricia Oswald-Kipper نے اپنی اسی روز شام کی آن لائن اشاعت میں ہنوفر مسجد کا تعارف اور آنے والے معزز مہمانوں کے تاثرات کچھ اس طرح بیان کئے کہ سمیع مسجد ہنوفر شہر کے رہائشی علاقے سے باہر ہے۔ تقریباً دو سال سے یہاں مکرم جواد احمد صاحب بطور امام مسجد خدمت کر رہے ہیں۔ اخبار نے مسجد میں ہونے والے مختلف پروگراموں کی تفصیل بھی لکھی۔

27 سالہ ایک جرمن جناب Kathleen Knüppe تشریف لائے انہوں نے کہا کہ مجھے ہمیشہ آپ کی مسجد کا گنبد اور مینار اپنی طرز تعمیر کی وجہ سے اپنی طرف متوجہ کرتا تھا آپ کا دعوت نامہ ملا تو مجھے خوشی ہوئی کہ آج اندر سے بھی مسجد کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔

Garbsen سے تعلق رکھنے والے Marcel اور Sabine Israng بھی مسجد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ یہ مہمان آج سے 14 سال قبل مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی موجود تھے۔ مقامی مربی سلسلہ اس دن مسجد میں آنے والے مہمانوں کو مسجد اور اسلام کا تعارف کرواتے رہے۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کی مساجد میں عورتیں اور مرد علیحدہ علیحدہ نماز کیوں ادا کرتے ہیں؟ (عارف احمد خان۔ سیکرٹری تبلیغ)

Schlüchtern

3 / اکتوبر کو مقامی سیاسی پارٹی Bündnis90/ Grüne سے ایک خاتون سیاستدان اور ایک سابق خاتون سیاستدان تشریف لائیں۔ مہمانوں کے عمومی تاثرات دلچسپی اور شکر گزاری کے تھے مہمانوں کو اسلام احمدیت کی بنیادی تعلیمات کے متعلق بتایا گیا۔

(کامران بٹ۔ سیکرٹری تبلیغ)

Delmenhorst

اس پروگرام میں FDP پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین جناب Klaus Fischer تشریف لائے۔ وہ ہمارے جماعت کے پرانے دوست ہیں اور اس پروگرام میں شامل ہو کر وہ بہت خوش نظر آرہے تھے۔

(وسیم احمد۔ سیکرٹری تبلیغ)

Reutlingen

ایک لمبے عرصے بعد یہاں Open Mosque Day منایا گیا ہے۔ اس پروگرام کے لئے اشتہارات تقسیم کیے گئے علاوہ ازیں Social-Media پر بھی مہم چلائی گئی اور مقامی سیاستدانوں سے رابطے کیے گئے۔ امسال ہمارے ہاں 60 جرمن مہمان تشریف لائے جن میں سے CDU, Michael Donth وفاقی اسمبلی کے ممبر اور مقامی چرچ کے نمائندہ بھی تشریف لائے موصوف نے بعد میں اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ہمارے پروگرام کا مثبت رنگ میں ذکر کیا۔ مقامی ٹیلی ویژن RTF 1 نے بھی ہمارے پروگرام کا ذکر کیا۔ جسے تقریباً 30000 لوگ دیکھتے ہیں۔ مقامی اخبار (Reutlinger General) میں بھی ہمارے پروگرام کا ذکر شائع ہوا۔

(مسعود گل۔ صدر جماعت)

لوکل امارت Hamburg

فضل عمر مسجد میں Open Mosque Day منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کی تیاری 6 ہفتے قبل شروع کی گئی اور تقریباً دس ہزار کی تعداد میں اس پروگرام کے دعوت نامے تقسیم کیے گئے اس کے علاوہ Social Media پر بھی اشتہار نشر کئے جاتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے گئے۔ اس دن 390 مہمان تشریف لائے، الحمدللہ۔

Elbe Wochenblatt اور Abendblatt Hamburger اخبارات نے اس پروگرام سے قبل ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ پھر RTL Nord اور NDR 90,3 نے بھی اسے نشر کیا۔ آنے والے معزز مہمانوں نے بہت سے سوالات کئے جن کے تسلّی بخش جوابات مربی صاحب نے دیئے۔

ایک مہمان نے کہا کہ انہیں نماز کو دیکھ کر بہت سکون ملا۔ ایک مہمان خاتون خدا کے وجود سے متاثر ہو کر کہنے لگی کہ وہ دنیا کے حالات کی وجہ سے ہر رات روتی ہے۔ اسے یہ اچھا لگا کہ اللہ جیسی ایک ہستی کے آگے انسان رو کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کیا جا سکتا ہے۔ ایک اور دہریہ جوڑے نے بتایا کہ آپ کی مسجد میں آکر بڑا سکون ملا ہے۔

(رپورٹ: داؤد احمد عطاء لوکل سیکرٹری تبلیغ)

باقی صفحہ 46 پر

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

رپورٹ: شعبہ تربیت جرمنی

جماعت احمدیہ ہر سال خصوصی طور پر ماہ ربیع الاوّل کے دوران جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کرتی ہے۔ ان جلسوں کا آغاز اس وقت جماعت احمدیہ نے کیا تھا جب ایک ہندو نے آنحضور ﷺ کے بارہ میں گستاخانہ کتاب لکھی اور غازی علم الدین صاحب نے حضور ﷺ کی غیرت میں اسے قتل کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ ایسی کتابوں کا اصل جواب یہ ہے کہ ہم آنحضور ﷺ کی سیرت کو کثرت کے ساتھ بیان کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اس کے لیے حضورؓ نے جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ اس وقت سے جماعت دنیا بھر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کرتی ہے اس سلسلہ کی ایک کڑی جماعت احمدیہ جرمنی میں ہونے والے جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ بھی ہیں۔

امسال بھی جرمنی بھر میں مختلف مقامات پر یہ جلسے منعقد کیے گئے جن کا آغاز قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت سے ہوا جن میں آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان ہوئی ہے اور آنحضور ﷺ کی مدح میں کہی گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی نظمیں پڑھی گئیں۔ اور مربیان سلسلہ نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرتے ہوئے ان جلسوں میں تقاریر کیں۔ بچوں نے بزرگانِ سلسلہ کا لکھا ہوا نعتیہ کلام ترانوں کی صورت میں پڑھا۔ ہر موقع پر حاضرین کی خدمت میں حسب حال شیرینی اور کھانا وغیرہ پیش کیا گیا۔ جرمنی کے مختلف شہروں میں ہونے والے ان جلسوں کی تفصیل جدول کی شکل میں پیش ہے۔

ریجن	جلسے	حاضری
Baden	6	631
Bayren	4	199
Hessen mitte	6	689
Hessen Nord	3	120
Hessen Süd	8	578
Hessen Süd West	3	343
Hessen Süd Ost	8	666
Niedernsachsen	5	494
Nordrhein	10	888
Reinlandpfalz	8	884
Sachsen Brandenburg	1	166
Schleswig-Holstein	5	543
Taunus	7	930
Westflen	12	866
Württemberg	13	1146
Total	99	9143

لوکل امارت	حاضری
Hamburg	700
Frankfurt	650
Offenbach	170
Dietzenbach	390
Riedstadt	307
Darmstadt	376
Rüsselsheim	666
Mannheim	302
Wiesbaden	584
Hanau	201
Total	4346

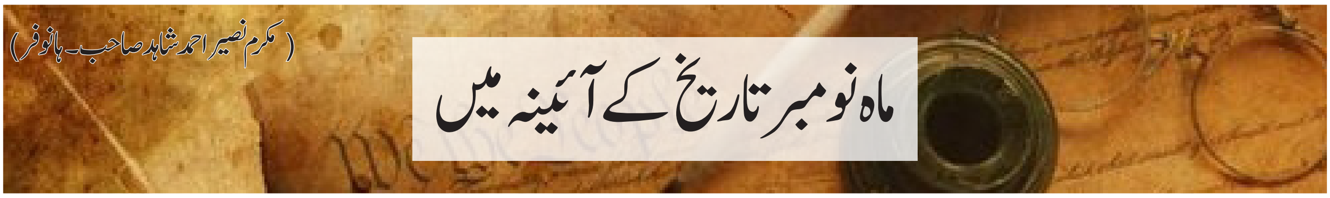

ماہ نومبر تاریخ کے آئینہ میں

(مکرم نصیر احمد شاہد صاحب۔ہانوفر)

یکم نومبر:

1952ء: امریکہ نے دنیا کے پہلے ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا۔

2 نومبر:

1917ء: بالفور اعلامیہ میں طے پایا کہ یہودیوں کے لئے فلسطین میں ایک نیا ملک بنے گا۔

1930ء: ہیل سلاسی ایتھوپیا کے شہنشاہ بنے۔

1936ء: بی بی سی نے اپنی ٹیلیویژن سروسز کا آغاز کیا۔

3 نومبر:

1964ء: واشنگٹن ڈی سی کے رہائشیوں کو صدارتی انتخاب میں ووٹ کا حق ملا۔

4 نومبر:

1920ء: امریکہ اور کینیڈا کے درمیان ایئر میل سروسز کا آغاز ہوا۔

1956ء: سوویت یونین کی افواج نے ہنگری میں سوویت قبضہ کے خلاف مظاہرے کچل دیئے۔

5 نومبر:

1996ء: اسکندریہ کی قدیم بندرگاہ دریافت کرلی گئی۔

2006ء: سابق عراقی صدر صدام حسین کو سزائے موت سنائی۔

6 نومبر:

1999ء: آسٹریلوی عوام نے ووٹ دیا کہ وہ جمہوریہ نہیں بنیں گے بلکہ ملکہ برطانیہ ہی ان کی ملکہ رہیں گی۔

7 نومبر:

1956ء: اتحادی افواج نے نہر سویز کا انتظام سنبھال لیا۔

8 نومبر:

1960ء: جان کینیڈی USA کے 35ویں صدر منتخب۔

9 نومبر:

1921ء: البرٹ آئین سٹائن کو فزکس کا نوبل پرائز دیا گیا۔

1989ء: دیوار برلن گرا دی گئی مشرقی اور مغربی برلن کے لوگوں کو شہر کے دونوں حصوں میں آنے جانے کی آزادی مل گئی۔

10 نومبر:

1951ء: امریکہ میں بین الاقوامی بندرگاہی ڈائریکٹ ڈائل ٹیلی فون سروسز کا آغاز ہوا۔

11 نومبر:

1965ء: رہوڈیشیا (زمبابوے) کی برطانیہ سے آزادی۔

1989ء: فورڈ موٹر کمپنی نے جیگوار موٹرز کو خرید لیا۔

12 نومبر:

1927ء: جوزف اسٹالن نے سوویت یونین کا مکمل اقتدار سنبھالا۔

13 نومبر:

1971ء: Marine 9 ربوٹ مریخ پر پہنچ گیا۔

14 نومبر:

1994ء: یورپ اور برطانیہ کے درمیان ریل سروس یورو اسٹار کا آغاز۔

15 نومبر:

1926ء: امریکی ریڈیو اور ٹیلیویژن نیٹ ورک نیشنل براڈ کاسٹنگ کمپنی کا آغاز ہوا۔

16 نومبر:

1988ء: بینظیر بھٹو پاکستان کی وزیراعظم بن گئیں وہ عالم اسلام کی پہلی خاتون وزیراعظم تھیں۔

17 نومبر:

1950ء: 15 سالہ Tenzin Gyatso چودھویں دلائی لامہ بن گئے۔

18 نومبر:

1922ء: مسولینی نے اٹلی میں اقتدار سنبھال لیا۔

19 نومبر:

1969ء: اپالو Apollo 12 چاند پر پہنچ گیا۔

20 نومبر:

1945ء: دوسری جنگ عظیم کے بعد نیورمبرگ ٹرائلز کا آغاز ہوا۔

22 نومبر:

1963ء: امریکی صدر جان کینیڈی کو قتل کر دیا گیا۔

1986ء: مائیک ٹائی سن (Mike Tyson) تاریخ کے کم عمر باکسنگ ہیوی ویٹ چیمپئن بن گئے۔

23 نومبر:

1935ء: اٹلی نے فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

25 نومبر:

1987ء: پانچویں درجہ کا سمندری طوفان سپر ٹائی فون (Taifun Nina) فلپائن کے ساحلوں سے ٹکرا گیا۔

26 نومبر:

2008ء: بھارت کے شہر ممبئی میں دہشت گردانہ حملہ۔

27 نومبر:

1975ء: گنیز بک آف ریکارڈز کے شریک بانی اور ایڈیٹر Ross McWhirter کا قتل۔

28 نومبر:

1990ء: Margaret Thatcher برطانوی وزیراعظم مستعفی ہوگئیں جنہیں آہنی خاتون کا بھی لقب دیا گیا۔

30 نومبر:

1948ء: جنرل موٹرز نے آسٹریلیا میں ہولڈن کارز بنانے کا آغاز کر دیا۔

30 نومبر:

1966ء: بارباڈوس نے برطانیہ سے آزادی حاصل کرلی۔

مرسلہ: صفوان احمد ملک شعبہ تبلیغ جرمنی

جرمنی میں منعقد ہونے والی
اسلام وقرآن نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تبلیغ جرمنی کو جرمن قوم میں مختلف ذرائع سے اسلام احمدیت کا پیغام پھیلانے کی توفیق مل رہی ہے اُن میں سے ایک ذریعہ اسلام وقرآن نمائش بھی ہے گزشتہ چند ماہ کے دوران منعقد ہونے والی نمائشوں کی رپورٹ بغرض دعا قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

Eppertshausen

ہماری جماعت کو ایک بار پھر چار روزہ اسلام وقرآن نمائش لگانے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔

اس چار روزہ نمائش کا افتتاح مورخہ 9/اگست 2202ء کو ہوا۔ مکرم وجاہت احمد صاحب مربی سلسلہ نے تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد نمائش کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس روز اخبار Offenbacher Post کے نمائندہ نے نمائش دیکھی اور محترم مربی صاحب کا انٹرویو لیا۔ اس اخبار نے اپنی 12 اگست 2202ء کی اشاعت میں ایک تفصیلی خبر بھی شائع کی۔

شام کے وقت تین ایسے مہمان تشریف لائے جنہوں نے تقریباً ایک گھنٹہ نمائش گاہ میں گزارا اور مربی صاحب سے معلومات حاصل کیں۔ ان میں سے ایک مہمان نے خود کو پناہ گزینوں کی مدد کے لئے وقف کیا ہوا تھا اور ایسے لوگوں کی تلاش میں تھا جو اسلام کے بارہ میں صحیح راہنمائی کرسکیں۔

(رپورٹ: صباح الدین۔ سیکرٹری تبلیغ)

Stockstadt

مؤرخہ 23 جولائی 2022ء کو جماعت Stockstadt کو جرمنی کے شہر Gernsheim میں ایک روزہ اسلام نمائش منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ صبح ساڑھے سات بجے مکرم سہیل ریاض صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ کی نگرانی میں مقامی اطفال، خدام اور انصار کی مدد سے نمائش گاہ کو صبح 9 بجے تک زائرین کے لئے تیار کرلیا گیا۔ اس دن 2 پادریوں سمیت آٹھ جرمن احباب وخواتین نے نمائش کو دیکھا جنہیں مربی صاحب نے اسلام احمدیت کا تعارف کروایا اور سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ نمائش میں آنے والے مہمانوں کے لیے ضیافت کا انتظام لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔

(رپورٹ: مکرم میاں اعجاز احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ)

Groß Umstadt

ستمبر کا آخری ہفتہ اس علاقے میں ثقافتی ہفتہ کے طور پر منایا جاتا ہے اس موقع کی مناسبت سے شہری انتظامیہ کے تعاون سے ہماری جماعت کو ان ایام میں دو تبلیغی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مؤرخہ 26 ستمبر تا 30 ستمبر تک پانچ روزہ اسلام نمائش اور مؤرخہ 29 ستمبر 2022ء کو اسی جگہ پر کونسل آف ریلیجن شہر باد کوئنگ کے تعاون کے ساتھ ایک مذاکرہ بعنوان ''بین المذاہب رواداری'' منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نمائش کو ایک سو سے زائد جرمن مہمانوں

نے دیکھا۔جنہیں ڈیوٹی پر موجود خدام نے اسلام احمدیت کا تعارف کروایا اور لٹریچر فراہم کیا۔

مذاکرہ میں پروٹیسٹنٹ فرقے کی نمائندہ محترمہ Renate Köblerصاحبہ، کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والے پادری جناب Jan. Mäurer صاحب، آرتھوڈوکس چرچ سے تعلق رکھنے والے جناب Marios Nassos صاحب، اسلام کی نمائندگی میں جناب Abdulqadir Schabelصاحب، بدھ ازم کی طرف سے جناب Tung Huynh اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ نے شرکت کی۔ ایک گھنٹہ جاری رہنے والی اس دلچسپ گفتگو کو سننے کے لئے 60 افراد موجود تھے ان کے علاوہ مقامی میئر جناب Muhn صاحب ہمہ وقت موجود رہے۔

(رپورٹ: مکرم شیراز خان صاحب سیکرٹری تبلیغ)

Immenhausen

ہماری جماعت کو مؤرخہ 16 ستمبر 2022ء کو ایک روزہ اسلام نمائش لگانے کی توفیق ملی۔اس نمائش کی تشہیر کے لئے ممکنہ ذرائع کو استعمال کیا گیا۔نمائش سے ایک روز قبل مقامی اخبار HNA نے ہماری نمائش کے متعلق مضمون شائع کیا۔مقررہ تاریخ کو مقامی احباب جماعت نے نمائش لگانے میں مدد کی۔ ہماری اس نمائش کو 18 جرمن احباب نے وزٹ کیا ان کے علاوہ ہمارے شہر کے مقامی میئر اپنی اہلیہ کے ساتھ تشریف لائے۔ اسی طرح فائر بریگیڈ کے کارکنان، سکول ٹیچر اور اہل محلہ نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امن کا پیغام پوری دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ: مکرم طارق ادریس صاحب سیکرٹری تبلیغ)

جماعت Viersen

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی بار مؤرخہ 28 ستمبر سے 7/اکتوبر 2022ء تک 10 روزہ اسلام و قرآن نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ یہ نمائش مقامی میئر صاحب کی مدد سے ضلعی حکومتی دفاتروں کے داخلی دروازوں کے عین سامنے لگائی گئی۔ جہاں کثرت سے افسران اور عوام الناس کا گزر ہوتا ہے۔

اس نمائش کا افتتاح مقامی میئر محترمہ Sabine Anemüller صاحبہ نے کیا اس موقع پر دیگر افراد جماعت کے علاوہ مقامی مربی سلسلہ مکرم وفا محمد صاحب میئر صاحب کے ساتھ موجود تھے۔مقامی افراد جماعت کے علاوہ زائرین کو اسلام احمدیت کا صحیح رنگ میں تعارف کروانے کے لئے مکرم سہیل ریاض صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ بھی چند روز ہمارے ہاں قیام پذیر رہے۔

اللہ کے فضل سے تقریباً 130 ایسے مہمان تشریف لائے جنہوں نے اس نمائش میں دلچسپی لی اور سوالات کئے اس کے علاوہ تقریباً دو ہزار ایسے افراد تھے جنہوں نے ہماری نمائش کو گزرتے ہوئے چند منٹوں کے لئے ملاحظہ فرمایا۔ ہماری اس نمائش کو مختلف مذہب وملت سے تعلق رکھنے والے احباب نے وزٹ کیا جن میں سے فارسی، البانین، بیلجیئم، بنگالی اور جرمن لوگوں نے قرآن کریم کے تراجم کا مطالبہ کیا حتی المقدور مرکز کی مدد سے انہیں قرآن کریم کے تراجم بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔

اس نمائش کی افتتاحی تقریب کی تصاویر چند مقامی آن لائن اخباروں نے خبر کے ساتھ شائع کیں مجموعی طور پر چار اخباروں میں خبریں شائع ہوئیں جس کے ذریعہ ہزاروں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اخباروں کے نام درج ذیل ہیں:

Pressreader RP online, Meine Woche, Rheinscher Spiegel

اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر بھی اس نمائش کے چرچے رہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان و معاونین کو جزائے خیر سے نوازے جنہوں نے مسلسل دس دن کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔

(رپورٹ: مکرم ڈاکٹر غالب شیخ صاحب سیکرٹری تبلیغ)

Schwetzingen

جرمنی کے صوبہ Baden-Würrtemberg کے شہر Schwetzingen میں مؤرخہ 24 ستمبر تا 3 اکتوبر Interkulturelle Woche منایا گیا جس میں مختلف قسم کے پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے Schwetzingen جماعت کو اس پروگرام میں مورخہ 30 ستمبر تا 02 اکتوبر 2022ء AWO-Begegnungsstätte کے مقام پر قرآنِ مجید کی نمائش لگانے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔

Interkulturelle Woche کی افتتاحی تقریب میں مکرم نویل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے اسلام کا تعارف کروایا اور مکرمہ فائزہ سلمان صاحبہ کو لجنہ اماءاللہ کا تعارف پیش کرنے کا موقع ملا۔ پروگرام میں قرآن کریم کی نمائش کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے معلوماتی پوسٹر لگائے گئے۔ شامل ہونے والے مہمانان کو بذریعہ ویڈیو قرآنِ کریم کی تلاوت سنائی گئی۔ اس پروگرام میں 28 غیر از جماعت مہمانان کے علاوہ میڈیا سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل ہوئے جنہوں نے مختلف اخبارات اور ویب سائٹس پر اس پروگرام کی رپورٹنگ کی۔

سالانہ تقریب

طلبائے سابق ایسوسی ایشن جرمنی

(تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مؤرخہ 22 اکتوبر 2022ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ طلبائے سابق ایسوسی ایشن جرمنی کا سالانہ عشائیہ ہوا جس میں یوکے سے بھی محترم مبارک احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن کی قیادت میں 22 طلبائے سابق نے شرکت کی۔ اس سے قبل صبح کے وقت مختلف کھیلوں کے نمائشی مقابلے ہوئے۔ مغرب سے پہلے ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد بیت السبوح کے سپورٹس ہال میں عشائیہ کے انتظامات کئے گئے تھے۔ کھانے سے قبل محترم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں ایک تقریب ہوئی جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مختصر رپورٹ پیش کی گئی اور امیر صاحب کے صدارتی الفاظ کے بعد دعا ہوئی اور نہایت عمدگی سے تیار کیا گیا کھانا حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

(عبدالغفور ڈوگر، صدر ایسوسی ایشن جرمنی)

مکرم سیّد حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ
انچارج رشین ڈیسک جرمنی

روسی باشندوں میں تبلیغ اسلام

قادر مطلق خدا نے ازل سے ہی یہ مقدر کر چھوڑا تھا کہ مقصود کائنات، حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ذریعہ تکمیل دین اور تکمیل اشاعت دین آپ کے غلامِ صادق مسیح آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوگی۔ چنانچہ مسیح پاکؑ کی بعثت کے ساتھ ہی ایسے محیر العقول ذرائع ظہور پذیر ہونے لگے جن کا تصور بھی اس سے پہلے انسان نہیں کرسکتا تھا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسیح پاکؑ کو ایسے وسائل اور سلطانِ نصیر عطا فرمائے جو ان جدید ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر لحہ و ہر آن تکمیل اشاعت دین کا جھنڈا بلند سے بلندتر کرنے کے لیے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ انٹرنیٹ کی ایجاد کے ساتھ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کی بشارت کے نئے، انوکھے اور انمول مفاہیم روح کو گداز کئے دیتے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، توجہ اور راہنمائی کی برکت سے انٹرنیٹ کے ذریعہ ایسے ایسے علاقوں اور ملکوں میں بھی تکمیل اشاعت دین کا کام ہو رہا ہے جہاں اس راہ میں بہت سی روکیں حائل ہیں۔ اس سلسلہ میں نہایت اہم اور تاریخی پیش رَفت مختلف زبانوں میں مندرجہ ذیل ویب سائٹس اور سوشل میڈیا چینلز جاری کرنے کی صورت میں ہوئی ہے:

فارسی:

ویب سائٹ: www.ehlefars.com

فیس بک کا صفحہ: ahmadiyyaPersian

یوٹیوب چینل: پیام احمدیہ

آذربائیجانی:

ویب سائٹ: www.ahmadiyya-az.com

فیس بک کا صفحہ:

Əhmədiyyə Müsəlman Cəmiyyəti

یوکرینین:

ویب سائٹ: islamahmadiyya-ua.com

فیس بک کا صفحہ:

AhmadiyyaMuslimJamaatUkrain

یوٹیوب چینل:

Голос Ісламу Ахмадія (Voice of Islam Ahmadiyya)

رشین:

رشین زبان میں مرکزی سطح پر جماعت کی ویب سائیٹ، فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل اللہ کے فضل سے کام رہے ہیں۔ اب جرمنی سے Ахмадийская-Мусульманская-Община-Германии (Ahmadiyya Muslim Jama'at Germany) کے نام سے ایک نئے Facebook پیج اور Голос Ислама کے نام سے نئے Ахмадия Германия youtube چینل کا آغاز ہو رہا ہے۔

ازبک:

ازبک زبان میں مرکزی سطح پر جماعت کی ویب سائیٹ، فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل اللہ کے فضل سے کام کر رہے ہیں۔ اب جرمنی سے Аҳмадия-Мусулмон-Жамоати (Ahmadiyya Muslim Jama`at) کے نام سے ایک نئے Facebook پیج اور IslomAhmadiya Ovozi Germaniya کے نام سے نئے youtube چینل کا آغاز ہو رہا ہے۔

چینی:

چینی زبان میں مرکزی سطح پر جماعت کی ویب سائیٹ اللہ کے فضل سے کام کر رہی ہے۔ اب جرمنی سے ایک Facebook پیج کا آغاز ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے رشیا سے متعلق فرمایا کہ

''مَیں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں'' (تذکرہ صفحہ 691 ایڈیشن ہفتم)

الٰہی نوشتوں میں کسی علاقے، ملک اور سرزمین کا نام لے کر جس قدر پیشگوئیاں سرزمین رَشیا سے متعلق ہیں کسی اور ملک اور علاقہ سے متعلق نہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ تقریباً وہ سب کی سب پیشگوئیاں اس آخری زمانہ سے متعلق ہیں۔ خود حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق اسی سرزمین سے ہے اور آپ کی مندرجہ بالا پیشگوئی کے علاوہ بھی کئی پیشگوئیاں اس سرزمین سے متعلق ہیں۔ جن میں سے ''زار روس کا عصا میرے ہاتھوں میں دیا گیا'' بھی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتب اور اشتہارات بڑی کثرت کے ساتھ جن خاص ممالک اور علاقوں میں بھجوائے اور ان کا ذکر بھی اپنی تحریرات میں کیا ان میں بخارا کا بھی ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ آپ کی زندگی میں ہی ایک خوش قسمت حضرت حاجی احمد صاحب آف بخارا کو ایمان لانے کی توفیق ملی جن کا ذکر آپؑ نے 313 اصحاب کی مطبوعہ فہرست میں 52ویں نمبر پر درج کیا ہے۔ یہ مبارک سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے بعد، حضرت

خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مصلح موعودؓ کے دَور میں بھی جاری رہا۔حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دَور میں پہلے مبلغ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد روس و بخارا کو بھجوایا۔ آپ نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جو بے مثال قربانیاں دیں وہ قیامت تک سنہری حروف میں چمکتی دَمکتی رہیں گی۔ اس کے بعد ایک لمبا جابرانہ دَور ہے جس کا اختتام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کشف Friday the 10th کے مطابق بیسویں صدی کے اہم ترین واقعے دیوار برلن کے ٹوٹنے سے ہوا۔جس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ دیوار برلن رسولِ کریم ﷺ کے لیے توڑی گئی ہے۔سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد ان علاقوں میں جماعت کی فتوحات کے ایک نئے دَور کا آغاز ہوتا ہے۔خلفائے احمدیت کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے اس نئے دَور کی فتوحات کا بہت گہرا تعلق جرمنی کے ساتھ بھی ہے۔جس کا کچھ تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی 2008ء میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے افتتاح کے موقع پر خطاب میں یوں فرمایا:

''میری اس طرف توجہ ہوئی کہ حضرت مصلح موعودؓ کی یہ خواہش تھی کہ برلن (Berlin) میں مسجد تعمیر کی جائے اور وہ خواہش اللہ تعالیٰ نے اس سال پوری کر دی۔حضرت مصلح موعودؓ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کی تعمیر کے ساتھ ہمیں یہ امید ہے کہ روس کے جو ممالک ہیں یا روس ہے اس طرف ہماری تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور اس سال اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ برلن کی مسجد کا بھی افتتاح ہو گا اور اس سال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق بھی دے رہا ہے کہ جرمنی کی جماعت کو کہ یہاں جامعہ کا اجراء بھی ہو رہا ہے۔ اور یہ مبلغین جو تیار ہوں گے۔ یہ جرمن زبان جاننے والے بھی ہیں اور اردگرد کے ممالک سے بھی آئیں گے اور بعض اور ممالک کی زبانیں جاننے والے بھی۔ تو یہ لوگ پھر ان شاءاللہ تعالیٰ برلن کے راستے سے آگے روس جانے کے قابل بھی ہو سکتے ہیں اور ہوں گے۔ تو اس لحاظ سے بھی آپ کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ آپ نے ہمسایہ ملکوں کو، روس کو اور دوسرے ملکوں کو بھی فتح کرنا ہے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اس لحاظ سے خاص کوشش سے اس طرف توجہ کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ توارد ہے کہ مسجد کا بھی افتتاح ہو گا۔ اس سال ان شاءاللہ تعالیٰ جامعہ کا بھی افتتاح ہو گیا۔ مبلغین تیار ہوں گے جو ان شاءاللہ تعالیٰ یورپ میں اور روس کے ممالک میں پھیلنے والے ہوں گے''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 4 ستمبر 2008ء)

خلفائے احمدیت کی ان خواہشات، ارشادات اور پیشگوئیوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت تک اسٹونیا، لٹویا، لیتھوینیا، آذربائیجان، آرمینیا، جارجیا اور مالدوویا، سابق سوویت یونین کے ان سات ممالک میں جماعت احمدیہ جرمنی کو جماعت کا پودا لگانے، جماعت کی رجسٹریشن کرانے، مشن قائم کرنے، مبلغین کو بلانے وغیرہ کے بنیادی کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور سابق سوویت یونین کے دس ممالک میں جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل مبلغین مصروف عمل ہیں یا ان کی تقرری ہو چکی ہے اور وہ میدان عمل میں پہنچنے کی تیاری میں ہیں۔ امسال ایک ایسا نوجوان (سیّد رمیض احمد بخاری) بھی جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہوا ہے جس کی پیدائش رَشیا کے علاقہ میں ہوئی اور نویں جماعت تک رَشین سکولوں میں تعلیم حاصل کی۔ گویا اس کی پہلی زبان بھی رَشین ہے۔

ازبک زبان کے یوٹیوب چینل ''وائس آف اسلام احمدیہ جرمنی'' چینل کا آغاز 21 جولائی 2022ء کو کیا گیا تھا۔ اس پر پہلی ویڈیو 28 جولائی 2022ء کو اَپ لوڈ کی گئی تھی۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 23 ویڈیوز اس یوٹیوب چینل پر لگائی جاچکی ہیں۔ اس چینل کے آغاز کے بعد ابتدائی دو ماہ کے قلیل عرصہ میں 324 لوگ ہمارے چینل کو سبسکرائب کر چکے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں کمینٹس بھی آچکے ہیں۔ اس طرح اب تک اس یوٹیوب چینل کے ذریعہ 50 ہزار سے زائد لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور اس چینل پر آنے والے ازبک لوگوں کی تعداد میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ ہو رہا ہے، الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی کی تمام کارروائی کا ازبک زبان میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ اور خطابات کا بھی ازبک زبان میں رواں ترجمہ شروع کر دیا گیا ہے جو اس چینل پر ڈالے جا رہے ہیں۔ جس سے سینکڑوں افراد مستفید ہو رہے ہیں، الحمدللہ۔

اس چینل کے بارے میں آنے والے تبصروں میں بہت سے لغو اور بے بنیاد اعتراضات بھی کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتھ ساتھ اُن اعتراضات کے جوابات بھی دیئے جا رہے ہیں۔

پچھلے سال سے رَشین زبان یوٹیوب اور فیس بک کے ذریعہ تبلیغ و تعلیم کا کام جاری ہے اور اس ذریعہ سے خاص طور پر ان علاقوں میں تعلیم و تبلیغ کا کام ہو رہا ہے جہاں فی الحال بعض مجبوریوں اور احتیاطی ضرورتوں کے تحت عملی طور پر پہنچنا ممکن نہیں۔ اس وقت تک تیس ویڈیوز یوٹیوب پر موجود ہیں جبکہ مزید مواد ڈالا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ زیادہ فعّال کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ 2019ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بیس سے زائد افراد پر مشتمل میڈیا ٹیم کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اس ٹیم کے کاموں میں مواد کا انتخاب، اس کا رَشین ترجمہ کرنا، ترجمہ کی چیکنگ اور ٹیکنیکل سپورٹ شامل ہیں۔ الحمدللہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطبات و خطابات کے تراجم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح This Week with Huzur، ایم ٹی اے جرمنی کی طرف سے پیش کیا جانے والا پروگرام "بچوں کی دنیا" اور اسی طرح مختلف دستاویزی پروگرام کا رَشین ترجمہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رَشیا اور دیگر ریاستوں کی طرف جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل مربیان کو بھجوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مربیان کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سالانہ امتحانات حفظ القرآن کلاس جرمنی

زیر انتظام شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی جرمنی

تعارف حفظ القرآن کلاس جرمنی

حفظ القرآن کلاس جرمنی کا آغاز 2017ء میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت 67 طلباء تقریباً 60 اساتذہ کی مدد سے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ متعدد مربیان سلسلہ اور حفاظ کرام بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں انتظامیہ حفظ القرآن کلاس کے ممبران کی تعداد 12 ہے۔

حفظ القرآن کلاس جرمنی میں بچے اپنی اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کی توفیق پا رہے ہیں جن کے لئے پانچ سال کا ہدف رکھا گیا ہے۔ امسال حفظ القرآن کلاس کے سالانہ امتحانات مؤرخہ 30 جولائی تا 02 اگست 2022ء بمقام جامعہ احمدیہ جرمنی منعقد کئے گئے۔ کل 51 طلباء شامل ہوئے بعض سے آن لائن بھی امتحان لیا گیا۔ اس دوران انتظامیہ کے 11 ممبران کے علاوہ 15 معاونین نے بھی خدمت کی توفیق پائی۔

مؤرخہ 30 اکتوبر 2022ء کو شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی جماعت جرمنی کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں بہترین کارکردگی دکھانے والے بچوں کو انعامات و اسناد دی گئیں۔

ان تمام انتظامات کو احسن طور پر کرنے کے لئے لوکل امارت Riedstadt کے احباب جماعت خصوصاً صدر صاحب حلقہ Godelau Nord اور ان کی ٹیم نے بہت اخلاص سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس طرح مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے جملہ انتظامات کے لئے ہماری مدد فرمائی، جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (لئیق احمد۔ انچارج حفظ القرآن کلاس جرمنی)

اعلان داخلہ حفظ القرآن کلاس جرمنی

اگست 2023ء میں آنے والی نئی کلاس کے داخلہ جات فروری 2023ء میں ہوں گے۔ اس کے لئے آن لائن رجسٹریشن کی آخری تاریخ 31 جنوری 2023 ہے۔ رجسٹریشن مندرجہ ذیل لنک کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

https://taleem-ul-quran.de/quran/hifz-ul-quran-klassen/

داخلہ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

بچے کی عمر کم از کم 8 سال اور زیادہ سے زیادہ 11 سال ہو۔ قرآن مجید کا دور کم از کم ایک دفعہ مکمل کر لیا ہو۔ تلفظ، ادائیگی اور لحن درست ہو۔ عمومی صحت اچھی ہو

حفظ القرآن کلاس جرمنی میں مقررہ داخلہ ٹیسٹ پاس کرنا ضروری شرط ہے۔

حفظ القرآن کلاس جرمنی کے سالانہ امتحانات 2022ء کے مناظر

تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں جماعت احمدیہ جرمنی کا اعزاز برقرار

الحمدللہ امسال بھی جماعت احمدیہ جرمنی کو پوری دنیا میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنی پہلی پوزیشن قائم رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس کا اعلان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 4 نومبر 2022ء کے خطبہ میں فرمایا:

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادائیگی کے لحاظ سے جماعت جرمنی کی لوکل امارتوں کا بھی علی الترتیب ذکر فرمایا:

1	Hambrug	6	Riedstadt
2	Frankfurt	7	Mörfelden
3	Gross-Gerau	8	Rüsselsheim
4	Wiesbaden	9	Darmstadt
5	Dietzenbach	10	Mannheim

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے زیادہ ادائیگی کرنے والی پہلی دس جماعتوں کے نام بھی بیان فرمائے:

1	Rödermark	6	Flörsheim
2	Rodgau	7	Neuss
3	Mahdiabad	8	Pinneberg
4	Nidda	9	Osnabrück
5	Köln	10	Friedberg

یاد رہے کہ امسال تحریک جدید کے لئے قربانی کرنے والے جماعت جرمنی کے مجاہدین کی تعداد

48,861	اڑتالیس ہزار آٹھ سو اکسٹھ

رہی اور کل وصولی (یورو)

36,78,131.83	چھتیس لاکھ اٹھہتر ہزار ایک سو اکتیس

جماعت احمدیہ جرمنی کی اس شاندار کارکردگی کے لئے شعبہ تحریک جدید جرمنی کے تمام کارکنان، لوکل امراء، صدران جماعت اور جملہ شاملین خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اسی طرح دعا ہے کہ پیارے آقا نے خطبہ جمعہ میں مالی قربانی کا جو مضمون بیان فرمایا، اس کی روح کو سمجھتے ہوئے آئندہ بھی اس اعزاز کو برقرار رکھنے والے ہوں، آمین۔

رپورٹ: فیروز ادیب اکمل۔ مربی سلسلہ

فرانکفرٹ میں
میلہ کتب Buchmesse

امسال مؤرخہ 19 اکتوبر تا 23 اکتوبر 2022ء فرانکفرٹ جرمنی میں 74واں میلہ کتب Frankfurt Buchmesse منعقد ہوا۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا میلہ کتب ہے جس کی تاریخ پانچ سو سال پرانی ہے۔ جماعتِ احمدیہ اس میلہ میں "Verlag Der Islam" کے نام سے سٹال لگا کر شرکت کرتی ہے۔ اس مرتبہ میلہ کتب میں جماعتِ احمدیہ کی شرکت کے 50 سال بھی مکمل ہوئے۔ مؤرخہ 22 اکتوبر 2022ء کو انتظامیہ کی جانب سے Frau Vladka Kupska نے اعزازی سند سے بھی نوازا جسے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب سیکرٹری اشاعت وتصنیف جرمنی نے جماعت کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے وصول کیا۔ اس سے قبل 1997ء میں جماعت احمدیہ کے اس میلہ میں شرکت کے 25 سال ہونے پر بھی سند دی گئی تھی۔

اس مرتبہ ''گیسٹ آف آنر'' کے طور پر سپین کی طرف سے King Felipe IV اور Queen Letizia مدعو تھے جبکہ کمپنیوں سے منسلک زائرین 93,000 اور 87,000 دیگر ادبی ذوق رکھنے والے زائرین نے شرکت کی۔ یہ تعداد پچھلے میلہ کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ یوکرین کے صدر President Zelenskyy نے بھی اپنے ایک ویڈیو پیغام کے ذریعہ شرکت کی جس میں کتب اور شخصی آزادی کو فروغ دینے کی اپیل کی۔ اس طرح ایران کی موجودہ صورتحال اور یوکرین روسی تنازعات جیسے موضوعات لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ پہلے تین دن مختلف اشاعتی اداروں، کتب فروشوں، دانشوروں اور صحافیوں سے تبادلہ خیال کے لئے میٹنگز جاری رہیں جبکہ آخری دو دن عام زائرین کو آنے کی دعوت دی گئی۔

میلہ کتب میں جماعت جرمنی کو غیر مسلم افراد سے وسیع روابط قائم کرنے کا موقع ملتا رہا۔ ہزاروں افراد جماعتی سٹال "Verlag Der Islam" پر آئے جن کو مختلف قسم کے تبلیغی پمفلٹ اور لٹریچر فراہم کیا گیا۔ مہمانوں کے لئے اردو اور عربی میں خطاطی کا بھی انتظام تھا جس نے مہمانوں کی کثیر تعداد کو اپنی طرف کھینچا۔ بک فیئر کے بعد کئے گئے روابط پر مزید کام ہوتا ہے اور اس ذریعہ سے جماعتی کتب ولٹریچر کو وسیع پیمانہ پر پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

میلہ کتب کے دوران جماعتی سٹال پر وقتاً فوقتاً مختلف پروگرامز بھی رکھے گئے۔ مؤرخہ 22 اکتوبر 2022ء جماعتی ڈسکشن کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ اور مکرم سعید عارف صاحب مربی سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب "Welt aus den Fugen" یعنی (دنیا تباہی کے دہانے پر) کے اہم نکات پیش کیے جبکہ اگلے روز مکرم عبدالمنان واگس ہاؤزر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''اسلام کا اقتصادی نظام'' کا تعارف پیش کیا اور اسلام کے بتائے ہوئے سنہری اصولوں پر روشنی ڈالی۔ دونوں پروگراموں کو یوٹیوب پر براہِ راست نشر بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے کی جانے والی ان مساعی کو ثمر آور بنائے، آمین۔

وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں

مشتاق احمد یوسفی

مشتاق احمد یوسفی از منتخباتِ یوسفی

یادش بخیر! میں نے 1945ء میں جب قبلہ کو پہلے پہل دیکھا تو ان کا حُلیہ ایسا ہوگیا تھا جیسا اب میرا ہے۔ لیکن ذکر ہمارے یارِطرح دار بشارت علی فاروقی کے خسر کا ہے، لہٰذا تعارف کچھ انہی کی زبان سے اچھا معلوم ہوگا۔ہم نے بارہا سنا، آپ بھی سنیے۔

''وہ ہمیشہ سے میرے کچھ نہ کچھ لگتے تھے۔جس زمانے میں میرے خسر نہیں بنے تھے تو پھوپا ہوا کرتے تھے۔ اور پھوپا بننے سے پہلے میں انہیں چچا حضور کہا کرتا تھا۔ اس سے پہلے بھی یقیناً وہ کچھ اور لگتے ہوں گے، مگر اس وقت مَیں نے بولنا شروع نہیں کیا تھا۔ ہمارے ہاں مرادآباد اور کانپور میں رشتے ناتے اُبلی ہوئی سویوں کی طرح اُلجھے اور پیچ دَر پیچ گتھے ہوتے ہیں۔ ایسا جلالی، ایسا مغلوب الغضب آدمی زندگی میں نہیں دیکھا۔ بارے ان کا انتقال ہوا تو میری عمر آدھی ادھر، آدھی ادھر، چالیس کے لگ بھگ تو ہوگی۔ لیکن صاحب! جیسی دہشت ان کی آنکھیں دیکھ کر چھٹپن میں ہوتی تھی، ویسی ہی نہ صرف ان کے آخری دم تک رہی، بلکہ میرے آخری دم تک بھی رہے گی۔ بڑی بڑی آنکھیں اپنے ساکٹ سے نکلی پڑتی تھیں۔ لال سرخ۔ ایسی ویسی؟ بالکل خون کبوتر! لگتا تھا بڑی بڑی پتلیوں کے گرد لال ڈوروں سے ابھی خون کے فوارے چھوٹنے لگیں گے اور میرا منھ خونم خون ہو جائے گا۔ ہر وقت غصے میں بھرے رہتے تھے۔ جانے کیوں۔ گالی ان کا تکیۂ کلام تھی۔ اور جو رنگ تقریر کا تھا وہی تحریر کا۔ رکھ ہاتھ نکلتا ہے دھواں مغزِ قلم سے۔ ظاہر ہے کچھ ایسے لوگوں سے بھی پالا پڑتا تھا جنھیں بوجوہ گالی نہیں دے سکتے تھے۔ ایسے موقعوں پر زبان سے تو کچھ نہ کہتے، لیکن چہرے پر ایسا ایکسپریشن لاتے کہ قدِآدم گالی نظر آتے۔ کس کی شامت آئی تھی کہ ان کی کسی بھی رائے سے اختلاف کرتا۔ اختلاف تو دَرکنار، اگر کوئی شخص محض ڈر کے مارے ان کی رائے سے اتفاق کر لیتا تو فوراً اپنی رائے تبدیل کر کے اُلٹے اس کے سر ہو جاتے۔

ارے صاحب! بات اور گفتگو تو بعد کی بات ہے۔ بعض اوقات محض سلام سے مشتعل ہو جاتے تھے! آپ کچھ بھی کہیں، کیسی ہی سچی اور سامنے کی بات کہیں، وہ اس کی تردید ضرور کریں گے۔ کسی کی رائے سے اتفاق کرنے میں سُبکی سمجھتے تھے۔ ان کا ہر جملہ 'نہیں' سے شروع ہوتا تھا۔ ایک دن کانپور میں کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ میرے منھ سے نکل گیا کہ 'آج بڑی سردی ہے' بولے 'نہیں۔ کل اس سے زیادہ پڑے گی'۔

''وہ چچا سے پھوپا بنے اور پھوپا سے خسر الحذر لیکن مجھے آخر وقت تک نگاہ اٹھا کر بات کرنے کی جسارت نہ ہوئی۔ نکاح کے وقت وہ قاضی کے پہلو میں بیٹھے تھے۔ قاضی نے مجھ سے پوچھا، قبول ہے؟ ان کے سامنے منہ سے ہاں کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بس اپنی ٹھوڑی سے دو موٗدبانہ ٹھونگیں مار دیں جنھیں قاضی اور قبلہ نے رشتہ مناکحت کے لئے ناکافی سمجھا۔ قبلہ کڑک کر بولے، لونڈے! بولتا کیوں نہیں؟، ڈانٹ سے میں نروس ہو گیا۔ ابھی قاضی کا سوال بھی نہیں پورا ہوا تھا کہ میں نے جی ہاں! قبول ہے کہہ دیا۔ آواز یک لخت اتنے زور سے نکلی کہ میں خود چونک پڑا۔ قاضی اچھل کر سہرے میں گھس گیا۔ حاضرین کھلکھلا کے ہنسنے لگے۔ اب قبلہ اس پر بھنا رہے ہیں کہ اتنے زور کی 'ہاں' سے بیٹی والوں کی ہیٹی ہوتی ہے۔ بس تمام عمران کا یہی حال رہا۔ اور تمام عمر میں کرب قرابت داری و قربت قہری دونوں میں مبتلا رہا۔

''حالانکہ اکلوتی بیٹی، بلکہ اکلوتی اولاد تھی۔ اور بیوی کو شادی کے بڑے ارمان تھے، لیکن قبلہ نے مائیوں کے دن عین اس وقت جب میرا رنگ نکھارنے کے لیے اُبٹن ملا جا رہا تھا، کہلا بھیجا کہ دولہا میری موجودگی میں اپنا منہ سہرے سے باہر نکالے گا۔ دو سو قدم پہلے سواری سے اُتر جائے گا اور پیدل چل کر عقد گاہ تک آئے گا۔ عقد گاہ انہوں نے اس طرح کہا کہ جیسے اپنے فیض صاحب قتل گاہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ قبلہ کی دہشت دل میں ایسی بیٹھ گئی تھی کہ مجھے تو عروسی چھپرکھٹ بھی پھانسی گھاٹ لگ رہا تھا۔ انہوں نے یہ شرط بھی لگائی کہ براتی پلاؤ زردا ٹھونسنے کے بعد یہ ہرگز نہیں کہیں گے کہ گوشت کم ڈالا اور شکر ڈیوڑھی نہیں پڑی۔ خوب سمجھ لو، میری حویلی کے سامنے بینڈ باجا ہرگز نہیں بجے گا۔

''کسی زمانے میں راجپوتوں اور عربوں میں لڑکی کی پیدائش نحوست اور قہرِ الٰہی کی نشانی تصوّر کی جاتی تھی۔ ان کی غیرت یہ کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ ان کے گھر برات چڑھے۔ داماد کے خوف سے وہ نوزائیدہ لڑکی کو زندہ گاڑ آتے تھے۔ قبلہ اس وحشیانہ رسم کے خلاف تھے۔ وہ داماد کو زندہ گاڑ دینے کے حق میں تھے۔

سالانہ آمدنی میں کمی

جرمنی کے وفاقی محکمہ شماریات کی طرف سے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق جرمنی کی اس وقت 84 ملین کی آبادی میں تقریباً20 فیصد شہری یا ہر پانچویں فرد کی فی کس سالانہ آمدنی نچلی ترین سطح پر پہنچ گئی ہے اور تین گروپ سامنے آئے ہیں۔ پہلے گروپ کی سالانہ اوسط 16 ہزار 300 یورو، دوسرے گروپ یعنی 40 فیصد آبادی ہر پانچ میں سے دو افراد کی سالانہ اوسط 22 ہزار یورو جبکہ تیسرے سماجی گروپ کے افراد کی سالانہ اوسط 28 ہزار 400 یورو فی کس آمدنی تک پہنچ چکی ہے۔ اس تازہ ترین اعداد و شمار کی بنیاد سال 2021ء کے ملکی اعداد وشمار کو بنایا گیا ہے۔

ہزاروں پودوں والے ٹاور کا افتتاح

سنگا پور میں ایک ایسا ٹاور تعمیر کیا گیا ہے جس میں لگ بھگ 80 ہزار پودے اور درخت لگائے گئے ہیں جنہیں سبز نخلستان کا نام دیا گیا ہے۔ شیشے اور ایلومینیم سے بنا ہوا کیپیٹا اسپرنگ ٹاور کی کل بلندی 280 میٹر ہے۔ اس کی چھت کے 4500 مربع فٹ پر ایک باغ بنایا گیا ہے جہاں پھل، سبزیاں، پتے اور پھول وغیرہ اُگائے گئے ہیں جو ٹاور کے اندر واقع ریسٹورنٹس کو فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح ان پودوں سے ہر ماہ 70 سے 100 کلوگرام تک پھل اور سبزیاں حاصل کی جاتی ہیں۔

دنیا کا پہلا کامیاب آنت ٹرانسپلانٹ

دنیا میں میڈیکل کی تاریخ میں پہلا آنت ٹرانسپلانٹ کا تجربہ اسپین میں ایک 13 ماہ کی بچی پر کیا گیا ہے۔ ہسپانوی محکمہ صحت کے مطابق بچی بالکل ٹھیک ہے اور اس کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ پیوند کاری کے لیے ایسے شخص کی آنتیں استعمال کی گئیں ہیں جو اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھا۔

شمسی توانائی سے چلنے والے ہیڈ فون

جرمنی اور سویڈن کی کمپنیوں نے سولر پاور ہیڈ فون متعارف کرادیئے ہیں جو کہ اب صارفین کے لئے دستیاب ہیں۔ سولر پینلز کی ٹائی ٹینیم ڈائی آکسائیڈ اسٹرپس کو نیچرل ڈائی میں لپیٹ کر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ڈائی روشنی سے فوٹون جذب کر کے ان کو الیکٹرونز میں بدلتی ہے جس سے ہیڈ فونز منٹوں میں چارج ہو جاتے ہیں۔

جوہری بجلی گھر کام جاری رکھیں گے

جرمن چانسلر اولاف شولس نے جرمنی کے تینوں بجلی گھروں میں کام کرنے کی مدت کم از کم اپریل 2023ء تک بڑھانے کا حکم دیا ہے، جو اس وقت ملک میں فعال ہیں۔ قبل ازیں جرمنی نے 2022ء کے آخر تک جوہری توانائی کے منصوبوں کو مکمل ختم کرنے کا اعلان کر رکھا تھا۔ موجودہ اتحادی حکومت میں اس بارے میں پہلے اختلاف تھا لیکن اب گرین پارٹی نے چانسلر کے اس فیصلہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ جرمن چانسلر نے ملک کی وزارتِ خزانہ، وزارت ماحول اور وزارت اقتصادیات کو ان جوہری پلانٹس کو کام جاری رکھنے کے لئے قانونی بنیادوں کی فراہمی کرنے کا کہا ہے۔

مظلوم افغانیوں کے لئے جرمنی کا نیا منصوبہ

جرمنی کی حکومت نے طالبان کے ظلم وستم کے شکار افغانیوں کو جرمنی میں پناہ دینے کے ایک منصوبہ کا اعلان کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق افغانستان میں امریکی اور نیٹو افواج کے انخلاء کے بعد وہاں کی سول سوسائٹی اور اقلیتوں کو سب سے زیادہ مسائل کا سامنا ہے۔ برلن کے اس نئے پروگرام کے مطابق افغانستان میں مقیم انسانی حقوق، سیاست وانصاف اور دیگر شعبوں کے ایسے افراد جنہیں ان کے مذہب اور نسل کی بناء پر ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے کو افغانستان سے نکال کر جرمنی میں رہنے کے مواقع فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

برطانیہ کے نئے وزیرِاعظم ’رشی سوناک‘

سابق برطانوی وزیر خزانہ رشی سوناک دو ماہ کے اندر ملک کے تیسرے وزیرِاعظم ہیں۔ سبکدوش ہونے والی برطانوی وزیر اعظم لزٹرس نے محض چھ ہفتے تک عہدے پر رہنے کے بعد ہی گزشتہ جمعرات کے روز اپنا استعفا دے دیا تھا۔

42 سالہ سیاستدان گزشتہ ایک صدی سے بھی زائد عرصہ سے برطانیہ کے سب سے کم عمر کے وزیر اعظم ہیں۔ وہ ملک کے پہلے غیر سفید فام رہنما اور وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے والے پہلے ہندو ہوں گے۔ سوناک نے اس موقع پر ''دیانت داری اور عاجزی'' کے ساتھ ملک کی خدمت کرنے کا وعدہ کیا۔ سیاست میں آنے سے پہلے انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی اور اسٹینفورڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور گولڈ مین ساکس نامی کمپنی کے لیے کام کیا۔(https://www.dw.com/ur)

خدمت انسانیت کا سب سے مشہور انعام

نوبل انعام

ڈاکٹر شکیل احمد شاہد۔ پی ایچ ڈی

21 اکتوبر 1833ء کو سویڈن کے شہر سٹاک ہولم (Stockholm) میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا جسے بڑے ہو کر ایک عظیم سائنسدان، موجد اور تاجر بننے کے ساتھ ساتھ نوبل انعام کا بانی بھی بننا تھا۔ اس بچہ کا نام الفریڈ نوبل تھا۔ الفریڈ کے والد Immanuel Nobel ایک انجینئر اور موجد تھے اور عمارتوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ چٹانوں کو دھماکہ خیز مواد سے توڑنے کے تجربات کیا کرتے تھے۔ جس سال الفریڈ کی پیدائش ہوئی اس سال انہیں اپنے کاروبار میں کافی نقصان اُٹھانا پڑا جس کے باعث ان کا کاروبار تقریباً ختم ہو گیا۔ انہوں نے دوسرے ممالک میں قسمت آزمائی کی اور روس جا کر کامیاب کاروبار شروع کر دیا۔ لہٰذا 1842ء میں الفریڈ اپنی والدہ اور دو بڑے بھائیوں کے ساتھ روس چلے گئے۔ 1843ء میں الفریڈ کا چھوٹا بھائی Emil پیدا ہوا۔ یوں ان چاروں بھائیوں کے لئے ان کے والد نے پرائیویٹ اساتذہ کے ذریعہ سائنس اور لٹریچر میں بہترین تعلیم کا بندوبست کرنا شروع کر دیا۔

الفریڈ کو لٹریچر، کیمسٹری اور فزکس سے خاصی دلچسپی تھی۔ تاہم ان کے والد الفریڈ کی شاعری میں دلچسپی سے خوش نہ تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے چاروں بیٹے ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ لہٰذا انہوں نے الفریڈ کو کیمیکل انجینئر بننے کے لئے فرانس بھجوا دیا۔ وہاں الفریڈ کی ملاقات دھماکہ خیز کیمیکل Nitroglycerine کے موجد سے بھی ہوئی۔ چونکہ نائٹروگلیسرین نہایت دھماکہ خیز ہوتی ہے اور کچھ پتہ نہیں چلتا کب پھٹ جائے، اس لئے اس وقت تک اسے عملی استعمال کے لئے بہت خطرناک تصوّر کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ الفریڈ کے والد خود بھی تجربات کیا کرتے تھے کہ کیسے چٹانوں کو دھماکہ سے پھاڑا جا سکتا ہے۔ شاید اسی باعث الفریڈ نے اس کیمیکل پر تجربات کر کے اسے تعمیراتی کاموں کے لئے قابل استعمال بنانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اپنی تعلیم ختم کر کے جب الفریڈ واپس روس آئے تو اپنے والد کے ساتھ مل کر انہوں نے نائٹروگلیسرین پر تجربات شروع کر دیئے۔

شومئی قسمت کہ روس اور ترکی کے درمیان لڑی جانے والی کریمین جنگ (Crimean War 1853-1856) میں روس نے کریمیا میں ترکی کے زیرِ تسلط علاقوں پر قبضہ کر لیا اور الفریڈ کے والد کو کاروبار میں نقصان اٹھا کر واپس سویڈن آنا پڑا۔ الفریڈ نے سویڈن میں بھی اپنی تحقیق جاری رکھی۔ ان تجربات کے دوران بدقسمتی سے کئی دوسرے لوگوں کے علاوہ الفریڈ کے چھوٹے بھائی Emil بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان حادثات کے باعث گورنمنٹ نے اسٹاک ہولم شہر کے اندر ان تجربات پر پابندی عائد کر دی۔ الفریڈ نے اپنے سگے بھائی کی موت اور گورنمنٹ کی عائد کردہ پابندی کے باوجود ہمت نہ ہاری اور شہر سے باہر جھیل Lake Mälaren پر ایک کشتی کو اپنی تجربہ گاہ بنا لیا۔ کامیاب تجربات کی بنا پر الفریڈ نے نائٹروگلیسرین کو قابلِ استعمال بنا کر بڑے پیمانے پر فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس مواد کو مزید بہتر بنانے کی کاوشوں کے نتیجہ میں الفریڈ نے 1867ء تک ڈائنامائیٹ ایجاد کر لیا۔ اس کے علاوہ دھماکہ کرنے کے لئے ڈیٹونیٹر detonator بھی بنا لیا۔ ان کی بنائی ہوئی detonator caps کی بدولت ایک ہی لمحہ میں بڑا طاقتور دھماکہ ہوتا ہے۔ ڈائنامائیٹ کی ایجاد نے نہ صرف تعمیراتی کاموں کو نئے دَور میں داخل کر دیا بلکہ الفریڈ کے کاروبار کو بھی چار چاند لگا دیئے۔ انہوں نے بیس سے زیادہ ممالک میں 90 مختلف مقامات پر کارخانے لگا لئے اور ان کا اکثر وقت ان ممالک میں اپنے کارخانوں کے دَوروں پر ہی گزرنے لگا۔ یوں یورپ کے امیر ترین لوگوں کی فہرست میں شامل ہوئے اور اپنے انہی دَوروں کی وجہ سے انہیں یورپ کے امیر ترین آوارہ گرد کے طور پر جانا جانے لگا۔

ڈائنامائیٹ کا اسلحہ سازی میں بہت بڑا استعمال شروع ہو چکا تھا۔ الفریڈ کا سارا کاروبار ہی اسی دھماکہ خیز مواد کو بنانے اور بیچنے پر تھا۔ انہیں یقین تھا کہ ان کا ڈائنامائیٹ

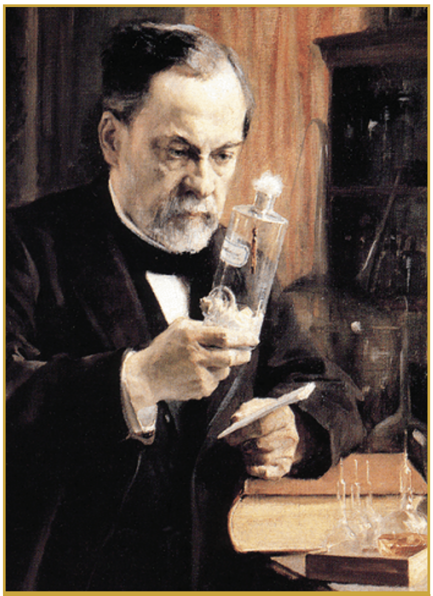

الفریڈ نوبل اپنی تجربہ گاہ میں

جلد دنیا میں اَمن قائم کردے گا کیونکہ جب لوگوں کو پتہ چلے گا کہ ڈائنامائیٹ سے پوری کی پوری افواج آن واحد میں مکمل تباہ ہوسکتی ہیں تو ان کے پاس اَمن سے رہنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ تاہم ان کا یہ خیال درست ثابت نہ ہوا اور ممالک نے ان کی ایجاد کو کثرت سے جنگوں میں قتل وغارت گری کے لئے استعمال کیا۔ اپنی وفات سے قبل انہیں اس بات کا احساس ہوچکا تھا اور انہیں یہ بات پریشان کردیتی تھی کہ تاریخ انہیں ایک قاتل کے نام سے یاد رکھے گی۔ اس لئے انہوں نے ایک ایسا قدم اُٹھایا جس سے وہ نہ صرف خود بڑے اچھے الفاظ میں یاد کئے جاتے ہیں بلکہ علوم وفنون کے ماہرین ان سے منسوب نوبل انعام لینے کے لئے انتھک محنت کرتے اور انعام مل جانے پر بجا طور پر خوش قسمت ترین انسان سمجھے جاتے ہیں۔ الفریڈ کی وفات اٹلی میں 10 دسمبر 1896ء میں ہوئی۔ 27 نومبر 1895ء کو الفریڈ نوبل نے اپنے آخری وصیت نامہ پر دستخط کئے جس کے مطابق ان کے کاروبار سے حاصل ہونے والے منافع کا کثیر حصہ بالترتیب فزکس، کیمسٹری، میڈیسن، لٹریچر اور اَمن کے میدان میں گراں قدر خدمات کرنے والوں کو نوبل انعام کی شکل میں دیا جائے۔ ظاہر ہے ہر کوئی اس وصیت سے خوش نہ تھا، خاص طور پر ان کے رشتہ دار۔ اس کے علاوہ کئی ممالک کے حکومتی اداروں نے بھی روکیں پیدا کیں۔ چنانچہ یہ قانونی پیچیدگیاں دور کرنے اور سب کو راضی کرنے میں چار سال لگ گئے، یوں 1901ء میں نوبل انعام تقسیم کرنے کی پہلی تقریبات سٹاک ہولم (سویڈن) اور ناروے میں منعقد ہوئیں۔

نوبل انعامات برائے سال 2022ء

سال 2022ء میں کل 14 لوگوں کو نوبل انعام دیا گیا جنہوں نے انسانیت کی بہبود کے لئے گراں قدر کام کئے۔ انعام حاصل کرنے والے کو گولڈ میڈل، ڈپلومہ اور خطیر رقم (تقریباً دس لاکھ یورو) انعام کے طور پر دی جاتی ہے۔ ذیل میں مختصراً اور عام فہم انداز میں ان کی خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شعبہ فزکس

انیسویں صدی کے آخری حصہ میں اس وقت کے اہلِ علم کی نظر میں فزکس کو سائنس کے میدان میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ شاید اسی وجہ سے یا اس وجہ سے بھی کہ الفریڈ کی اپنی ریسرچ بھی فزکس اور کیمسٹری سے تعلق رکھتی تھی الفریڈ نے 1895ء میں لکھی جانے والی اپنی وصیت میں فزکس کو پانچ شعبہ جات میں دیئے جانے والے انعامات کی فہرست میں اوّل درجہ پر رکھا۔ وصیت کے الفاظ یوں تھے۔

’’ایک حصہ اس شخص کے لئے جس نے فزکس کے میدان میں سب سے اہم دریافت یا ایجاد کی ہو‘‘۔

چنانچہ 1901ء سے اب تک فزکس میں 116 نوبل انعام دیئے جاچکے ہیں جو 222 افراد کے حصہ میں آئے۔ 1979ء میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا اور یوں سائنس میں نوبل انعام حاصل کرنے والے پہلے مسلمان سائنسدان بن گئے۔ فزکس میں سب سے پہلا انعام X-rays کی دریافت پر جرمن سائنسدان Wilhelm Röntgen کو ملا۔ فزکس کا انعام ہر سال الفریڈ نوبل کی برسی کے دن 10 دسمبر کو سٹاک ہولم میں دیا جاتا ہے۔

امسال جن تین سائنسدانوں کے حصہ میں فزکس کا نوبل انعام آیا انہوں نے entangled quantum states پر تحقیق کی۔ فزکس کی زبان میں entangled pair ایٹمز، فوٹانز یا الیکٹرانز کے ایسے جوڑے کو کہتے ہیں جن کا باہمی فاصلہ چاہے لاکھوں میل ہی کیوں نہ ہو مگر ان میں سے اگر ایک کی خصوصیت تبدیل ہوجائے تو ویسی تبدیلی دوسرے ایٹم میں بھی ظاہر ہوگی۔ ابھی یہ علم اپنے ابتدائی مراحل میں ہے تاہم سائنسدانوں کا خیال ہے کہ مستقبل میں اس سے بڑے بڑے فائدے

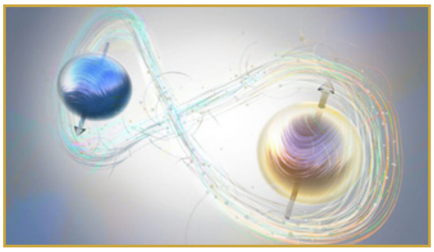

اٹھائے جاسکیں گے اور معلومات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے پہنچایا جاسکے گا۔ مثال کے طور پر دو ایٹمز کا جوڑا، جن میں سے ایک ایٹم کہکشاں کے ایک کنارے جبکہ دوسرا دوسرے کنارے پر ہو اور دونوں کا فاصلہ لاکھوں نوری سال ہو تو چونکہ دونوں ایٹم ایک رنگ میں جڑے ہیں اس لئے ایک میں تبدیلی دوسرے ایٹم میں فوری تبدیلی کا موجب ہوگی۔ یعنی روشنی کی رفتار جو اب تک کے علم کے مطابق تیز ترین رفتار رکھتی ہے سے بھی زیادہ تیزی سے معلومات کو پہنچایا جانا ممکن ہوگا۔

کیمسٹری

نوبل کی وصیت میں کیمسٹری کا انعام دوسرے نمبر پر یوں مذکور ہے۔ ’’ایک حصہ اس شخص کے لئے جس نے سب سے اہم کیمیائی دریافت یا بہتری کی ہوگی‘‘۔

(الفریڈ نوبل کی وصیت سے اقتباس)

سائنسدان ہمیشہ سے ہی قدرت کے نظام سے سیکھتے آئے ہیں اور ہر بڑی دریافت یا ایجاد کے پیچھے کہیں نہ کہیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام ہی سے رہنمائی حاصل کی جاتی رہی ہے۔ کیمیادان بھی پودوں اور جانوروں میں جو مختلف بڑے بڑے مالیکیولز ہیں جن کے باہم ملاپ ہی سے زندگی ہے کو دیکھ کر حیران ہیں کہ کس طرح قدرت اتنے پیچیدہ مالیکیولز تیار کرتی ہے۔ لیبارٹری میں چھوٹے مالیکیول تیار کرنا ہی بہت بڑی دردسر ہے۔ کیونکہ کیمیکل ری ایکشن chemical reaction سے نئے کمپاؤنڈ تیار تو ہوجاتے ہیں مگر یہ ری ایکشنز کئی مراحل پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہر مرحلہ میں مطلوبہ مالیکیول کے علاوہ درجنوں دیگر اضافی پراڈکٹس بھی بن جاتی ہیں۔ یوں مطلوبہ مالیکیول کو ان سے علیحدہ کرکے دوسرے مرحلے کا ری ایکشن اور ہر ری ایکشن میں ظاہر ہے مطلوبہ مالیکیول کی مقدار بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب تک مطلوبہ مالیکیول تیار ہوتا ہے تو اس کی مقدار بہت کم رہ چکی ہوتی ہے۔

کیمیادان قدرت کے اس نظام پر حیران تھے کہ کس طرح محض بیس amino acids سے قدرت نے

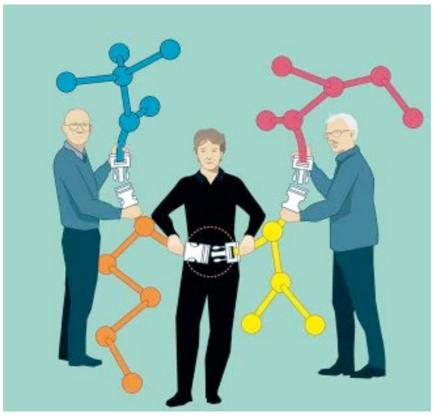

ہمارے جسموں میں ہر طرح کی پروٹینز تیار کی ہیں جس پر زندگی قائم ہے۔اسی نظام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس یقین سے پُر تھے کہ ضرور کوئی کیمیائی تعامل اتنا آسان ہونا چاہئے جیسے قدرت نے رکھاہے اور اس کی جستجو میں تھے۔ یعنی ایسا کیمیکل رِی ایکشن جو بہت سادہ ہو اور جس سے بائی پراڈکٹس بھی زیادہ نہ بنیں اور اسے purification کے محنت طلب مراحل سے بھی نہ گزارنا پڑے۔

سال 2022ء میں کیمسٹری میں نوبل انعام لینے والے سائنسدانوں نے جُدا جُدا طور پر دریافت کیا کہ کچھ ری ایکشنز کے ذریعہ مالیکیولز کو باہم ملانا اتنا ہی آسان ہے جیسے کلک click کرنا۔ اس لئے اس سائنس کو کلک کیمسٹری click chemistry کا نام دیا گیا۔ سادہ الفاظ میں جیسے سیٹ بیلٹ کے دو حصوں کو باہم جوڑنا آسان ہے اسی طرح انہوں نے ایسا chemical reaction دریافت کیا جس کی بدولت بڑے بڑے مالیکیولز کو باہم ملانا بہت آسان ہوگیا۔ فرض کریں دو بھینسوں کو ان کا مالک آپس میں باندھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اسے رَسے کی ضرورت ہوگی۔ دونوں بھینسوں کے گلے میں ایک ایک رَسہ ڈال کر دونوں سروں کو آپس میں گرہ دینے سے بھینسیں بندھ جائیں گی۔ بعینہٖ اسی طرح ان سائنسدانوں نے ایسے رَسے دریافت کئے ہیں جو مخصوص حالات میں ایک دوسرے کو دیکھ کر خود بخود جُڑ جائیں گے۔ چنانچہ اس دریافت کی بدولت مالیکیولز کو باہم ملانا کافی آسان ہوگیا ہے۔ تین سائنسدانوں میں سے ایک خاتون ہیں جنہوں نے اسی رِی ایکشن کو زندہ خلیوں کے اندر کر کے دکھا دیا۔ چنانچہ ان تینوں کی تحقیق سے اب نئے کیمیکل کمپاؤنڈ بنانا آسان ہوگیا ہے اور یہ علوم ادویات بنانے کی انڈسٹری میں استعمال ہو رہے ہیں۔

میڈیسن

پانچ شعبہ جات میں سے میڈیسن یا فزیالوجی کو الفریڈ نوبل نے تیسرے درجہ پر رکھ کر یوں ذکر کیا ہے۔

''مذکورہ منافع کو پانچ برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جو اس طرح تقسیم ہوگا... ایک حصہ اس شخص کے لئے جس نے فزیالوجی یا میڈیسن کے میدان میں سب سے اہم دریافت کی ہوگی''۔ (الفریڈ نوبل کی وصیت سے اقتباس)

اس سال میڈیسن کا نوبل انعام سویڈن میں پیدا ہونے والے Svante Pääbo کو دیا گیا جو لائپزگ میں پروفیسر کے طور پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ انہیں یہ انعام ان کی انسانی ارتقا سے متعلق نئی معلومات مہیا کرنے اور موجودہ انسان کے اپنے قدیم ترین رشتہ داروں Neanderthals اور Denisova سے تعلق ثابت کرنے پر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ سائنس کی زبان میں موجودہ انسان کو Homo sapiens کہتے ہیں جبکہ ہزاروں سال پہلے کے انسان کو جو اب معدوم ہوچکا ہے Neanderthals اور Denisova کہتے ہیں۔ ڈینی سووا سائبیریا میں موجود ایک غار کا نام ہے۔ انہی غاروں میں بہت پہلے انسان کی مذکورہ بالا تینوں نسلیں مختلف اوقات میں اکٹھی رہتی رہی ہیں۔

نیچے دی گئی تصویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح دس لاکھ سال پہلے انسان تین مختلف نسلوں (species)

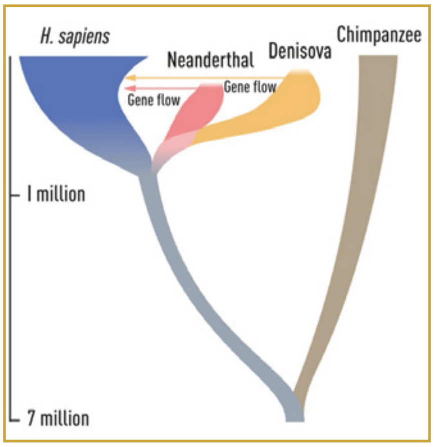

میں جدا جدا ترقی پانے لگا۔ دو نسلیں تو معدوم ہوگئیں جبکہ موجودہ انسانی نسل یعنی Homo sapiens ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت میں ہے۔ Svante Pääbo کی تحقیق نے یہ بھی بتایا کہ تقریباً ستر ہزار سال قبل افریقہ سے ہجرت کے دوران ان معدوم نسلوں سے موجودہ انسان میں جینز کی منتقلی عمل میں آئی تھی۔

لٹریچر

الفریڈ کو ادب سے خاصی دلچسپی تھی اور اپنی عمر کے آخری حصہ میں انہوں نے مصنف کے طور پر بھی طبع آزمائی کی۔ الفریڈ کی لائبریری مختلف زبانوں کی کتب سے بھری پڑی تھی۔ چنانچہ ادب کے لئے نوبل انعام ان کی وصیت میں چوتھے نمبر پر یوں مذکور ہے۔

''ایک حصہ اس شخص کے لئے جس نے ادب کے میدان میں مثالی سمت میں سب سے نمایاں کام کیا ہوگا''۔ (الفریڈ نوبل کی وصیت سے اقتباس)

چنانچہ 2022ء کا ادب کا نوبل انعام فرانسیسی مصنفہ Annie Ernaux کو ان کی ادب کے میدان میں خدمات کے عوض دیا گیا۔

امن کا نوبل انعام

نوبل کی وصیت کے مطابق جن پانچ شعبوں میں انعام دیا جانا تھا ان میں سے امن کا انعام پانچویں نمبر پر آخری شعبہ ہے۔ وصیت کے مطابق یہ انعام ایسے شخص کے لئے ہو جس نے قوموں کے درمیان بھائی چارے کے لئے سب سے زیادہ اور بہترین رنگ میں کام کیا ہو۔

سال 2022ء میں اَمن کا نوبل انعام بیلا روس سے تعلق رکھنے والے Ales Bialiatski اور روس اور یوکرائن کی دو تنظیموں کو دیا گیا جو انسانی حقوق پر کام کر رہی ہیں۔ ان تینوں نے اپنے اپنے ممالک میں انسانی حقوق کے تحفظ پر کام کیا، ظلم وستم کی نشاندہی کی اور اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔ نیز جنگی جرائم اور طاقت کے غلط استعمال کو دنیا کے سامنے لائے۔ ان کی خدمات نے سول سوسائٹی کی

جمہوریت اور امن کے لئے اہمیت کو اجاگر کیا۔ یاد رہے کہ 2014ء میں پاکستانی شہری ملالہ یوسفزئی کو بھارتی شہری کیلاش ستھیارتی کے ساتھ بچوں اور نوجوانوں پر جبر کے خلاف آواز اٹھانے پر اور سب بچوں کے تعلیم کے حق کے لئے جدوجہد پر امن کا انعام مل چکا ہے۔ ملالہ ابھی تک نوبل انعام حاصل کرنے والی سب سے کم عمر ہیں۔ جب انعام ملا تب ان کی عمر صرف 17 برس تھی۔

اکنامکس

The Sveriges Riksbank Prize in Economic Sciences in Memory of Alfred Nobel

گو اکنامکس میں انعام کا نوبل کی وصیت میں ذکر نہیں تھا مگر 1968ء میں سویڈن کے سنٹرل بینک Sveriges Riksbank نے الفریڈ نوبل کی یاد میں اس انعام کا اجرا کیا۔ بینک نے اپنی تین سوویں (300) سالگرہ کے موقع پر نوبل فاؤنڈیشن کو انعام کے لئے کثیر عطیہ دیا۔ چنانچہ اکنامکس کو بھی نوبل انعامات کی فہرست میں شامل کیا گیا اور اس میدان میں پہلا انعام 1969ء میں دیا گیا۔

اس سال اکنامکس میں نوبل ایوارڈ لینے والے تین افراد نے بینکنگ کے نظام کو بہتر بنانے اور مالیاتی بحران سے نمٹنے کے لئے خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی ریسرچ نے نہ صرف ماڈرن بینکنگ نظام کو مضبوط کیا بلکہ مالیاتی بحران کی صورت میں عوام الناس کے اموال کی حفاظت کی بھی ضامن بنی ہے۔

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ بینک عوام الناس کے پیسوں پر چلتے ہیں۔ افراد کی جمع کرائی ہوئی رقوم بینک کاروبار میں لگاتے ہیں، ضرورت مندوں کو سود پر بطور قرض دیتے ہیں۔ اور اگر رقم جمع کروانے والا رقم کا مطالبہ کرے تو کسی اور کی جمع کروائی ہوئی رقم سے اسے ادائیگی کر دی جاتی ہے۔ بہت سادہ سا اصول ہے۔ تاہم اگر رقم جمع کروانے والوں کی بہت بڑی تعداد بیک وقت رقم نکالنے کے لئے بینک پہنچ جائے تو بینک کے پاس سب کو ادائیگی کے لئے رقم نہیں ہوگی۔ سوچیں اگر افواہ پھیل جائے کہ بینک دیوالیہ ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پیسے واپس لینے پہنچ جائیں تو اس صورتِ حال میں بینک دیوالیہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ ان افراد سے جنہوں نے قرض لیا ہے طے کردہ مدّت سے قبل رقم کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔

تینوں ماہرین اقتصادیات کی تحقیق نے بینک کا رقم جمع کروانے والے اور قرض لینے والے کے درمیان ثالثی کے کردار کو بہتر بنایا ہے۔ چنانچہ اب ہر بینک قرض دینے سے پہلے قرض لینے والے کی ساکھ کو اچھی طرح جانچتا ہے کہ وہ کسی ایسے پراجیکٹ پر سرمایہ کاری تو نہیں کر رہا جس میں بینک کی رقم ڈوب جائے۔

اختتام

تحقیق کا شوق اور مستقل محنت کی عادت کے ساتھ مناسب مواقع میسر آجائیں تو نوبل انعام حاصل کرنا کوئی بہت مشکل امر نہیں۔ دعاؤں کے ساتھ والدین کو اپنے بچوں میں علم حاصل کرنے اور ریسرچ میں آگے بڑھنے کے شوق کو بڑھاتے رہنا چاہئے۔ جس طرح چوہدری محمد حسین صاحب نے اپنی دعاؤں اور محنت و توجہ سے عبدالسلام کو پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام بنایا ویسے ہی اگر والدین اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے، ان کے حصولِ علم پر توجہ دیتے ہوئے، انہیں نظام جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھتے ہوئے ان کی تربیت کریں تو ان شاءاللہ مستقبل قریب میں احمدی محققین کے نام نوبل انعام لینے والوں کی فہرست میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مضمون قارئین کے لئے مفید ہو، آمین یا رب العالمین۔

بقیہ: مساجد کے دروازے کھلے رکھنے کا دن از صفحہ 32

Vechta

اِمسال بھی اللہ کے فضل سے ہماری مسجد بیت القادر میں مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے احباب تشریف لائے جن میں ٹیچر، سیاستدان اور کاروباری حضرات شامل تھے۔ مقامی جرمن احباب کے علاوہ امسال ساتھ والے علاقوں سے بھی مہمان مسجد کو دیکھنے آئے۔ مجموعی طور پر مہمانوں کے ساتھ بہت اچھی گفتگو ہوئی۔ الحمدللہ

مہمانوں کو اسلام احمدیت کا تعارف کروانے کے لئے امسال مقامی مربی سلسلہ مکرم انصر احمد ارشد صاحب، ریجنل مربی سلسلہ مکرم سلمان شاہ صاحب اور مقامی نوجوانوں نے بھرپور تعاون کیا فجزاھم اللہ۔ مسجد میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اسلام نمائش کا اہتمام کیا گیا جسے مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ لوکل اخبار OV جو کہ بیس ہزار سے زیادہ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے کی نمائندہ Ella Wenzel تشریف لائیں اور مختلف افراد کے انٹرویوز کئے۔ اگلے دن مع تصاویر اس پروگرام کی تفصیلی خبر شائع کی۔ متعدد سیاسی جماعتوں کے نمائندگان مسجد تشریف لائے جن میں SPD کے لوکل صدر Andreas Aehlen اور Grüne پارٹی کی Tanja Meyer، Linke کے Cristoph Meyer شامل تھے۔ مجموعی طور پر 74 جرمن مہمان تشریف لائے۔ (نصیر احمد بٹ۔ صدر جماعت)

لوکل امارت فرانکفرٹ

اِمسال بھی Tag der offenen tür کے موقع پر مہمانوں کو مسجد نور فرانکفرٹ میں دعوت دی گئی۔ جرمن، افریقن و دیگر اقوام کے 180 مرد و خواتین اور بچے مسجد میں تشریف لائے اور اسلام احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ دو جرمن اخبارات Frankfurter Rundschau اور Frankfurter Neue Presse نے اگلے روز اس پروگرام کی خبر مع تصاویر شائع کی۔

(رپورٹ: واصل احمد۔ سیکرٹری تبلیغ لوکل امارت فرانکفرٹ)

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ

خاکسار کی اُمّی جان مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم انور علی جاوید صاحب مؤرخہ 30 ستمبر 2022ء بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ملنسار، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(امجد جاوید صاحب جماعت Kaiserslautern)

مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب

خاکسار کے ابّا جان مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب ابن مکرم محمد حسین باجوہ صاحب مؤرخہ 7/ اکتوبر 2022ء وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا تعلق پاکستان کے گاؤں 312 ج ب کتھوالی سے تھا اور 37 سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ آپ Stocksdadt جماعت کے پہلے صدر اور سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری وصایا حلقہ والڈورف نورڈ خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔ مرحوم صوم صلوٰۃ کے پابند اور نیک شخصیت تھے۔ آپ ملنسار اور دعا گو انسان تھے۔ اکثر قرآنی آیات اور پاکیزہ اشعار کا ورد کرتے رہتے تھے۔ جماعتی پروگرامز میں ذوق و شوق سے شامل ہوتے۔ جماعت اور انصاراللہ کے پروگراموں کے علاوہ خدام اور اطفال کے پروگرامز میں بھی شامل ہوتے۔ نظر کی کمزوری کے باعث تلاوت قرآن کریم کے لیے محدب عدسہ استعمال کرتے۔ صدقات و دیگر مالی قربانی کرنے والے موصی تھے۔ اپنے گاؤں کتھووالی میں مسجد کی تعمیر اور بعدازاں توسیع کے سلسلہ میں مالی قربانی اور تحریک کے لیے نمایاں کام کیا۔ اسی گاؤں میں احمدی احباب کی سہولت کے لیے اپنی زمین کا کچھ حصہ قبرستان کے لیے وقف کیا۔ ہر ایک کے لیے خیرخواہ اور صلح جو انسان تھے۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ، دو بیٹے اور چار بیٹیوں کے علاوہ متعدد نواسے، نواسیاں، پوتے اور پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے دو نواسے مربی سلسلہ جبکہ ایک نواسہ اور دو پوتے جامعہ احمدیہ جرمنی میں متعلم ہیں۔

آپ کی بڑی بیٹی محترمہ امۃ الشافی باجوہ صاحبہ کو بطور ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ ریجن گروس گیراؤ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ مکرم منور احمد باجوہ صاحب آف فرانکفرٹ کے بڑے بھائی تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مؤرخہ 13 اکتوبر کو بعد نماز ظہر بیت الشکور ناصر باغ میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے پڑھائی اور گروس گیراؤ کے قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے دعا کروائی۔ (مبشر احمد۔ لوکل امیر میورفلڈن والڈورف)

مکرمہ نصرت احمد صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نصرت احمد صاحبہ قریباً اڑھائی سال کی تکلیف دہ علالت کے بعد مؤرخہ 11 اکتوبر 2022ء کو ہمبرگ میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ 13 جون 1968ء کو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب اور مکرمہ امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مبلغ جرمنی کے ہاں پیدا ہوئیں۔ پیدائش کے بعد آپ کے ابتدائی دو سال مسجد فضل عمر میں ہی اپنے نانا کے پاس گزرے۔ آپ نے قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد جرمنی کی عدلیہ سے منسلک ہوگئیں اور بائیس سال تک آپ ہمبرگ میں جج کے منصب پر فائز رہیں۔ عرصہ پانچ سال سے ہائیکورٹ ہمبرگ میں جج تھیں۔ یاد رہے کہ جرمنی میں آپ پہلی احمدی خاتون تھیں جنہیں اس حیثیت سے قومی خدمت کی توفیق ملی۔

مرحومہ مقامی لجنہ اماء اللہ میں سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری نومبائعین حلقہ Barmbek بھی رہیں علاوہ ازیں جب بھی نظام جماعت کو کسی قانونی مدد کی ضرورت پڑی، مرحومہ نے ممکن رہنمائی کی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مسجد فضل عمر ہمبرگ میں مؤرخہ 18 اکتوبر 2022ء کو مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب نے پڑھائی جس میں مقامی احباب کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ اگلے روز تدفین سے قبل ہمبرگ کے Ojendorfer Friedhof میں محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے کرائی۔ اس موقع پر بھی کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی جن میں فرانکفرٹ سے بھی سفر کرکے جانے والے شامل تھے۔ علاوہ ازیں متعدد جج، وکلاء اور ہائیکورٹ ہمبرگ کے صدر بھی تشریف لائے تھے۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں، ان کی یادگار ایک بیٹا اور بیٹی ہے جن کی نہایت عمدہ تربیت کرنے کی توفیق پائی۔

(عبدالحیٔ، ہمبرگ)

عزیزہ دُعا احمد

میری پیاری بیٹی عزیزہ دُعا احمد مؤرخہ 5 ستمبر 2022ء کو بعمر 17 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی،

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ ابھی تین سال کی تھی کہ اسے ایک تکلیف دہ مرض نے آلیا جس کے بعد وہ آہستہ آہستہ معذور ہوتی چلی گئی حتی کہ قوت گویائی سے بھی محروم ہوگئی اور آخری چند سال تو مکمل طور پر بستر پر ہی رہی۔ اس عرصہ کے دوران اس کی والدہ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی اور چند سال قبل عزیزہ کو عمرہ کی سعادت کے لئے بھی ساتھ لے کر گئیں۔ اس سے قبل خاکسار کا ایک بیٹا عزیزم زریاب احمد سرفراز بھی اسی قسم کی صورت حال کا شکار ہو کر محض دس سال کی عمر میں فوت ہوگیا تھا۔ (افتخار احمد، جماعت Bad Vilbel)

مکرم محمد احمد اعوان صاحب

محترم محمد احمد اعوان صاحب ابن چودھری غلام احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم ساکن ربوہ حال مقیم Heusensttam مؤرخہ 12 اکتوبر 2022ء صبح بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ 1985ء سے جرمنی میں مقیم تھے آپ ایک مخلص، سادہ اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک تھے۔ آپ جماعت کے فعال کارکن تھے۔ بحیثیت سیکرٹری ضیافت اور رشتہ ناطہ

لمبا عرصہ سے خدمات بجالا رہے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق کے مالک انسان تھے۔ اپنوں اور غیروں میں ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ بروز 14 اکتوبر ڈیٹسن باخ کے قبرستان میں ادا کی گئی جس کے بعد تدفین ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ (یاسر اعوان۔ Heusenstamm)

مکرم محمد شریف احمد صاحب

خاکسار کے ابّا جان مکرم محمد شریف احمد صاحب ابن حسین بخش صاحب سابق کارکن دفتر امورعامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مؤرخہ 16 اکتوبر 2022ء کو بعمر 92 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ جڑانوالہ میں پیدا ہوئے۔ 1944ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ 1949ء میں ربوہ منتقل ہوگئے جہاں دفتر امورِعامہ میں 40 سال خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نہایت سادہ طبع، شریف النفس، صابر، متوکّل، داعی الی اللہ، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور دعاگو انسان تھے۔

مرحوم 1989ء سے جرمنی میں مقیم تھے۔ آپ کو بطور صدر جماعت Weiterstadt (وائٹر شٹڈ) بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے دو نواسے اور ایک پوتا بطورمربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جبکہ دو پوتے اور ایک پڑپوتا جامعہ احمدیہ میں زیرِتعلیم ہے۔ آپ کی ایک بیٹی کو بطور صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ کی نمازِ جنازہ حاضر جرمنی میں مؤرخہ 18/اکتوبر 2022ء کو نیشنل امیر صاحب جرمنی نے بیت الشکور ناصر باغ میں پڑھائی جبکہ ربوہ میں 20/اکتوبر کو مسجد بیت المہدی میں ادا کی گئی جس کے بعد تدفین حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم عطاءالرحمٰن صاحب افسر امانت تحریک جدید نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ (رفیع احمد کامران، لوکل امیر Riedstadt)

قراردادِ تعزیت جماعت احمدیہ جرمنی

بر وفات محترم عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا

یہ افسوسناک خبر بے حد رنج و غم کے ساتھ سنی گئی کہ ہمارے بہت پیارے بھائی مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا ایک سال کی علالت کے بعد 8/اکتوبر 2022ء کو 71 سال کی عمر میں بمقام جکارتہ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے، اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

بلانے والا ہے سب سے پیارا — اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم مکرم مولوی عبدالواحد سماٹری صاحب کے بیٹے تھے جو عہدِ خلافتِ ثانیہ کے دوران دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آئے تھے۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے انہیں متعدد مرتبہ شرق اوسط کے ممالک میں تربیتی دَوروں پر بھجوایا۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ جماعتی خدمت کرتے ہوئے ہی گزرا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹے مکرم عبدالباسط صاحب کو ایف اے کرنے کے بعد 1972ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے ربوہ (پاکستان) بھجوادیا جہاں سے مرحوم نے 1981ء کے آغاز میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور واپس اپنے ملک تشریف لے گئے اور مفوضہ خدمتِ دین میں مصروف ہوگئے۔ 1985ء میں تھائی لینڈ اور 1987ء میں ملائیشیا میں مبلغ کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ جہاں 2000ء تک خدمت سرانجام دینے کے بعد واپس 2001ء میں انڈونیشیا آگئے اور تادمِ آخر بطور امیر جماعت انڈونیشیا خدمت کی توفیق ملی۔

مرحوم غیرمعمولی صلاحیتیں رکھنے والے ایک سادہ منش درویش انسان تھے۔ بے حد زیرک، لائق، صاحبِ فراست، محنتی، صابروشاکر، متحمل اور نرم وخوشگوار مزاج کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے بڑے سے بڑے کام کو شروع کرتے اور اس کے فضل سے دیکھتے دیکھتے وہ مکمل بھی ہوجاتا۔ سلسلے کا بہت درد رکھنے والے اور جماعت کو ہر چیز پر ترجیح دینے والے تھے۔ چنانچہ مرکز سے آنے والی ہر ہدایت پر فوری عمل کرتے۔ سادگی کو ترجیح دیتے، مربیان کا بڑا احترام کرتے، باوقار مگر عاجزی سے کام لینے والے تھے۔ جماعتی نظام اور خلافت کا بڑا احترام کرتے۔ جماعتی اموال کا بہت خیال رکھتے۔ آپ جماعت انڈونیشیا کے لیے بطور روحانی باپ تھے۔ احباب جماعت میں تو ہر دلعزیز تھے ہی، غیروں میں بھی بہت مقبول تھے۔

صدمہ کے اس موقع پر ہم سب افرادِ جماعت احمدیہ جرمنی حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرحوم کے جملہ افرادِ خاندان خصوصاً اہلیہ اور تینوں بیٹوں اور دونوں بیٹیوں نیز احباب جماعت انڈونیشیا سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانے والی اس نیک روح کے ساتھ غیرمعمولی عفوومغفرت کا سلوک فرمائے، اپنی رضا کی جنتوں میں اس کا بسیرا کرے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ عطا فرما کر بلندئ درجات کے سامان کرے اور آپ کی نسلوں کو آپ کے نقوشِ قدم پر رکھے، آمین۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری یہ بھی پُردرد عاجزانہ دُعا ہے کہ ہمیں بھی توفیق عطا ہو کہ ہم بھی مرحوم کی نیک صفات کا رنگ اپنے وجودوں اور کرداروں پر چڑھانے والے ہوں، آپ کی نیکیوں، خوبیوں اور قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے والے ہوں، آمین، ان شاءاللہ وباللہ التوفیق۔

ہم ہیں اراکینِ جماعت احمدیہ جرمنی

جرمنی میں ہونے والے جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کی چند تصویری جھلکیاں

Offenbach

Eppelheim

Waiblingen

3/ اکتوبر 2022ء کو منائے جانے والے Tag der Offenen tür کی تصویری جھلکیاں

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 23 | ISSUE 11 | NOVEMBER 2022

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de